سیرت سرکار امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب

الخیرات الحسان

کا اردو زبان میں بامحاورہ وسلیس ترجمہ

جواہر البیان

جس کو ملک العلماء علامہ مولانا ظفر الدین رضوی بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تالیف فرمایا

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

İHLÂS VAKFI YAYINIDIR

HAKÎKAT KİTÂBEVİ
Darüşşefaka Cad. 57/A (P.K. 35)
34262 Fatih Tel: (0 212) 523 45 56
İSTANBUL
1994

www.maktabah.org

ہمسایہ کے بارے میں ہمدردی

آپ کے ہمسایہ میں ایک رنگین مزاج اور شراب کا رسیا موچی رہتا تھا۔ وہ جب شام کو محنت مزدوری کر کے گھر لوٹتا تو گوشت اور شراب خرید لاتا۔ رات کو اس کے دوست جمع ہو جاتے اور پھر سب مل کر اور شراب وغیرہ پینے کے بعد واہی تباہی بکتے۔ آپ کے لیے یہ شور و غل باعث کوفت تھا۔

ایک دفعہ وہ موچی گرفتار ہو گیا۔ اور اُسے قید خانہ میں بھیج دیا گیا۔ اگلی رات آپ کو وہ آواز ساز و نغمہ نہ آئی۔ صبح لوگوں سے دریافت کرنے پر آپ کو معلوم ہوا تو آپ فوراً لباس تبدیل کر کے دارالامارت گئے۔ اس وقت عیسیٰ بن موسیٰ (خاندانِ عباسی) گورنر تھا۔ اسے معلوم ہوا تو وہ صدر دروازہ تک آپ کی پیشوائی کیلئے آئے اُس نے آپ سے آمد کا سبب پوچھا تو آپ نے اس موچی کے بارے میں کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اُس کو رہا کیا جائے۔ گورنر نے فوراً اس کی رہائی کا حکم دے دیا۔ امام صاحب رخصت ہوئے تو آپ اس قید خانہ کے دروازے پر گئے جہاں سے موچی نے رہا ہونا تھا، موچی کو یہ سب حال معلوم ہو گیا اُس نے امام صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اپنے لہو و لعب سے توبہ کی اور جناب امام صاحب کے درس میں شامل ہو گیا اور وہ اپنی باقی ماندہ زندگی کتاب و سنّت کے سانچہ میں ڈھالنے میں کامیاب ہو گیا۔ غرض ان مردانِ حق کے بارے میں ایک سے ایک روایت تازگیٔ ایمان و یقین کے لیے قندیل رہنمائی ہے۔

خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم ایک سچے مسلمان بنیں اور اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی کوشش کریں جس طرح جناب امام ابو حنیفہؒ نے اپنی ساری زندگی اسی اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے میں گذاری۔

www.maktabah.org

[illegible]

[illegible] والعروج إنما يكون إلى هذه [illegible] كل من [illegible]
[illegible] وعقدار تلك المدة في أكثر الأمر ثلث [illegible]
عمرًا، وأكثر الأنبياء إنما يبعثون بعد مضي هذا الطور، وذلك
لأن الله تعالى يعلم الشرع المناسب لهذا القرن، فيقيم أشخاصًا من
خواصهم على هذا الشرع، ويكون رجالًا لهذا الطور، وأما غير
الأنبياء إنما يبعثون مجددين للشريعة الأولى، بحسب اللزوم أو تكميلًا
لها في التقسيم.

المقالة — ٦ إذا علمت هذه الكمالات الأربعة فاعلم أن
الأنبياء قاطبة متفقون في تعريف الحقائق أن يذكروا من اللاهوت،
والعقل، والنفس، والهيولى، فأول ما يذكرونه أنهم أن المفهوم
منحصر في الموجود والمعدوم، فالموجود ما وجد في الخارج
وإما في الأعيان أعم من [illegible] في النفس والهيولى، ونعني القول
الذي يعبر عنه بالخارج، والمعدوم ما ليس في الخارج مثله
[illegible] في نفسه خارجًا أو في مرتبة الثبوت قبل الوجود، والموجود
إما واجب قائم أو ممكن [illegible]

فالواجب الموجود الخارجي الذي وجوده في ذاته يعرف
بالواجب [illegible] الذي فعله الخارج في [illegible] أخرى، [illegible]
بما يلي [illegible] الأعلى من النفس، والممكن ما يلي الأسفل منها.

الأعمال ... الأمر إلى الله ...
وتقسيم النزول والعروج إنما يكون إلى هذه الحركة كل من التي
الأخرى بعمي أرقها ومقدار تلك الشدة في أكثر الأمر التي عنه

تحصل. وأما غير الأنبياء إنما يحتاجون من يرشد هذا التطور. وذلك لأن الله تعالى جعل الشرع المناسب لهذه الفرق، فيهم أنفسهم من يخرجهم إلى هذا الشرع، ويكون إرجاعًا لهذا الطور. وأما غير الأنبياء إنما يحتاجون مقتدين للشريعة الأولى بحسب القوة أو تكميلا لهم في التقسيم.

السابعة — ٦ إذا علمت هذه الكمالات الأربعة فاعلم أن الأنبياء قاطبة متفقون في تعريف الخلائق أن يتركوا من اللاهوت، والظل، والتسوية، والنزول. فأول ما يرشد إليه أنه التقسيم تنحصر في الموجود والمعدوم. فالموجود ما يوجد في الخارج وهذا في الأصالة أمران: في النفس والهيولى. والمعدوم الذي الذي يعبر عنه بالخارج، والمعدوم ما ليس في الخارج مثله في نفسه خارجيا أو في مرتبة الثبوت قبل الوجود. والموجود إما واجب قديم أو ممكن حادث.

فالواجب الموجود الخارجي الذي وجوده في ذاته يعرف بالواجب الأول الذي فعله الخارجي أول أمره، وهو بما يلي الغالب الأعلى من النفس، والممكن ما يلي الأسفل منها.

www.maktabah.org

سیرت سرکار امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر

علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ علیہ الرحمۃ کی کتاب مستطاب

الخیرات الحسان

کا اردو زبان میں با محاورہ سلیس ترجمہ

جواہر البیان

جس کو ملک العلماء علامہ مولانا ظفر الدین رضوی بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تالیف فرمایا

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالاوفست

وقف الاخلاص

يطلب من مكتبة الحقيقة بشارع دار الشفقة بفاتح ٥٧ استانبول - تركيا

هجري قمري	هجري شمسي	ميلادي
١٤١٥	١٣٧٣	١٩٩٤

من اراد ان يطبع هذه الرسالة وحدها او يترجمها الى لغة اخرى فله من الله الاجر الجزيل و منا الشكر الجميل و كذلك جميع كتبنا كل مسلم مأذون بطبعها بشرط جودة الورق و التصحيح

Baskı: İhlâs Holding A.Ş. Tel: (0-212) 513 99 00

www.maktabah.org

منقبت بحضور سرکار امام اعظم ابو حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از قلم حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی گجراتی دامت فیوضہم

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماوی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تجسس کیا ولیکن
ملا نہ کوئی امام تم سا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تمہارے آگے تمام عالم نہ کیوں کرے زانوئے ادب خم
کہ پیشوایانِ دین نے مانا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نہ کیوں کریں ناز اہلِ سنّت کہ تم سے چمکا نصیب امّت
سراجِ امّت ملا جو تم سا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہوا اولی الامر سے یہ ثابت کہ تیری طاعت اہم واجب
خدا نے ہم کو کیا تمہارا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

کسی کی آنکھوں کا تو ہے تارا کسی کے دل کا بنا سہارا

مگر کسی کے جگر میں آرا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو تیری تقلید شرک ہوتی محدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے ہوتے مشرک

بخاری و مسلم ابن ماجہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہ جتنے فقہا محدثین ہیں تمہارے خرمن سے خوشہ چیں ہیں

ہوں واسطے سے کہ بے وسیلہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سراج تو ہے بغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآن

پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خبر لے اے دستگیرِ امت ہے سالک بے خبر بہ شدت

وہ تیرا ہو کر پھرے بھٹکتا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

التماس مترجم غفرلہٗ

الحمد لاہلہٖ والصلوٰۃ علیٰ اہلہا۔ خاکسار روزہ بے مقدار عبید المصطفےٰ اظفرالدین قادری رضوی غفرلہ وحقق املہ ارباب علم کی خدمت میں ملتمس کہ زمانہ طالب علمی میں جب میں نے شرح وقایہ شروع کیا تھا مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جن جن مسئلوں میں اور دوسرے آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اختلاف ذکر کیا ہے۔ اُن میں سید التابعین امام الائمہ کاشف الغمہ امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کا مذہب آیات واحادیث کے مطابق اور دلائل عقلی کے موافق دیکھکر امام صاحب کی وقعت ومحبت ایسی پیدا ہوئی جس نے بار بار تقاضا کیا کہ کوئی کتاب سوانح امام میں تصنیف کروں۔ مگر قلت لیاقت وعدم بضاعت مانع ہوئی۔ یہاں تک کہ جب غلبہ بوسی بارگاہ رضوی دامت فیوض صاحبہا کا شرف حاصل ہوا اور کار افتا میرے متعلق کیا گیا اس وقت کتاب مستطاب میزان الشریعۃ الکبریٰ علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کے مطالعہ سے وہ شوق پھر تازہ ہوگیا اور چند ورق لکھنے کا اتفاق ہوا مگر کثرت کار مدرسہ ومطبع وافتاؤ غیرہ کی وجہ سے تمام نہ کر سکا۔ آخر میرے محترم دوست حامی دین متین ماحی شر مبتدعین مخلصی حاجی لعل محمد لعل خان صاحب قادری برکاتی رضوی کثر اللہ فینا امثالہ نے کتاب مستطاب الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان مصنفہ علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی متوفی ۹۷۳ھ رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کرنے کے متعلق اشارہ فرمایا امام صاحب قدس سرہ العزیز کی سوانح لکھنے کا تو میں عرصہ سے خواہشمند ہی تھا یہ اچھا

www.maktabah.org

موقعہ ہاتھ لگا ع

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

یہ ترجمہ جو آپ کے پیش نظر ہے چند دنوں میں مرتب کیا اور جواہر البیان فی ترجمۃ الخیرات الحسان اس کا نام رکھا یہ تو مسلم ہے کہ کسی کتاب یا عبارت کا ترجمہ دوسری زبان میں کیا جائے تو وہ لطف نہیں رہتا جو اصل کتاب یا عبارت میں ہے۔ اسی لئے میں نے حتی الامکان عام فہم اور سلیس ہونے کے خیال سے لفظی ترجمہ کا التزام نہیں کیا ہے مجھے اس جگہ اس امر کے اعتراف میں بھی تامل نہ کرنا چاہیئے، کہ "کار بکثرت" ہے، اور یہ رسالہ میرا پہلا ترجمہ ہے، اس لئے ممکن ہے کہ مترجم کے فرض منصبی کو پورے طور پر ادا کرنے سے قاصر رہا ہوں مگر یہ محض جذبۂ دل اور تعمیل ارشاد مخلص ہے جو یہ کام انجام کو پہنچا ورنہ ع

صلاح کار کجا و من خراب کجا

مولی تعالی سے بطفیل حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نہایت ہی عاجزی کے ساتھ دعا ہے کہ اس رسالہ کو قبول فرمائے اور عام و خاص ناظرین کو اس سے فائدہ پہنچائے۔ ناظرین رسالہ سے التماس ہے کہ جو لوگ اس سے نفع اٹھائیں ہمارے پیر و مرشد عین الکرم زین العجم اعلیحضرت امام اہل سنت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ فاضل بریلوی مولانا مولوی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خان صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائہم کی درازی عمر و عز و جاہ کی دعاء فرمائیں!! ع

ویرحم اللہ عبدا قال امینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے حضرات انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام کی وراثت اور اُنکی خصلتوں کے ساتھ موصوف ہونے میں علماء کو مخصوص فرمایا اور اُن کو تمام لوگوں کا پیشوا معاش و معاد نین بنایا اور ان میں مجتہدین کو اس وجہ سے ممتاز فرمایا کہ وہ لوگوں کی مصلحتوں کا خیال کرتے اور انکے مصادر و موارد دین حق کو واضح فرماتے ہیں اور اس وجہ سے کہ تمام لوگ اپنی روحی و جسمی زندگی کے قیام میں اُن کے محتاج اور اُن کی طرف مضطر ہیں۔ تو یہ لوگ سلاطین ہی نہیں بلکہ سلاطین اُن کے قدموں کے نیچے اور انکی رایوں اور قلموں کے مقید ہیں اور یہ لوگ ستارہ ہی نہیں بلکہ ستارے خود ان سے کسب ضیاء کرتے ہیں تو یہ لوگ آفتاب ہی نہیں بلکہ آفتاب خود انہیں کے انوار سے روشن ہیں اور گواہی دیتا ہوں میں، کہ سوائے خدا کے کوئی مستحق عبادت نہیں وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک و ساجھی نہیں۔ ایسی گواہی کہ جس کے سبب میں ترقی کروں ... اُن کے معارف کے کمالات میں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور معزز رسول ہیں جو اُنکے بلند رتبہ اور اعلیٰ

www.maktabah.org

کمال کو پھیلانے والے ہیں اور ان کے تمامی احوال میں اپنے آثار کے اتباع کی توفیق سابق اُن پر افاضہ فرمانے والے ہیں۔ اس چیز کو کہ سابق ہوئے وہ اس کے سبب اپنے غیروں سے طرف خلافت کبریٰ نبوی کے اپنے باطنِ ظاہر سے لوگوں کی ہدائیت و امداد میں رحمت کاملہ اللہ کی ہو اُن پر اور سلامتی اور ان کے آل و اصحاب پر جنہوں نے گھیرا سبقت کے بالنسوں میں سے کمالات محمدانیہ اور معارف مُصطفویہ کے میدان میں ایسی چیز کو جسکی وجہ سے وہ بڑے پیشوا اور روشن راہ اگلے اور پچھلے خلق کیلئے ہوئے صلوٰۃ وسلام جو ہمیشہ رہنے والے ہیں ساتھ دوام علماً کے اور ظاہر ہونے سرداری اور بزرگی انکی اور بعد حمد و نعت کے پس کئی برس ہوئے کہ میرے پاس مکہ مشرفہ میں (زیادہ کرے اللہ اس کے شرف و کرامت اور بزرگی اور ہیبت اور تعظیم کو) آئے ایک شخص فضلائے قسطنطنیہ اور ان کے صالحین میں سے جو جامع تھے علوم عقلیہ و نقلیہ اور قوانین طبیہ و رسمیہ اور علوم اخلاق و مواہب اور احوال و مطالب کے جس کے ساتھ نعمتمند ہوئی ہے وہ قوم جو سلامت ہے اعتراض و ملامت سے یعنی ہمارے سادات صوفیہ اور ائمہ طائفہ جنیدیہ۔ پس فخر کیا ہم سے اور فخر کیا ہم نے اس سے مثل فخر کرنے ایسے احباب کے جو ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں تختوں پر اور معارف کے دریا سے چلو لیتے ہیں یہاں تک کہ بات آپڑی ان اماموں کی جو علوم رسمیہ اور معارف وہبیہ کے جامع اور ہمیشگی مشاہدہ اور موسلا دھار بارش کرم و بخشش کے تحفہ سے مالا مال ہیں پس اس فاضل عالم کامل نے کہا کہ میں آپ سے خواہش رکھتا ہوں ایک کتاب مختصر کی جو جامع ہو اور قاعدہ کلیہ کے دستور العمل پاکیزہ

www.maktabah.org

کی جو مانع ہو جس میں خلاصہ ہو ان تمام باتوں کا جو طول طویل بیان کیا ہے ائمہ نے تعریف میں امام اعظم اور پیشوائے مقدم کے جن کا نام پاک ابو حنیفہ النعمان ہے اللہ ان کی مرقد منور کو رحمت و رضوان کی بارش سے سیراب کرے اور ان کو اعلیٰ فردوس جناں میں جگہ دے۔ پس میں نے اُن کے حکم واجب التعمیل کے بجالانے میں جلدی کی اور اُن مناقب کے خلاصہ لکھنے میں پوری کوشش صرف کی اس لئے کہ یہ مقصد اہم ہے پس یہ کتاب بحمداللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ مختصر اور شریف نمونہ تیار ہوئی تو اس کا ایک نسخہ لکھا اور اس کو اپنے شہر میں لے گئے جو اسلامی شہروں میں بڑا شہر اور علماء اعلام کی سواریاں بیٹھنے کی جگہ منبع افاضل اور مفزع اماثل ہے پھر اور لوگوں نے ان کے بعد اس رسالہ کو لکھا اور ان کے نقش قدم اور بزرگی کی پیروی کی اور مختلف شہروں میں متفرق ہو گئے اور میرے پاس کوئی نسخہ باقی نہ رہا۔ سوائے اصل مسودہ کے اور اللہ ہی مستعان ہے پھر اس کو عاریت لیا بعض حنفیہ نے تاکہ نقل کر کے واپس دے دے مگر اس کو لے کر سفر میں چلے گئے اور اس کے گم ہو جانے میں جو بھاری گناہ ہے اس کا خیال نہ کیا جس سے مجھے بہت افسوس ہوا اور دوبارہ میں نے ان ائمہ کی کتابوں کو دیکھا جنہوں نے مناقب لکھے ہیں یہاں تک کہ میں نے ایک کتاب کو جامع دیکھا جس کے مصنف ہمارے دوست شیخ علامہ نیکبخت فہامہ ثقہ مطلع حافظ متبع شیخ محمد شامی ومشقی مصری ہیں پس خلاصہ کیا میں نے اس کے مقاصد کا اور تنقیح کی میں نے اس کے مصادر و موارد کی اس کتاب عجیب جامع مستحکم مضبوط میں اور میں نے اس کا نام الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان

www.maktabah.org

رکھا رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی اُن پر اور اس کو میں نے ترتیب دی تین مقدموں اور چالیس فصلوں پر۔

پہلا مقدمہ

جان کہ بعض متعصبین بے توفیق لائے میرے پاس ایک کتاب جو امام غزالیؒ کی طرف منسوب تھی جس میں نہائیت برا تعصب اور سخت تنقیص امام المسلمین یکتائے ایمہ مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تھی جس سے کان بہرے ہو جاتے ہیں یعنی اس کا سننا پسند نہیں کرتا اور منصف باتوفیق اس کے سننے کیوقت کہتا ہے کاش یہ نہ ہوتا اس لئے کہ اس نے شمس الائمہ کردری کو اس حد تک کہا کہ اس نے اس کی رد میں ایک مبسوط کتاب لکھی اور مقابلہ فاسد بالفاسد کیا غیر مہذب کلام کا جواب ترکی بترکی دیا اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ پر زبان طعن کھولی اور اس کی تنقیص سے بہت زیادہ منقصت کی اور بہت طول طویل کلام کیا اس طرح سے کہ وہ فعل محمود نہیں خیال کیا جا سکتا اور یہ سب صرف اس وجہ سے کہ ان کے خیال میں غزالی مصنف اس کتاب کے وہ امام حجۃ الاسلام غزالی ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ امام غزالی نے احیاء العلوم میں امام صاحب کی تعریف اور ان کی مدح ایسے لفظوں میں کی جو ان کے شان رفیع کے لائق ہے اور نیز اس وجہ سے کہ وہ نسخہ جو میری نظر سے گذرا اُس پر لکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب تصنیف محمود غزالی کی ہے اور محمود غزالی وہ حجۃ الاسلام امام غزالی نہیں ہیں اور اسی لئے اس نسخہ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ شخص معتزلی ہے جس کا نام محمود غزالی ہے اور یہ وہ حجۃ الاسلام غزالی نہیں اور اسی وجہ سے بعض محققین حنفیہ تلمیذ علامہ

www.maktabah.org

سعد الدین تفتازانی نے کہا۔ اور اگر بالفرض یہ حجۃ الاسلام امام غزالی سے صادر ہوا ہو تو یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے خیالات طالب علمی کے تھے اور فن جدل سے مشغلہ تھا اور آخر میں جب ان حظوظ و خیالات سے خالی ہوئے اور معارف و شہود کا جلوہ ان پر ہوا تو صاحب حق کے حق کو پہچانا اور اپنے موقع پر اس کا اقرار کیا اور اس پر دلیل احیاء العلوم میں ان کا کلام ہے۔" ختم ہوئی عبارت تلمیذ تفتازانی کی اور اس میں مضائقہ نہیں کہ میں ان کے احیاء العلوم کے کلام کا خلاصہ نقل کروں تاکہ اس کے مؤلف امام حجۃ الاسلام غزالی کی برأت اس سے معلوم ہو اور قبل اس کے ایک مقدمہ کی تقدیم مناسب ہے اور وہ یہ کہ بعض ہندی عالموں نے احیاء العلوم کا غایت اختصار کیا اور اس کا نام عین العلم رکھا جو باوجود اس کے متعدد اختصارات کے بےمثل ہے ویسا اختصار کسی نے نہیں کیا کیونکہ اس میں احیاء العلوم کے تمام مقاصد کی طرف چند ورقوں میں اشارہ کیا ہے جو بلا مبالغہ جوامع الکلم کہا جا سکتا ہے اسی لئے میں نے اس کی ایک شرح لکھی کیونکہ وہ اپنے غایت اعجاز کی وجہ سے عجب نہیں کہ چیستان شمار کی جائے یہ عبارت اس مختصر اور میری شرح کی ہے اور پوری عبارت دوسرے ورق میں آتی ہے۔"

اور بہتر یہ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے اس امام کو اختیار کرے جس کے متعلق اس کا گمان ہے کہ وہ چاروں میں افضل اور اعلم ہیں کیونکہ اس وقت میں اُس کا نفس اس کے امام کے قول کا منقاد ہوگا اور اس کی رائے کا پیرو اور اس کی تعمیل میں جلدی اور اس پر عمل اکثر کریگا پھر ہر ایک امام اعظمؒ و امام مالکؒ و امام شافعیؒ رحمہم اللہ تعالیٰ کا ایک ایک اقلیم میں امتیاز خاص ہے کہ وہاں سوا اُن کے دوسرے کے

ع یہ بہت مشہور کتاب ہے ملا قاری نے اسکی مبسوط شرح لکھی ہے جسکا نام شرح عین العلم ہے یہ کتاب مصر میں چھپ گئی ہے ۱۲ منہ

www.maktabah.org

مقلد نہیں یا ایک کے تتبع زیادہ ہیں جیسے امام شافعیؒ صاحب کے مقلدین ملک حجاز و یمن و مصر و شام و حلب و عراق عرب و عجم میں ہیں یا وسیع ملک مغرب میں تتبع امام مالکؒ یا روم و ہند و ماوراء النہر میں تتبعین امام اعظم ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں اس لئے مصنف نے کہا مثل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہم حنفیہ کے نزدیک۔ پس متعدد طریقوں سے وارد ہوا ہے (اور قریب ہے کہ انکی فضیلت پر مفصل کلام آگے آئیگا) کہ امام ابوحنیفہؒ میری امت کے چراغ ہیں اور ان کا فضل اور انکی عبادت اور پرہیزگاری اور زہد و سخاوت اور باریک بینی اور تیزیٔ طبع جو مشہور ہے اس سے بے پرواہ کرتا ہے کہ ان کے فضل پر استدلال کی ضرورت پڑے ایسی حدیث سے جس کے موضوع ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے اور خواب میں اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ میں نزدیک علم ابوحنیفہؒ کے ہوں یعنی اس کی حفاظت اور قبول کرتا ہوں اور اس سے راضی ہوں اور برکت دوں گا اس میں اور اس کے متبعین میں اور مخالفوں نے بھی ان کی سبقت فقہ میں تسلیم کرلی ہے اور اسی وجہ سے امام شافعیؒ نے کہا کہ سب لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کی اولاد ہیں اور کہا جو شخص فقہ سیکھنا چاہے تو اس کو امام ابوحنیفہؒ اور ان کے شاگردوں کا دامن پکڑنا چاہیئے اور کہا میں نے امام مالکؒ سے پوچھا کہ آپ نے امام ابوحنیفہ کو کیسا پایا۔ بولے کہ میں نے ان کو ایسا شخص دیکھا کہ اگر وہ اس ستون کے بارے میں کلام کریں اور اس کے سونے کا ہونے کا دعویٰ کریں تو ضرور دلیل سے ثابت کردیں گے اور جب امام شافعیؒ بغداد پہنچے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قبر کی زیارت کو گئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھی تو تکبیر میں رفع یدین نہ کیا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ صبح کی نماز تھی

www.maktabah.org

اور اس میں دعائے قنوت نہ پڑھی تو کسی نے اس کی وجہ دریافت کی بولے اس امام کے ادب سے میں نے نہ پڑھا اور ان کے سامنے ان کی مخالفت کو روا نہ رکھا اور فضیل بن عیاض نے کہا کہ مجھ کو ان کی جلالت شان کے لئے یہ کافی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ فقہ میں معروف اور پرہیزگاری میں مشہور ہیں اور انکی غایت ورع سے وہ حکایت ہے جو امام عبداللہ بن مبارک سے مروی ہے کہ آپ نے ایک لونڈی لینے کا ارادہ کیا تو بیس برس ٹھہرے اور خبر لیتے اور مشورہ کرتے رہے کہ کن قیدیوں میں سے لیں نضر بن سہیل نے کہا کہ لوگ فقہ سے سوئے ہوئے تھے یہاں تک کہ ان کو امام ابوحنیفہؒ نے جگایا اور آپ ایک مرتبہ امیرالمومنین منصورؔ کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں عابد و زاہد عیسیٰ بن موسیٰ بھی تھے انہوں نے منصورؔ سے کہا کہ یہ علامہ دنیا ہیں منصورؔ نے آپ سے پوچھا کس سے آپ نے علم حاصل کیا آپ نے فرمایا میں نے تلامذہ حضرت عمرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے جنہوں نے حضرت عمرؓ سے سیکھا اور شاگردان حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے جنہوں نے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے سیکھا اور مستفیدان حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے اور انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ سے علم حاصل کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تو منصورؔ نے آپ سے کہا کہ بیشک آپ نے خوب وثوق کے ساتھ علم سیکھا اور باوجود اس کے پھر بھی وہ آپ کے درپے ہوگیا اور قتل کرڈالنا چاہا اس واقعہ میں جو منصور کو امام صاحب کے ساتھ پیش آیا وہ واقعہ یہ ہے کہ منصورؔ کی خواہش ہوئی کہ آپ منصب قضا قبول فرمائیں مگر آپ نے قبول نہ کیا تو اس نے سو کوڑے مارے اور ایک قول میں ہے۔ کہ تادم مرگ قید میں رکھا یہاں تک کہ قید ہی میں وصال فرمایا اور اس امر پہ بھی

www.maktabah.org

بیس کوڑے مارے تھے کہ اس نے حاکم بیت المال ہونے کے لئے کہا تھا مگر
آپ نے انکار کیا۔ امام صاحب فرماتے تھے جب کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی پہنچی تو میرے سر آنکھوں پر اور اگر اصحاب کی حدیث پہنچے تو
اس میں بعض کو لیں گے اور اس سے باہر نہیں ہیں اور تابعین کی خبر پہنچے تو ہم
اس میں مزاحمت کر سکتے ہیں پہلے آپ آدھی رات عبادت کرتے تھے پھر آپ
تشریف لئے جا رہے تھے تو ایک شخص نے کہا کہ یہ شب بیداری کرتے ہیں۔
اس دن سے برابر تمام شب بیداری فرماتے اور کہتے کہ میں خدا سے شرماتا ہوں
کہ میں ایسی عبادت کے ساتھ مشہور ہوں جو مجھ میں نہیں اور بعضوں نے کہا کہ
میں نے مکہ معظمہ میں طواف اور نماز اور فتویٰ دینے پر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے زیادہ صابر کسی کو نہ پایا تمام روز و شب ثواب آخرت کے طلب میں رہتے
تھے آپ کعبہ میں تھے کہ خواب میں ندائے غیبی سنی کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ اے
ابو حنیفہ تو نے میری خدمت خالص کی اور مجھے خوب پہچانا پس میں نے تجھے
بخش دیا یعنی اس وجہ سے کہ تم شب بیداری میں خلوص [illegible] اکثر
زمانہ میں روزہ رکھتے ہو اور پوری کوشش علم کے پھیلانے میں صرف کرتے
ہو اور علوم ظاہری و باطنی کی مضبوطی اور اس میں اخلاص میں اور دنیا کے
چھوڑنے اور اس سے مطلق بے پرواہی کرنے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے
اور اس کے اسباب کی تحصیل کی کوشش میں پوری طاقت صرف کرتے ہو
اور جس شخص کے یہ صفات ہوں اس کی مغفرت کی خاص طور پر امید ہے اس
طرح سے کہ کوئی خطا و قصور باقی نہ چھوڑے اور تیرے اخلاص و احسان مذکورہ

www.maktabah.org

کی برکت سے قیامت تک تیرے متبعین کیلئے اور اس میں ان کی اور ان کے متبعین کو ایسی خوشخبری ہے کہ توفیق ور کو اپنے امام کی اتباع میں پوری کوشش صرف کرنے اور ایسے اخلاق نفیسہ اور صفات زکیہ اپنے میں حاصل کرنے پر برانگیختہ کرے جو سوائے مجتہدین عارفین کے کسی دوسرے میں نہیں ہوتے اور بڑے بڑے مستند فضلاً اور معزز علماء ان کی شاگردی سے مشرف ہوتے جیسے امام بزرگ عبداللہ بن مبارک جن کی جلالت شان و تقدم و زہد مجمع و متفق علیہ ہے اور جیسے امام لیث بن سعد اور مالک بن انس اور امام مشعر بن کدام اور امام زفر و ابی یوسف و محمد وغیرہ اور جبکہ خلیفہ وقت نے آپ کو منصب قضا اور عہدہ خازن بیت المال کا دینا چاہا آپ نے انکار کیا اور ضرب شدید اور حبس کو پسند کیا یعنی عذاب دینا واقعی کو عذاب آخرت احتمالی پر ترجیح دی اسی لئے جب حضرت عبداللہ بن مبارک کے پاس آپ کا تذکرہ ہوا فرمایا کیا تم لوگ اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے ساری دنیا پیش کی گئی مگر اس نے قبول نہ کی اور اس سے اعراض کیا اور باوجود خواہش بادشاہوں کے ان ظالموں سے اختلاط نہ کیا اور ان کے الحاح اور انکار پر تہدید کی پرواہ نہ کی اور ان لوگوں کا کبھی کوئی تحفہ قبول نہ فرمایا اسی لئے جب ابو جعفر منصور نے حسن بن قحطبہ کے ہاتھ دس ہزار روپے حاضر کئے آپ اس کو پھیر نہ سکے رکھ لئے مگر اپنے صاحبزادہ حضرت حماد کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں اور تم مجھے دفن کر چکو تو ان روپیوں کو حسن کو واپس دے دینا پس حماد رحمہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کی تعمیل کی پس حسن نے کہا اللہ تمہارے باپ پر رحم کرے اپنے

www.maktabah.org

دین پر حریص تھے اور امام صاحب نے لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلانے کی توجہ نہ فرمائی مگر جبکہ خواب میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلائیں حالانکہ آپ گوشہ نشینی اور براہ تواضع لوگوں سے علیحدہ پوشیدہ رہنے کا قصد کر چکے تھے اور اپنے سعید نفس کو اس قابل نہیں سمجھتے تھے کہ اس کی قدر و منزلت کریں اور نہ اپنا کوئی فعل اچھا اس لائق سمجھتے تھے کہ لوگوں کو اس کی پیروی کرنے اور اس پر چلنے کیطرف بلائیں پس جب آپ کو اس ذات پاک سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کا ارشاد واجب الانقیاد ہوا جن کو اللہ کے خزائن سپرد کئے گئے۔ تاکہ وہ مستحقین پر بخشش فرمائیں تو جان لیا کہ یہ امر یقینی ہے اس کا ہونا ضروری ہے تب لوگوں کو اس کی طرف بلایا یہاں تک کہ آپ کا مذہب شائع و ذائع ہوا۔ اور اتباع آپ کے زیادہ اور حساد رسوا ہوئے اور اللہ نے ان سے شرق و غرب عجم و عرب کو نفع یاب بنایا اور ان کے متبعین کو علم سے حظ وافر دیا تو وہ لوگ مستعد ہوئے تاکہ ان کے مذہب کے اصول و فروع لکھیں اور ان کے معقول و منقول میں نظر غائر کریں یہاں تک کہ خدا کے فضل سے اس کے قواعد مضبوط اور فوائد کا معدن ہوا اور اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جو بعض اہل مناقب نے لکھا ہے کہ امام کے والد ماجد بچپنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے گئے۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی اور ان کی ذریت میں برکت کی دعا فرمائی تو جو کچھ امام صاحب کو حاصل ہوا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا کی برکت سے حاصل ہوا اور آپ جب اپنے

www.maktabah.org

قرضدار کے یہاں اپنے روپے کے تقاضے کو آئے تو غایت ورع سے اُسکی دیوار کے سایہ میں بیٹھنا بھی پسند نہ فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ اپنے قرض کی وجہ سے کسی قسم کا انتفاع درست نہیں جانتے کیونکہ اس کا قبول اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو شرعاً کمال مروّت دو ورع اور حسن اخلاق کے منافی ہے اور آپکو شبہات سے بچنے میں غایت درجہ کی احتیاط تھی اسی لئے آپکے وکیل بالبیع نے ایک عیبی کپڑا اچھے کپڑوں کے ساتھ بیچ دیا اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کیا تو آپ نے اُن تمام کپڑوں کی قیمت کو صدقہ فرمادیا اگرچہ اس کی وجہ سے آپ پر کوئی گناہ نہ تھا کہ یہ نادانستگی میں ہوا مگر پھر بھی چونکہ ایک قسم کا شبہ تھا اپنے پاس رکھنا پسند نہ کیا اور سب کو صدقہ کر دیا اور مال واپس لے کر مشتری کو قیمت اس لئے نہیں پھیری کہ اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم سے ناامید ہو گئے تھے اس لئے سب مال کو صدقہ کر دیا جیسا کہ باب توبہ میں اس کا بیان تفصیل وار آئے گا۔ بعضوں نے کہا کہ وہ کل مال تیتس ہزار کا تھا اور یہ کہ ایک ہی واقعہ نہیں بلکہ اس کی متعدد نظیریں ہیں جیسا کہ کتب مناقب میں ہے اور آپ کی غایت ورع اور زہد سے اُس لونڈی کا قصہ ہے جس کے خریدنے کا آپنے ارادہ کیا تھا اور اسی قبیل سے یہ ہے کہ کوفہ میں کسی کی بکری گم ہو گئی آپ نے دریافت فرمایا کہ بکری کتنے دنوں تک زندہ رہتی ہے لوگوں نے کہا سات برس آپنے غایت ورع سے سات سال تک بکری کا گوشت ہی کھانا چھوڑ دیا اس احتمال سے کہ شائد اسی حرام بکری کا گوشت ہو جس کے کھانے

عہ جس کا بیان پہلے ہوا ۱۲ منہ

www.maktabah.org

سے قلب تاریک ہو جائے گا کیونکہ اکل حرام سے قلب سیاہ ہو جاتا ہے اگرچہ نادانستگی میں کھانے سے گناہ نہیں اور اسی لئے پرہیزگاروں کے قلوب میں ایک خاص روشنی ہوتی ہے اور وہ محبوب کے مشاہدہ کے لائق ہوتے ہیں اور اپنی طاقت کے موافق عبادت میں مصروف ہیں اور بقدر وسعت جو چیزیں اس سے قطع کرنے والی ہیں سب سے متنفر ہیں۔ اور یہ جو کچھ مذکور ہوا امام کے مناقب اسمیں حصر نہیں بلکہ یہ بحر ناپیدا کنار سے ایک قطرہ ہے اور روشن تر مناقب سے آپ کے یہ ہے کہ آپ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی کسی نے عرض کیا یہ قدرت آپ کو کیسے ملی۔ فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی ساتھ تمام حروف تہجی کے جوان دونوں آیتوں میں ہے محمد رسول اللہ سورہ فتح میں اور دوسری ثم انزل علیکم من بعد الغم سورہ آل عمران میں اور آپ ہر رمضان میں ساٹھ ختم قرآن فرماتے ایک ختم دن میں اور ایک شب میں۔ اس کے سوا اور بہت سے مناقب ہیں جن کا شمار دشوار ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوں اور جنت الفردوس آرامگاہ ہو۔ ختم ہوئی عبارت مختصر احیاء العلوم اور میری شرح کی اور اسی سے امام غزالی کی برأت اس تعصب بے جا ان کی طرف منسوب ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ حاشا للہ وہ اس سے پاک ہیں۔

دوسرا مقدمہ

ان امور کے بیان میں جن کا نفع عام ہے اور طالب کو ان کا نہ جاننا برا ہے

www.maktabah.org

اس لئے کہ اس سبب سے آدمی بڑی گمراہی اور بُرے گڑھے میں پڑے گا اس لئے پہلے اس کا بیان کر دینا اور اس سے جس قدر تعلق ہے اس کو مجمل و مفصل واضح کر دینا ضروری ہے اے باتوفیق اگر تو آخرت میں نجات اور ولی و وارث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم کی شان میں بے ادبی سے سلامت رہنا چاہتا ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ یہ اعتقاد رکھ کہ تمام ایمہ مجتہدین اور علمأ عاملین اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اس کی رضامندی پر ہیں اور ان کو ہر حال میں باتفاق ایمہ معقول ومنقول اجر و ثواب ہی ہے بیہقی نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب کوئی کتاب اللہ سے کوئی حکم دیئے جاؤ تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے کسی شخص کا کوئی عذر اس کے ترک میں مسموع نہیں اور اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری حدیث مروی پر عمل ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو جو میرے اصحاب نے کہا۔ اس لئے کہ میرے کل صحابی بمنزلہ آسمانی ستاروں کے ہیں جس کو پیشوا مان لوگے سیدھا راستہ پاؤ گے اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔" تو اس حدیث سے ثابت ہے کہ فرعیات میں اختلاف مذاہب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت سے ہے جو زمانہ ہدایت وارشاد کا ہے جس کیلئے خود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بشارت ہے کہ وہ تمام زمانوں سے بہتر زمانہ ہے اور ان کے اختلاف سے ضرور ہے کہ ان کے بعد بھی اختلاف ہو کیونکہ صحابہ فقہ وروائیت کے ساتھ مشہور ہیں ان کے قول کو ایک ایک جماعت نے لیا ہے اور پھر بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے راضی ہیں اور ان کو اس اختلاف پر مقرر رکھا اور ان کی تعریف فرمائی یہاں تک کہ

www.maktabah.org

نفس اس اختلاف کو اپنی امّت کیلئے رحمت فرمایا اور امّت کو اختیار دیا کہ ان میں سے جس کا قول چاہے اختیار کرلے اور اس کو یہ بھی لازم ہے کہ لوگ مجتہدین میں بھی جس کے قول کو چاہیں اختیار کریں کیونکہ یہ لوگ قول و فعل میں اس کے طریقہ پر ہیں اور اس راستہ پہ چلتے ہیں اور بہت سے واقعات ہیں جو خود حضور ہی کے زمانہ میں ہوئے ان میں آپ نے اصحاب کے اختلاف کو مقرر رکھا اور کسی صحابی پر اس کے قول میں جو مخالف دوسرے صحابی کے قول کے تھا اعتراض نہ فرمایا جیسا کہ اس کی شہادت بہت سے مشہور واقعات سے ہوتی ہے از انجملہ صحابہ کرام کا اختلاف دربارۂ اسیران بدر ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے پیروؤں نے ان سے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کا مشورہ دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کے قتل کر دینے کی رائے دی تو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی رائے پر حکم فرمایا اور قرآن شریف میں باوجود برقرار رکھنے تقریر رائے اوّل کے مشورۂ ثانی کو ترجیح دی۔ یہ بیّن دلیل اس امر پہ ہے کہ دونوں ایسی صحیح و درست ہیں اور ہر ایک مجتہد مصیب ہے اور اگر پہلی رائے خطا ہوتی ہے تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس کے ساتھ حکم نہ فرماتے اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ وہ عین حکمت ہے کہ ارشاد ہوا لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللّٰہِ سَبَقَ اور فدیہ کو حلال و طیب فرمایا کہ فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا اور عتاب غیر افضل کے اختیار پر فرمایا اور اسی لئے مذاہب اربعہ کے اختلاف میں اکثر با ترجیح افضل کو باعتبار۔ قوت دلیل اور احتیاط و ورع سے قریب ہونیکی بنا پر ہوتی ہے

www.maktabah.org

اور یہی چند گنتی کے مسائل ہیں نہ تمامی مسنون میں لیکن باعتبار ثواب اور درست ہونے کے تو ہر ایک ٹھیک اور حق ہے جسمیں کسی قسم کا شبہ نہیں اور اسی لئے طریقہ صوفیہ کرام کا سب میں اعمل وافضل ہے یعنی اشد علی النفس اور احوط فی العمل کو اختیار کرنا تاکہ اختلاف سے نکل جائیں اور ان کی عبادت متفق علیہا عہ ہو جس کی صحت پر سب کا اجماع ہو اور یہ ان کا طریقہ ہمارے علماء کے اس قول کے موافق ہے کہ ہر خلاف سے بچنا مسنون ہے جب تک کہ سنت صحیح کی صریح مخالفت نہ ہو جس کی تاویل ناممکن ہو اور ہمارے ائمہ نے تصریح کی ہے کہ جو جو چیزیں کسی امام کے نزدیک ناقض وضو ہیں ان سب سے وضو کرنا مسنون ہے اور اسی شرعی اختلاف سے بچنے کے خیال سے ابن شریح وضو میں منہ دھونے کے وقت دونوں کانوں کو دھوتے اور سر کے ساتھ مسح کرتے اور پھر علیحدہ بھی مسح کرتے تاکہ تمام مذاہب پر عمل ہو جائے اور اختلاف سے نکل جائیں اور از انجملہ صحابہ کا اختلاف غزوہ بنی قریظہ کے وقت اس قول میں ہے کہ آپ نے فرمایا لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمُ الظُّہْرَ اِلَّا فِی بَنِی قُرَیْظَۃَ تو جب یہ لوگ مدینہ طیبہ سے وہاں جانے کی غرض سے نکلے اور ظہر کا وقت تنگ ہو گیا صحابہ

عہ مثلاً دربارہ وضو امام شافعی صاحب کے نزدیک ایک بال یا بین بال کا مسح فرض ہے امام ابوحنیفہ صاحب کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے امام مالک صاحب کے نزدیک کل کا فرض ہے تو عمل کل سر کے مسح پر ہوتا کہ ہر ایک کے نزدیک وہ فرض صحیح ہو جائے یا امام شافعی صاحب کے نزدیک نکاح عورتوں کے لفظ سے صحیح نہیں ولی کے قول کا ہونا ضرور ہے امام صاحب کے نزدیک بغیر دو گواہ نہیں ہوتا امام مالک کے نزدیک اعلان ضروری ہے امام احمد کے نزدیک کفو ہونا ضروری تو نکاح بعبارت ولی بحضور شاہدین کفو کے ساتھ اعلان کیساتھ اعلان ہو تاکہ سب کے نزدیک صحیح و درست ہو جائے۔ ۱۲ منہ

میں آپس میں اختلاف ہوا تو ایک جماعت نے وقت نکلجانے کے خیال سے ظہر کی نماز پڑھ لی اور انہوں نے کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صرف جلدی پر برانگیختہ کرنے کیلئے تھا اور یہ مقصود نہیں کہ وقت گذار کر نماز پڑھیں تو انہوں نے نص سے یہ استنباط کیا اور بیان کیا کہ الا فی بنی قریظۃ میں حصر اضافی ہے حصر حقیقی نہیں کہ چاہے نماز قضا ہو جائے مگر وہیں جا کر پڑھنا اور بعضوں نے نماز نہیں پڑھی یہانتک کہ جب بنی قریظہ میں پہنچے اور عصر کا وقت آگیا تھا۔ اسوقت نماز ظہر پڑھی اور انکا استدلال یہ تھا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے الا فی بنی قریظۃ غرض مطلق حصر فرمایا جس سے حقیقی لیا جائیگا۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا اختلاف معلوم ہوا۔ انکے فعل کی خبر پہنچی سو دونوں فریق میں سے کسی پر انکار نہ فرمایا اور دونوں کو اپنی اپنی سمجھ پر مقرر رکھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں فریق مجتہد تھے۔ اور اپنے فعل پر ماجور اللہ کیطرف سے ہدایت پر تھے انہیں سے کوئی ملامت کے قابل نہیں اُن میں کسی کی طرف خطا یا تقصیر کی نسبت کرنا درست نہیں خصوصًا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد یاد رکھکر فَاَیَّمَا اَخَذْتُم بِہٖ اِہْتَدَیْتُمْ۔ جب آپ نے ہر ایک کو راہ یافتہ فرمایا تو کیونکر ان میں کسی کی طرف خطا یا تقصیر کی نسبت ہو سکتی ہے۔ ابن سعد و بیہقی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ اصحاب محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مقابلہ مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں اور بیہقی کی روایت یہ ہے۔ کہ مجھے اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپس میں مختلف الاقوال نہ ہوں۔ اس لئے کہ اُن کے اقوال مختلف نہ ہوں گے۔ تو رخصت نہ ہوگی اور ہارون رشید نے جب چاہا کہ

موطا امام مالک کو خانہ کعبہ میں لٹکا دے اور تمام لوگوں کو اس کے موافق عمل کرنے پر مجبور کرے تو امام مالک نے فرمایا اے امیرالمومنین ایسا مت کیجئے اس لئے کہ اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرعیات میں مختلف ہوئے اور وہ شہروں میں متفرق ہو گئے اور علماء کا اختلاف اس اُمت کے واسطے رحمت الٰہی ہے ہر ایک اپنے نزدیک صحیح قول پر عمل کریگا اور ہر ایک ٹھیک راہ پر ہے اور ہر ایک ہدائیت پر ہے تو ہارون رشید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق خیر دے اے ابو عبداللہ اور ایسا ہی قصہ منصور کیساتھ بھی واقع ہوا جبکہ اس نے چاہا کہ ہر ایک شہر میں موطا کا ایک ایک نسخہ بھیجدے اور حکم دے کہ اسی پر سب لوگ عمل کریں اور اس سے تجاوز کر کے دوسرے پر عمل نہ کریں امام مالک نے فرمایا کہ ایسا مت کیجئے" اس لئے کہ لوگوں کو اس سے پہلے کچھ باتیں معلوم ہوئی ہیں اور انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ انہوں نے روائتیں کیں اور ہر قوم نے اس پر عمل کیا جو بات ان کو پہلے سے پہنچ چکی ہے تو جس شہر والے نے جس بات کو اختیار کیا ہے اسی پر چھوڑ دیجئے" اس تقریر سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر مجتہد برسر صواب ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہر واقعہ میں مجتہد کی رائے کے تابع ہے اور یہی ائمہ اربعہ کے دو قولوں میں سے ایک قول ہے اور اکثر حنفیہ و شافعیہ اور باقلانی اسی کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے منافی وہ خبر صحیح نہیں جس میں تصریح ہے کہ مصیب کے لئے دو اجر ہیں۔ اور مخطی کے لئے ایک اجر ہے اس لئے کہ جیسا امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ یہ خبر صحیح اسباب پر محمول ہے کہ

www.maktabah.org

کہ مجتہدین سے مخطی نے افضل نہ ماننے میں خطا کی باوجودیکہ وہ بھی ٹھیک ہے
فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص چار رکعت نماز چار طرف پڑھے ہر
رکعت تحری کر کے ایک جہت میں تو اس پر قضا نہیں باوجودیکہ یقین ہے
کہ تین رکعتیں اس کی ضرور غیر قبلہ کی طرف ہیں اور حد کے بارے میں حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد مختلف ہوا کہ اس میں مختلف حکم دیئے اور
یہ فرماتے یہ اس بنا پر ہے کہ ہم نے حکم دیا اس طریقہ پر کہ حکم دیتے ہیں
اور بیہقی نے مرسلاً روایت کی کہ کبھی ایسا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ایک حکم دیتے اور قرآن شریف اس کے خلاف نازل ہوتا تو آپ
حکم قرآن لے لیتے اور پہلے حکم کو رد نہ فرماتے اور یہ جو کچھ کہا اور دلیل لائے
اس میں کھلی ہوئی نظر ہے خصوصاً جو آخر میں ذکر کیا اس لئے کہ حضور پُرنور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجتہاد خطا سے محفوظ یقینی درست ہے بخلاف
اجتہاد اور لوگوں کے اور کروری نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل
کیا کہ دو مجتہد جو دو قول متباین کے قائل ہیں بمنزلہ دو رسول کے ہیں کہ دو
شریعت مختلف لائے اور دونوں ٹھیک اور درست ہیں اور امام مازری نے
فرمایا کہ طرفین میں حق کا ہونا اکثر اہل تحقیق علماء متکلمین کی رائے ہے
اور یہی ائمہ اربعہ سے مروی ہے اور اس پر حجت یہ ہے کہ حضور پُرنور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک اجر مقرر فرمایا اور اگر وہ
بات ٹھیک نہ ہوتی تو مستحق اجر نہ ہوتا اور دیگر حضرات نے حدیث میں اطلاق
خطا کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ اس حالت پر محمول ہے کہ جب نص سے ذہول

www.maktabah.org

ہوا اور اُس امر میں اجتہاد کیا جس میں گنجائش اجتہاد کی نہ تھی مثل قطعیات کے کہ یہ اجماع کی مخالفت ہے کیونکہ اس قسم کی مثل بے شک ایسی صورت ہے کہ اگر اس میں غلطی ہو تو خطا کا اطلاق اس پر ہو سکتا ہے۔ ہاں جو ایسے مسئلہ میں اجتہاد کرے جس میں کوئی نص قطعی نہیں نہ اجماع امت ہے وہاں خطا کا اطلاق درست نہیں اور امام مازری نے اس مقام پر بہت طول طویل تقریر کی ہے اور قاضی عیاض کی شفاء میں ہے کہ دونوں مجتہدوں کی رائے ٹھیک ہونے کا قائل ہونا بھی میرے نزدیک حق وصواب ہے صاحب جمع الجوامع نے کہا" اسی پر متکلمین ہیں اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ و مالک و شافعی و احمد اور دونوں سفیان اوزاعی اور ابن جریر اور جملہ ائمہ مسلمین یہ سب حق و ہدایت پر ہیں اور جن لوگوں نے ان کے حق میں کلام کیا اور ایسی باتیں کہیں جن سے وہ بری ہیں اس کی طرف التفات نہیں اس لئے کہ یہ علوم لدنیہ و مواہب الٰہیہ اور استنباطات دقیقہ اور معارف غزیرہ اور دین و ورع عبادت و زہد علو مرتبت اس درجہ کا دیئے گئے جس کی بلندی خیال میں بھی نہیں آتی" ختم ہوئی عبارت جمع الجوامع کی اور بعض ائمہ زیارت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اور اختلاف مجتہدین کے بارہ میں سوال کیا ارشاد ہوا کہ ہر ایک اپنے اجتہاد میں برسرِ صواب ہے۔ تو اس وقت انہوں نے امام ابوحنیفہ رح کا یہ قول ذکر کیا جو آپ نے فرمایا کہ دونوں برسرِ صواب ہیں اور حق پر ایک ہے اور امام شافعی رح کا قول کہ دو مجتہدین سے ایک مصیب ہے اور ایک مخطی معفو عنہ ارشاد ہوا کہ یہ دونوں

www.maktabah.org

اگرچہ لفظاً مختلف ہیں مگر معنیً قریب ہیں تو میں نے کہا کہ ان دونوں فریق میں تقلید کیلئے کون بہتر ہے ارشاد ہوا کہ دونوں برسرِ حق وصواب ہیں انتہیٰ۔
الجملہ تجھ پر یہ اعتقاد واجب ہے کہ ائمہ اہلسنت وجماعت کا اختلاف فرعیات میں بڑی نعمت اور وسیع رحمت اور کھلی فضیلت ہے اور اس میں ایک باریک بھید ہے جس کو عاقل علماء نے سمجھا ہے اور جاہل اس سے نابلد ہیں حتیٰ کہ بعض کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ایک ہی شریعت لائے تھے یہ چار مذہب کہاں سے آگئے اور اس کی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شریعت کو اس امر کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے کہ وہ بوجھ گرانی جو اگلی امتوں پر تھا اس شریعت والوں سے اٹھا دیا گیا مثلاً[۱] موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں قصاص کا واجب ہونا کیونکہ وہ خالص جلال ہی کے ساتھ بھیجے گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں دیت کا واجب ہونا اور ہماری شریعت میں ان دونوں میں اختیار دیا جانا اور[۲] ان لوگوں کی شریعتوں میں بدن میں جس جگہ نجاست لگ جاتی اس کا کاٹ دینا اور ہماری شریعت میں صرف اس کا پانی سے دھو دینا اور[۳] شریعت یہود میں لفظ کا ممنوع ہونا اور ہماری شریعت میں اس کا جائز ہونا۔ اسی لئے انہوں نے نسخِ قبلہ کو نہایت ہی عظیم واقعہ جانا اور[۴] ان کی کتابیں صرف ایک ہی قراءت سے پڑھنا جائز اور ہماری کتاب کو سات بلکہ دس قراءت سے پڑھنا روا ہے یہ سب اسی ارشادِ باری تعالیٰ کی وجہ سے کہ فرمایا[۵]، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور سختی کرنا نہیں چاہتا" اور اللہ

تعالیٰ کا قول ہے "اللہ تعالیٰ نے دین میں کسی قسم کا حرج نہیں کیا ہے"۔
اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دین حنیفی نرم لیکر آیا ہوں
اور اس کی بعض نرمی اور آسانی اور بوجھ اٹھا دیئے جانے سے فروع
میں ہمارے ائمہ کا اختلاف ہے کیونکہ یہ مذہب بوجہ اختلافات کے مثل
متعدد شریعتوں کے ہے تاکہ ایک چیز کے لازم کر دیئے جانے کی وجہ سے
ان پر تنگی نہ ہو اور جو لوگ مذہب صحیح کے عامل ہوں ان کے لئے ثواب
اور مدح ہے یہاں تک کہ اگر کسی کے علم میں یہ بات ہو کہ فلاں مذہب
میں زیادہ وسعت و گنجائش ہے تو اس کو بشرائط معلومہ اس مذہب
کے طرف بدل جانا اور اس کے موافق عمل کرنا جائز ہے اور یہ سب
اللہ کی بڑی نعمت اور اس کی وسیع رحمت ہے اور اس سے حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غائیت درجہ عزت شان اور دیگر انبیائے
کرام علیہم السّلام پر علو مکان ثابت ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے انکی
امّت پر وسعت کر دی گئی کہ ایک امر میں ان کو اختیار ہے اس
چیز پر عمل کریں جس میں سہولت ہے اسی لئے ہر مجتہد کو بر سر صواب
مان کر اس کی مدح کی اگرچہ بالفرض ان سے خطا ہو گئی ہو اور علامہ
سبکی نے ثابت فرمایا ہے کہ جتنی گذشتہ شریعتیں ہیں وہ حقیقت
میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی شریعت ہے اور دیگر
انبیائے کرام مثل نوّاب (قائم مقامون) آپ کے ہیں کیونکہ آپ اس
وقت سے نبی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السّلام روح اور بدن کے درمیان

www.maktabah.org

میں تھے تو وہ نبی الانبیاء ہیں اور یہی معنی آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ہے کہ میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ تو آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک جتنے آدمی ہوں گے اُن سب کے آپ نبی ہیں۔ ختم ہوئی عبارت امام سبکی کی۔ پس جب یہ بات ثابت ہوئی۔ کہ آپکی غایت تعظیم کے لئے اور انبیاء کی شریعتیں آپکی شریعت ہیں تو جو احکام شرعیہ کہ صحابہ کرام یا تابعین عظام نے آپکے قول و فعل سے استنباط کئے وہ اپنے اپنے نوع کی مختلف شریعتیں بدرجۂ اولی ہیں۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آنحضرتؐ نے اُس کے وقوع کی خبر دی ہے اور اُس پر آپ نے عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے اور اس سے خوش ہوئے اور اس بات پر ہماری مدح فرمائی اور اسکو بڑی رحمت اور عظیم منت فرمایا اسلئے جب اس امت کے اختلاف کو رحمت فرمایا یہ خبر دیا کہ گذشتہ اُمتوں کا اختلاف عذاب و ہلاکت ہے اسلئے کہ اُن کے لئے وہ وسعت نہیں دی گئی، جو اس امت کے لئے وسعت ہے تو اُن کا اختلاف محض جھوٹ اور انبیاء علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام پر صرف بہتان ہے، جس سے وہ لوگ بری ہیں۔ اور از انجملہ تجھ پر غایت درجہ موکد بات یہ ہے جس کے اندر اصلاً رخصت نہیں کہ بعض مذاہب پر بعض کو ایسی فضیلت نہ دے جس سے دوسرے مذہب کی منقصت ہو۔ اسلئے کہ اسمیں غضب الٰہی اور دنیا و آخرت کی رسوائی ہے اور قریب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد آئیگا کہ جس نے میرے کسی ولی کو ایذا دی اُس سے میں نے حرب کا اعلان کر دیا۔ اور باعمل علمائے اسلام بلاشبہ سب کے سب اولیاء اللہ ہیں اور

یا رہا یہ تفصیل بیوقوفوں بے دینوں میں سخت جھگڑے کی طرف مفضی ہوئی ہے حتیٰ کہ بعض جاہلوں نے غایت درجہ کا تعصب اور جاہلیت کی ہٹ ظاہر کی جس کا نتیجہ اپنے امام کے مذہب کی ترجیح اور دوسرے کے شان میں زبان درازی و تنقیص بے ضرورت ہے اور اس کے سبب جو کچھ عذاب اور رسوائی مترتب ہوگی اس سے غفلت کی اور یہاں تک کہ ایک کے مقلد دوسرے کو برا کہتے تو ان کے مقلد اس امام کی توہین کرتے اور اس کے حق میں زبان درازی سے کام لیتے اور یہ خیال کرتے کہ یہ مقابلہ فاسد بالفاسد ہے اور اگر ہر ایک کا کلام ان کے امام ہی کے روبرو پیش کیا جائے تو اس پر خوش کبھی نہ ہوتے بلکہ اس پر ڈانٹ دیتے اور اس سے اس وجہ سے بیزار ہوتے۔ اس کے برے کلام کی وجہ سے اسے چھوڑ دیتے اور اس سبب سے کہ وہ شخص اس برے کام کے اختیار کرنے سے غضب الٰہی اور ہلاکت کے جال میں پھنستا ہے اس لئے کہ اس کے سیدھے راستہ پر مرنے سے اکثر نومید ہو جاتے اور سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیشک خبر دی ہے کہ پہلی امتوں کی ہلاکت کا سبب ان کا دین الٰہی میں شک کرنا اور جھگڑنا تھا۔ ان راستوں کی کھٹن سے اللہ تعالیٰ ہم کو محفوظ رکھے اور ان اماموں کے گروہ میں ہم کو اٹھائے اس لئے کہ ہم ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کی تعظیم اس طریقہ سے کرتے ہیں کہ جس سے ہم کو امید ہے کہ قیامت کے دن انہیں کے ساتھ تختوں پر اٹھائے

www.maktabah.org

جائیں گے اس وجہ سے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے تو قیامت میں انہیں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ جیسے کہ ان کی مورث اور ان کے شرف بخشنے والے (حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم) نے اس کی خبر دی ہے اور جو (مردک) کہ ان میں سے کسی کی شان کو گھٹائے تو اس کے واسطے اتنی سزا کافی ہے کہ اس بہت بڑے مجمع قیامت میں اس رفاقت سے محروم رکھا جائیگا۔ اور میدان قیامت میں اس کے حق میں منادی کرائی جائے گی کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ دشمن ہے پس اس کے واسطے سوائے ذلت اور عذاب آخرت کے اور کچھ نہیں ہو گا۔

www.maktabah.org

تیسرا مقدمہ

دربارۂ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشارتیں

جان کہ ان سب میں بڑی اور بزرگ اور واضح تر کامل تر وہ حدیث ہے جسے شیخین یعنی بخاری و مسلم اور ابو نعیم رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شیرازی اور طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور طبرانی علیہ الرحمۃ نے... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر علم ثریا کے پاس بھی ہوتا تو اہل فارس کے کچھ مرد اس کو ضرور لیتے اور شیرازی اور ابو نعیم رحمہما اللہ تعالیٰ کے لفظ یہ ہیں کہ اگر علم ثریا کے پاس لٹکا ہوا ہوتا اور طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے لفظ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے یہ ہیں اس کو عرب نہیں لیں گے تو کچھ مرد فارس سے ضرور اس کو لیں گے اور مسلم علیہ الرحمۃ کی عبارت یہ ہے اگر علم ثریا کے پاس ہوتا جب بھی کچھ مرد اہل فارس سے اس کو ضرور لیتے حافظ محقق امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ اصل صحیح ہے جس پر امام اعظم رح کے متعلق بشارت اور ان کے فضیلت تامہ میں اعتماد کیا جاتا ہے اس حدیث کی نظیر وہ حدیث ہے جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا قریب ہے کہ لوگ علم کی طلب میں

www.maktabah.org

اونٹ کو تھکا ماریں گے مگر کوئی شخص عالم مدینہ سے زیادہ جاننے والا نہیں پائیں گے اور وہ حدیث جو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریش کو برا نہ کہو اس لئے کہ اس میں ایک عالم ہوگا کہ تمام روئے زمین کو علم سے بھر دے گا اور یہ حدیث حسن ہے جس کے متعدد طریقے ہیں اور بعضوں نے اس کو موضوع خیال کیا مگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس قول کی تزئیف فرمائی اور ایسے خیال والے ایسی گھڑت کرنے والے کی تشنیع کی علماء علیہم الرحمۃ نے فرمایا کہ پہلی حدیث میں عالم مدینہ سے امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری حدیث میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہیں امام جلال الدین سیوطی کے بعض تلامذہ نے فرمایا کہ اس حدیث سے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ مراد ہونا جیسا ہمارے استاد نے خیال فرمایا یہ ظاہر ہے اس میں اصلاً شک نہیں کیونکہ ان کے زمانہ میں اہل فارس سے کوئی شخص علم میں ان کے رتبے کو نہ پہنچا بلکہ ان کے شاگردوں کے مرتبہ تک بھی رسائی نہ ہوئی اور اسمیں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھلا ہوا معجزہ ہے کہ آپ نے غیب کی خبر دی جو ہونیوالی ہے بتادیا اور فارس سے وہ خاص شہر مراد نہیں بلکہ جنس عجم یعنی ملک فارس مراد ہے اور عنقریب یہ مضمون آتا ہے کہ امام صاحب کے دادا بر بناء قول اکثر حضرات اہل فارس سے تھے اور دیلمی کی روایت ہے کہ تمام عجم میں بہتر فارس ہے امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا اس حدیث کی وجہ سے جس کی صحت پر اتفاق ہے

www.maktabah.org

خبر موضوع سے جو لوگوں نے امام اعظمؒ کے مناقب میں گھڑا ہے استغناً حاصل ہے ان کے شاگرد مذکور نے کہا کہ ہمارے اُستاد نے اس تقریر میں اسبات کی سند کی طرف اشارہ فرمایا جو بعض علم حدیث سے ناواقف اصحاب مناقب نے بیان کیا اس لئے کہ اس کی سند میں جھوٹے اور خلاف کے گڑھنے والے لوگ ہیں اور ان کی روایت یہ ہے کہ میری اُمّت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابوحنیفہ النعمان ہے وہ قیامت تک کے میری امّت کا چراغ ہے اور دوسرے لفظوں سے یہ ہے کہ میری اُمّت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ میری اُمّت کا چراغ ہے۔

ایک اور روائیت میں ہے کہ میرے بعد ایک شخص آئیگا جس کا نام نعمان بن ثابت اور کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔ خدا کا دین اور میری سُنّت اس کے ہاتھوں پہ زندہ ہوگی اور ایک روائیت میں یہ ہے کہ میری اُمّت کی ہر قرن میں سابقین ہوں گے ابوحنیفہ اس اُمّت کے سابق ہیں۔ اور ایک روائیت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ بعد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام خراسان والوں پہ ایک چاند نکلے گا جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔

اس سے دوسری روائیت میں ہے کہ رائے حسن کی ہے اور بعد ہمارے رائے حنیف ہوگا اس کی وجہ سے بقاء اسلام تک احکام جاری رہیں گے اور اس کی رائے مثل میری رائے اور میرے حکم کے ہے اس کے

www.maktabah.org

ساتھ ایک مرد قائم ہوگا جس کا نام نعمان بن ثابت کوفی اور کنیت ابوحنیفہ ہے اور وہ کوفہ کا رہنے والا ہوگا علم و فقہ میں کو شان احکام کو حق بجانب پھیرے گا دین حنیفی اور اچھی رائے والا ہوگا۔

ایک اور روائت میں ابن سیرین سے ہے کہ جب امام اعظمؒ نے اپنا خواب جس کا تذکرہ آتا ہے ان سے بیان کیا ابن سیرین نے فرمایا کہ تم اپنی پیٹھ اور بائیں جانب کھولو تو امام نے کھولا تو انہوں نے دونوں مونڈھے یا بائیں بازو میں ایک تل دیکھا اور فرمایا کہ ہم نے سچ کہا کہ تم ابوحنیفہ ہو جس کے بارے میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمّت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابوحنیفہ ہے اس کے دونوں مونڈھے کے درمیان اور ایک روائت میں ہے اس کی بائیں جانب تل ہوگی خدا کا دین اور میری سنت اس کے ہاتھ پر زندہ ہوگی یہ سب حدیثیں موضوع ہیں جس کو ادنیٰ علم بھی حدیث کے پرکھنے کا ہے اس کے نزدیک ان سب کی کچھ وقعت نہیں۔ اس لئے امام ابن جوزی نے ان سب کو موضوعات میں بیان کیا اور علامہ ذہبی اور ہمارے استاد امام جلال الدین نے اپنے مختصر اور حافظ ابوالفضل شیخ الاسلام ابن حجر نے لسان المیزان میں اس کو مقرر رکھا اور علامہ قاسم حنفی نے (جن پر اس زمانہ میں مذہب حنفی کی ریاست ختم تھی) اس کا اتباع کیا ـــــ اس وجہ سے امام کی مناقب میں جن محدثین نے کتابیں لکھیں مثلاً امام اجل ابوجعفر طحاوی اور صاحب طبقات حنفیہ محی الدین قرشی

www.maktabah.org

اوران کے علاوہ اور حنفی ثقہ ثبت نقاد صاحب علم وافر کسی نے ان احادیث کو نہیں بیان کیا۔ ختم ہوا خلاصہ کلام امام جلال الدین سیوطی کے شاگرد کا اور جو شخص کہ امام صاحب کے آئندہ حالات ان کے کرامات ان کے اخلاق ان کے طریقے پر جو اس کتاب میں مذکور ہوں گے مطلع ہو گا جان لے گا کہ امام اعظمؒ کی شان اس سے وراء ہے کہ ان کے فضل و بزرگی کے لئے کسی موضوع حدیث یا لفظ موضوع سے سند لائی جائے خصوصاً اس حدیث کے ہوتے ہوئے جسے بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت کی جس سے امام اعظمؒ مراد ہیں۔ مثل اپنے نظیر علماء عجم کے یا مثل ان سے اعلیٰ و افضل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور امام اعظم کی علو شان پر اس حدیث سے بھی استدلال ہو سکتا ہے جو ارشاد ہوا کہ سنہ ۱۵۰ میں دنیا کی زینت اٹھ جائیگی اسی وجہ سے امام شمس الائمہ کردری نے فرمایا کہ اس حدیث سے مراد امام اعظم ہیں کہ ان کا وصال اسی سن میں ہے۔

پہلی فصل بیان میں اُن امورِ کے جو اس کتاب کی تالیف کے باعث ہوئے

اوّل وہ حدیث ہے جو بسند حسن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے بلکہ امام مسلم نے مقدمہ صحیح اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں روایت کی حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے رتبہ کے موافق مقام دین اور خرائطی کی روایت میں یہ ہے کہ لوگوں کو خیر و شر میں ان کے رتبہ کے موافق اتارو اور دوسری روایت میں ہے لوگوں کو ان کے جگہ میں اتارو اور لوگوں کو اپنی عقل سے پہچانو۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جس نے لوگوں کو ان کے رتبہ کے موافق اتارا اس نے اپنے سے مشقت دور کر دی۔

امرِ دوم تاریخ خطیب اور منتظم ابن جوزی میں چند باتیں ایسی ہیں جو بالکل منافی کمال شان امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس کے علاوہ خطیب نے امام صاحب کے فضائل میں اس کے بعد باسانید مشہورہ وہ باتیں ذکر کیں جن کے ذکر سے عقل حیران ہے بلکہ ان کے بعد آنے والے سب امام اس ترجمہ میں اسی سے استمداد کرتے ہیں یوہیں منخول میں جو امام حجۃ الاسلام غزالی کیطرف منسوب ہے اسی قسم کی چند باتیں

www.maktabah.org

مذکور ہیں اور میں نے امام غزالی کیطرف منسوب اس لئے کیا کہ اس کتاب میں جو کچھ مذکور ہے ان سب کی نسبت امام کی طرف صحیح نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ بیہودہ الفاظ بھی کسی نے گڑھے ہیں اور اس پر دلیل یہ تھی کہ خود امام حجۃ الاسلام نے احیاء العلوم میں جو ان سے متواتر ہے اس قسم کے مناقب لکھے ہیں جو ان کے کمال شان کے لائق ہیں اور اس کا جواب بعض حنیفہ نے یہ دیا ہے کہ اولاً نہیں مانتے کہ یہ امام حجۃ الاسلام نے لکھا ہے۔

اور اگر بالفرض والتقدیر مان بھی لیں تو وہ اپنے ابتدائی زمانہ میں لکھا ہے جب متعصبین فقہا کے طرز پہ تھے مگر جب اس سے ترقی کی اور ان کے اخلاق پاک ہوئے اور اپنے رتبۂ کمال کو پہنچے تو اس قول شنیع سے رجوع کیا اور حق بات کتاب احیاء العلوم میں لکھا تو اے مخاطب تو اس سے پرہیز کر کہ اس کے گرد بھی گھومے اور اس سے بچ جسطرح سم قاتل سے بچتے ہیں کیونکہ سخت بیماری ہے اور یہی وہ بات ہے جس نے فقہاء کو منافست اور ایک دوسرے پر فخر و مباہات کی طرف پلٹایا جیسا کہ اس کی گمراہی کی تفصیل اور اس کی برائی عنقریب آتی ہے اور یہ کلام بسا اوقات سنا جاتا ہے اس کے کہنے والے سے تو کہا جاتا ہے کہ لوگ اس چیز کے دشمن ہیں جس کو نہ جانیں اور نہ گمان کر اسکا اس لئے کہ واقفکار پر پہنچا ہے تو اور نصیحت قبول کر اس شخص سے جس نے اپنی عمر کو ایک زمانہ تک اسمیں ضائع کیا اور اگلوں پر تصنیف وتحقیق وجدل وبیان

www.maktabah.org

میں زیادتی کی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے حق راہ ہدائیت کی اور اس کے عیب پر مطلع کیا تو اس کو چھوڑ کر اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہوا۔ ختم ہوئی عبارت بعض محققین کی

اور یونہی وہ امر ہے جس کا بیان اوپر ہوا۔ کلام بعض متعصبین کا جس کا نام عزالی ہے جس سے گمان ہوتا ہے کہ وہ حجۃ الاسلام غزالی ہیں حالانکہ ایسا نہیں بلکہ وہ ایک دوسرا شخص مجہول الحال ہے جس کی مستقل تالیف امام اعظم رح کی توہین و تنقیص شان میں ہے حالانکہ جو جو باتیں اس میں امام کی طرف منسوب ہیں وہ اس سے بالکل بری و منزہ ہیں علاوہ بریں یہ بھی بعید نہیں کہ بعض زندیق بدنصیب نے اس کو گڑھ کر امام حجۃ الاسلام غزالی کی طرف منسوب کر دیا ہو تاکہ اس امام کبیر و مرد شہیر کی وجہ سے اس کے افترات لوگوں میں رواج پا جائیں تو وہ اس سبب سے ان لوگوں میں ہو گیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا اور اندھا بنایا تو ایسی صورت میں جن لوگوں کو ان کتابوں کے مضامین کھوٹے کر دکھانے اور ان کے مصنفوں کو بیوقوف بنانے پر قدرت ہو۔ ان سب لوگوں پر واجب ہے کہ جو کچھ ان کتابوں میں ہے ان سب کو سست اور بے وقعت بنانے اور ان سب کو باطل کرنے اور اس کے بنانے والے اور گڑھنے والے کی تکذیب کرنے ساتھ اس چیز کے کہ اتفاق کیا علماء معتبرین اور ائمہ مجتہدین نے امام اعظم کی تعظیم و تکریم پر بموجب ان حدیثوں کے جو گذریں اور آئندہ آئینگی۔

امر سوم متعصبین کی غلطی ظاہر کرنے ان کے اس قول میں کہ ہم نے امام اعظم رح

وغیرہ کے مناقب میں صرف اسی وجہ سے کلام کیا کہ اس کا جاننا ہم پر متعین ہے اس لئے کہ لوگوں کی حالتیں متمایز ہیں اور ان کے اوصاف جن پر روایت اور تنقید کا مدار ہے۔ مختلف اور ان لوگوں کا کلام اس بارے میں مثل اقوال خوارج کے ہے جس سے انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر حجت پکڑا تھا کہ وہ بات حق تھی مگر مقصود ان کا باطل تھا کیونکہ انہوں نے اس بارے میں صرف ان باتوں پر اعتماد کیا جو امام کے معاصرین نے حسداً کہی بھیں کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور اسی طرح بعض بعد والے حضرات نے امام کی طرف ایسے کلامات منسوب کئے جو کسی صاحب کمال بلکہ کسی دیندار سے نہیں صادر ہو سکتے ہیں جس سے مقصود ان کا صرف امام صاحب کی توہین اور ان کے ذکر کی پستی تھی اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ اپنی روشنی پوری کرے اگرچہ مشرک اسے ناپسند جانیں اور ان کے زجر اور عذاب کیلئے وہ حدیث کافی ہے جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند جید مروی جو شخص کسی کے بارے میں ایسی بات شائع کرے جس سے دنیا میں اس کی برائی ہو حالانکہ وہ شخص اس کلمہ سے بری ہو تو اللہ تعالیٰ کو ضرور ہے کہ اس کو جہنم میں اتنے دنوں تک رو کے جتنے دنوں اس کے قول کا نفاذ ہوا اور دوسری روائیت صحیح میں ہے جو کسی مومن کے بارے میں وہ بات کہے جو اس میں نہیں اللہ تعالیٰ جہنمیوں کے پرنالے میں اس کو جگہ دے گا یہاں تک کہ اس سے نکل جائے جو کہا تھا اور وہ کبھی نکلنے

www.maktabah.org

والا نہیں۔

امر چہارم:۔ ظاہر کرنا اس بات کا کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثل ان تمام ایمۂ کرام کے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ صادق آتا ہے اور اس صدق کی وجہ یہ ہے کہ ہر ایک ان آیمۂ مجتہدین اور علماً عاملین سے ایسے کمالات باہرہ اور کرامات ظاہرہ بروائیت صحیح ثابت ہوئے ہیں جس کا انکار نہیں کرسکتا مگر سخت جاہل معاند تو حقیقۃً وہی اولیاء اللہ جامع شریعت و حقیقت ہیں جب یہ بات معلوم ہوچکی تو جو شخص ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے وہ ان لوگوں سے ہے جن پر کلمہ طرد و غضب ثابت ہوچکا ہے اور کیوں نہ ہو اس نے اپنے آپ کو ایسے امر میں ڈالا ہے جس کی اسے طاقت نہیں یعنی خدا و رسول جلشانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لڑائی کرنا اور جو خدا سے لڑائی کرے گا وہ ضرور ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوگا۔ نعوذ باللہ منہ اور اس پر دلیل وہ حدیث ہے جسے آیمۂ محدثین امام بخاری وغیرہ نے متعدد طریقوں سے جن کی تعداد پندرہ سے بھی زائد ہے ایک جماعت کثیرہ صحابہ سے مرفوعاً روائیت کی ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جس نے دشمنی رکھی یا ذلیل کیا یا اذیت پہنچائی یا توہین کی میرے کسی ولی کی اور دوسری روائیت میں ہے مسلمانوں کے ولی کی ہم نے اس کو لڑائی کا اعلان دے دیا اور دوسری روائیت میں ہے اس نے مجھ

www.maktabah.org

سے لڑائی حلال کرلی اور ایک روایت میں ہے وہ مجھ سے جنگ کرنے کو نکلا اور جب یہ تجھے معلوم ہوا تو تو نے یہ بھی جان لیا کہ اس میں کس قدر وعید شدید اور زجر موکد اور سخت منع ہے جو ادنی اعقل والے کو بھی اس امر سے روکے گا کہ وہ کبھی خوض کرے اُن امور میں جس میں آیمۂ اعلام مصابیح الظلام کی توہین شان کی ہو اور بہت ہی دور رہے اس سے کہ کسی طرح سے ان کو ایذا پہنچے کیونکہ جن امور سے زندہ ایذا پاتے ہیں اموات بھی گزندرسیدہ ہوتے ہیں اور کس طرح کسی شخص کو اس پر اقدام کی جرأت ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے اولیاء کے لئے ایسا غضب ہوتا ہے جس طرح تمہیں اپنے بچے کے لئے غصہ ہوتا ہے

دوسری حدیث میں ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے وہب بن منبہ سے روایت کی رب العزۃ جل و علا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بوقت کلام فرمایا جان تو کہ جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی اس نے مجھ سے جنگ کا اعلان کردیا اور میرا مقابلہ کیا اور اپنے نفس کو ہلاکت کیلئے پیش کیا اور مجھ کو اس کی طرف بلایا اور میں سب سے زیادہ جلدی کرتا ہوں اپنے اولیاء کی مدد میں کیا مجھ سے لڑنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مجھ سے بدلہ لے گا یا مجھ سے اعلان جنگ کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ مجھے عاجز کریگا یا مجھ سے آگے بڑھے گا اور مجھ سے نکل بھاگے گا۔ میں دنیا و آخرت میں بدلہ لینے والا ہوں۔ اس کی مدد کو اپنے غیر کے حوالہ نہ کروں گا تو سوچ پھر سوچ اور پرہیز

www.maktabah.org

کر اس بات سے کہ عمیق گڑھے ہلاکت میں تو گھسے کیونکہ خدا کو اسکی پرواہ نہیں کہ تو کس میدان میں ہلاک ہوگا اسی لئے حافظ ابو القاسم بن عساکر نے اپنی کتاب تبیین کذب المفتری فیما نسب الامام ابی الحسن الاشعری میں فرمایا کہ علماء کے گوشت زہر آلود ہیں اور جو ان کی توہین و تنقیص کرے گا۔ اس کی رسوائی معلوم ہے نیز فرمایا کہ علماء کے گوشت زہر ہیں جو ان کو سونگھے گا۔ بیمار پڑے گا جو کھائے گا مرے گا۔ نیز کہا اور علماء نے ان کے فضائل کو جمع فرمایا اور ان کے طریقے اور ان کے اخبار کی نگہداشت کی جو شخص صحابہ کرام اور تابعین نخام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے فضائل کے بعد فضائل امام ابو حنیفہ و مالک و شافعی کو پڑھے اور اس کا اہتمام رکھے اور ان کے اچھے طریقے سنہری خصلتوں پر واقف ہو تو اس کے لئے یہ ستھرا کام ہے اللہ تعالیٰ ہمکو ان سب لوگوں کی محبت سے نفع بخشے اور جو شخص ان کے متعلق یاد نہ رکھے سوائے ان امور کے جن کو ان کے حاسدوں نے حسد اور بیہودہ بکواس اور غصہ کے طور پر کہا وہ شخص محروم التوفیق ہے اور عیب کرنیوالا اور کج راہ ہے اللہ تعالیٰ ہم کو ان لوگوں سے بنائے جو بات سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں آمین

امر پنجم :- آئمہ حفاظ نے ان کی سوانح لکھی اور ہر زمانہ میں ان کے محامد بکس طول طویل تقریر کی تو میں نے چاہا کہ میں بھی اسی سلک میں منسلک ہو جاؤں تاکہ اس پاک نفس امام کی برکت مجھ پر

www.maktabah.org

بھی ہو جس طرح ان حضرات پر ہوا ابن جوزی نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ان کے تذکرے کے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور میں نے یہ چاہا کہ جو کچھ ان حضرات نے ذکر کیا ہے اسے مختصر عبارت میں بحذف اسانید مختصر کروں اور چونکہ ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں بسط و تفصیل سے بیان کیا ہے اسی پر اعتماد کروں اس وجہ سے کہ لوگ مختصر کو پسند کرتے اور مطول سے گھبراتے ہیں چونکہ انکی ہمتیں تمام ہو گئیں اور اغراض فاسدہ منافی مشقت تحصیل علم کثرت سے ہو گئے۔

دوسری فصل آپ کے نسب کے بیان میں

لوگوں نے اسمیں اختلاف کیا ہے اکثر نے کہا اور محققین نے اسی کی تصحیح کی ہے کہ آپ عجمی ہیں اس پر دلیل وہ حدیث ہے جسے خطیب نے عمرو بن حماد آپکے صاحبزادہ سے روایت کی کہ امام صاحب ثابت بن زوطی[1] بن ماہ کے صاحبزادے ہیں جو اہل کابل[2] سے تھے بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے مملوک تھے پس اسلام قبول کیا تب انہوں نے ان کو آزاد کر دیا تو ثابت دین اسلام پر پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ وہ اہل انبار سے ہیں وہاں سے نسا آئے وہیں امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے جب جوان ہوئے پھر وہیں واپس گئے۔

---

[1] زوطی بالضم زا بروزن موسیٰ وبفتح زا بروزن سلمیٰ ۱۲ [2] بضم با ہندوستان کے کنارہ تعلیم میں ایک شہر ہے

اور بعضوں نے کہا کہ اہل ترمذ[۳] سے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ آپ چاروں شہروں میں آئے ہوں تو ہر ایک کو جو یاد رہا اس نے وہی بیان کیا۔ دوسری روائت میں اسمٰعیل بن حماد عمر مذکور کے بھائی سے روائت ہے کہ انہوں نے کہا ثابت بن نعمان بن مرزبان[۴] ابناء فارس سے ہیں ہمیشہ سے آزاد تھے۔ کبھی کسی کے غلام نہ ہوئے ثابت اپنے بچپن کے زمانہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مولائے کائنات نے ان کے اور انکی ذریّت کے لئے برکت کی دُعا کی اور مجھے خدا سے اُمید ہے کہ ہم لوگوں کے بارے میں ان کی دُعا قبول ہوئی اور نعمان نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو نوروز کے دن فالودہ ہدیہ بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ ہر روز ہمارے لئے نوروز ہے اور بعض نے کہا کہ یہ واقعہ مہرجان کا ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر روز ہمارا مہرجان ہی ہے عمر و اسمٰعیل دونوں بھائیوں کا ثابت کے والدین اختلاف ہے کہ نعمان ہیں یا زوطی اور دادا ان کے مرزبان ہیں یا ماہ ہوسکتا ہے کہ دو دو نام تھے یا ایک ایک نام اور دوسرا لقب تھا یا زوطی کے معنے نعمان اور مرزبان کے معنے ماہ کے تھے اور رئیس وجہ ہونے میں اختلاف کا جواب یہ ہے کہ جس نے ثابت کیا اس نے دادا کے متعلق کہا اور جس نے نفی کی اس نے

۳؎ ترمذ بتثلیث تا و ضم میم دبالکسر و ذال معجمہ جیحون کے کنارے ایک شہر ہے
۴؎ مرزبان بفتح میم و سکون راء و ضمہ زا معرب مہ رئیس ۱۲-

ثابت سے نفی کی لیکن اسمٰعیل کے لڑکے نے کہا کہ ثابت غلام تھے اور کابل سے قید ہو کر آئے تھے تو بنی تیم اللہ کی ایک عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا اور بعضوں نے کہا کہ ثابت بن طاؤس بن ہرمز بھی سامان کے بادشاہ تھے اور بعضوں نے کہا کہ وہ عربی تھے زوطی یحی بن زید بن اسد کے قبیلہ سے تھے اور ایک نسخہ میں ابن راشد الانصاری ہے مگر یہ صحیح نہیں۔ اور ایک جماعت اصحاب مناقب نے امی کو ترجیح دی جو آپ کے پوتوں نے بیان کیا اس لئے کہ ان کو اپنے دادا کا نسب زیادہ معلوم ہو گا۔

تیسری فصل آپکی سنہ ولادت میں

اکثروں کا خیال یہ ہے کہ آپ سنہ ۸۰ھ میں کوفہ میں بزمانہ خلافت عبدالملک بن مروان پیدا ہوئے اور بعضوں کا یہ خیال کہ آپ سنہ ۶۱ھ میں پیدا ہوئے بالکل غلط و مردود ہے

چوتھی فصل آپکے نام نامی کے بیان میں

اس پر سبھوں کا اتفاق ہے کہ آپ کا نام نامی و اسم گرامی نعمان ہے اور اس میں ایک نفیس راز ہے اس لئے کہ نعمان اصل میں وہ خون ہے جس کی وجہ سے بدن کا قوام ہے اور اسی وجہ سے بعضوں نے کہا کہ وہ روح ہے تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے

www.maktabah.org

فقر کا قوام ہے اور آپ ہی بیان دلائل اور مشکلات فقہ کا منشاء ہیں یا نعمان ایک سُرخ گھاس خوشبو دار ہے گل لالہ یا رنگ ارغوان ہے تو امام ابو حنیفہ کی خصلتیں اچھی ہوئیں اور آپ غائیت کمال کو پہنچے یا نعمان بروزن فعلاں نعمت سے مشتق ہے تو امام ابو حنیفہ اللہ کے نعمت مخلوق الہٰی پر ہیں اور نکرہ کرتے یا ندا یا۔ مضاف کرتے کے وقت اَلْ کو حذف کر دیتے ہیں اور اس کے سوا بھی حذف کرتے ہیں مگر وہ شاذ ہے ابن مالک نے کہا کہ اس کا حذف و ابقاء دونوں برابر ہیں مگر اور لوگوں نے اس پر اعتراض کیا ہے نیز اس پر بھی لوگوں کا اتفاق ہے کہ آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہے مؤنث حنیف کا ہے جس کے معنے ناسک عابد مسلم ہیں کیونکہ حنیف کے معنے مائل ہونا اور مسلم دین حق کی طرف مائل ہے اور بعضوں نے کہا کہ آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے پاس دوات رہتی تھی جس کو عراق کی زبان میں حنیفہ کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ آپ کی صاحبزادی کا نام حنیفہ تھا۔ اور یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ آپکی اولاد ذکور یا اناث سوائے حماد کے کوئی ثابت نہیں خطیب وغیرہ نے امام صاحب سے منقطعاً روائیت کی ہے کہ میرے بعد میری کنیت کوئی نہ رکھے گا مگر مجنون۔ لوگوں نے کہا ہم نے چند آدمیوں کو دیکھا کہ جنہوں نے آپ کی کنیت رکھی ان کی عقلیں کمزور تھیں مگر اس کا رد کیا گیا ہے کہ قریب تیس آدمیوں نے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور وہ سب کے سب امام و

www.maktabah.org

علماء تھے جیسے ایقانی دینوری ہاں آپ کے پہلے یہ کنیت کسی کی نہ تھی سوائے دو مجہول تابعی کے ۔

پانچویں فصل آپکی صورت کے بیان میں

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ متوسط قامت بہت خوبصورت فصیح زبان اکمل الایراد شیریں بیان اپنے مطلب پر ابین الحجۃ تھے ان کے صاحبزادے حماد نے فرمایا کہ وہ طویل القامت گندمی رنگ حسین خوبرو باہیبت تھے بے وجہ نہ کلام فرماتے۔ جب کوئی پوچھتا اس کا جواب دیتے بیکار باتوں میں نہ پڑتے اور متوسط القامتہ و طویل القامتہ کہتے ہیں کوئی تعارض نہیں ہو سکتا ہے کہ معتدل القامتہ اقرب الطویل القامتہ ہوں جیسا کہ شمائل ترمذی میں اس کو لکھا ہے ابن مبارک نے کہا خوبصورت جامہ زیب تھے کپڑے نفیس پہنتے تھے ۔

چھٹی فصل ان صحابہ کرام کے بیان میں

جن کو امام صاحب نے پایا

علامہ ذہبی نے فرمایا اور یہ صحیح ہے کہ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچپنے میں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے ان کو چند مرتبہ دیکھا سرخ رنگ کا خضاب کرتے تھے اور اکثر حضرات محدثین کے نزدیک جو شخص صحابی سے ملاقات کرے اگرچہ ساتھ نہ رہا

www.maktabah.org

ہوتا بعی ہے اسی کو علامہ نووی نے صحیح کہا مثل ابن صلاح کے اور متعدد طریقوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین حدیثیں روایت کیں مگر ائمہ حدیث نے فرمایا کہ ان کا مدار ایسے لوگوں پر ہے جو موضوع حدیث بنانے کے ساتھ متہم ہیں شیخ الاسلام ابن حجر کے فتاوے میں ہے کہ امام ابوحنیفہ نے صحابہ کی ایک جماعت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پایا جو کوفہ میں آپ کی سنہ ولادت سنہ ۸۰ھ کے بعد تھے تو وہ تابعین میں سے ہیں اور یہ فضل کسی دوسرے شہر کے امام کیلئے ثابت نہیں جو آپ کے ہمعصر تھے جیسے امام اوزاعی شام میں اور دونوں حماد بصرہ میں امام ثوری کوفہ میں امام مالک مدینہ شریف میں لیث بن سعد مصر میں ختم ہوئی عبارت فتاوی ابن حجر کی تو یہ بات ثابت ہوئی کہ امام صاحب ان معزز تابعین میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد

وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۔ شامل ہے اور جن لوگوں نے مناقب میں کتابیں لکھیں ان میں سے ایک جماعت نے بیان کیا کہ امام صاحب نے سوائے حضرت انس رضؓ صحابۂ کرام کی ایک جماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث سنی از انجملہ عمرو بن حریث ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ان کا انتقال موافق قول صحیح سنہ ۸۵ھ میں ہے اور سنہ ۹۸ھ

میں انتقال کی روایت صحیح و ثابت نہیں لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ موافق مذہب صحیح لڑکا جب سن تمیز کو پہنچ جائے۔ اس کا سماع صحیح ہے اگرچہ پانچ ہی برس کا ہوا ور از انجملہ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ان کا انتقال سنہ ۵۴ھ میں ہوا ہے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ عبداللہ بن انیسؓ پانچ صحابی کا نام ہے تو امام صاحب نے جس سے روایت کی عبداللہ بن انیس جہنی مشہور کے سوا دوسرے شخص ہیں رضی اللہ عنہما مگر اس کا رد اس طرح پر کیا گیا ہے کہ سوا مشہور عبداللہ بن انیس جہنی کے کوئی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کوفہ نہیں تشریف لے گئے اور بعضوں نے بسند امام صاحب سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوا اور عبداللہ بن انیس صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنہ ۹۴ھ میں کوفہ آئے میں نے ان کی زیارت کی اور ان سے یہ حدیث سنی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا محبت آدمی کو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔ مگر اس پر ایک یہ اعتراض ہے کہ یہ سند مجہول ہے اور دوسرا یہ ہے کہ جو صحابی کوفہ گئے تھے وہ عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور یہ بات بیان ہو چکی کہ وہ ولادت امام اعظمؒ کے بہت زمانہ پہلے وصال فرمایا اور از انجملہ عبداللہ بن حارث بن جزء[1] الزبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] جزء بفتح میم و سکون و زبیدی تصغیر آبضم را ۱۲

ہیں مگر اس پر اعتراض یہ ہے کہ انہوں نے ۸۶ھ میں مصر میں موضع سقط ابی تراب جو ایک بستی ہے پچھم جانب سمنود اور محلّہ کے قریب انتقال کیا اور وہ وہیں مقیم تھے اور وہ حدیث جو امام صاحب سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ ۹۶ھ میں حج کیا اور عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد حرام میں درس دیتے دیکھا اور اُن سے حدیث سنی اس کو ایک جماعت نے غلط کر دیا ہے کہ بعض اُن سے شیخ قاسم حنفی راوی ہمارے استاذ الاساتذہ ہیں اس سبب سے کہ اس کی سند میں قلب و تحریف واقع ہوئی اور اس کے راوی اتفاقاً کذاب ہیں اور ابن حزم نے مصر میں انتقال کیا اس وقت امام صاحب کی عمر چھ سال کی تھی اور عبداللہ بن جزء اس مدت کے اندر کوفے نہیں گئے اور از انجملہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر اس پر یہ اعتراض ہے کہ ان کا انتقال ۷۹ھ میں امام صاحب کی ولادت سے ایک سال قبل ہوا اسی لئے ائمہ نے اس حدیث کی نسبت جو امام صاحب نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص کے لڑکا نہیں ہوتا تھا سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو کثرت سے استغفار اور صدقہ کا حکم فرمایا جس سے اللہ تعالیٰ نے نو لڑکے دیئے فرمایا کہ یہ حدیث موضوع ہے اور از انجملہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ مگر اس پر یہ اعتراض ہے کہ وہ ۸۵ھ یا ۸۷ھ میں انتقال فرمائے لیکن اس کا بھی وہی جواب دیا گیا جو عمرو بن حریث

www.maktabah.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں گذرا اور اس لئے امام صاحب کی وہ حدیث متواتر جو آپ نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مسجداً ولو کمفحص قطاۃ بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ بعضوں نے کہا شاید امام صاحب نے اس حدیث کو پانچ یا سات سال کی عمر میں سنا ہو اور از آنجملہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں امام صاحب نے ان سے دو حدیثیں روایت کی ہیں۔ لاتظہر الشماتۃ باخیک فیعافیہ اللّٰہ ویبتلیک اور دع۔ ما یریبک الیٰ ما لا یریبک پہلی حدیث کو ترمذی نے دوسرے طریقہ سے روایت کی اور حسن کہا اور دوسری حدیث بروایت جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کیا اور اس کو ائمہ نے صحیح کہا مگر اس پر اعتراض یہ ہے کہ ان کا انتقال بزمانہ امارت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۶۰ھ میں وصال فرمایا اور از انجملہ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کی وفات سنہ ۱۰۲ھ میں مکہ میں ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے سب سے پیچھے انہوں نے وصال کیا اور از انجملہ عائشہ بنت عجرد رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں مگر اس پر اعتراض یہ ہے کہ علامہ ذہبی و شیخ الاسلام ابن حجر کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ صحابیہ نہیں اور یہ مجہول ہیں اور اسی وجہ سے امام صاحب نے جو حدیث صحیح ان سے روایت کی مردود خیال کی گئی۔ اکثر جند اللّٰہ تعالیٰ فی الارض الجراد ولا اکلہ ولا احرمہ اور از انجملہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں

ان کی وفات سنہ ۸۰ھ میں ہوئی اور بعضوں نے کہا اس کے بعد اور ازآنجملہ حضرت سائب بن خلاد بن سوید ہیں انکی وفات سنہ ۹۱ھ میں ہوئی اور ازآنجملہ حضرت سائب بن یزید بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کی وفات سنہ ۹۱ھ یا سنہ ۹۴ھ میں ہوئی ازانجملہ عبداللہ بن بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انکی وفات سنہ ۹۶ھ میں ہوئی ازآنجملہ محمود بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کی وفات سنہ ۹۹ھ میں ہوئی ازآنجملہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر اس پر اعتراض یہ ہے کہ وہ سنہ ۸۰ھ میں حمص میں انتقال فرمائے اور ازانجملہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں مگر اس پر اعتراض یہ ہے کہ وہ حمص میں سنہ ۸۱ھ میں انتقال فرمائے۔

تنبیہ

بعض متاخرین محدثین جنہوں نے امام صاحب کے مناقب میں مبسوط کتاب لکھی یہ بیان کیا ہے کہ ایک مخلوق آئمہ حدیث نے اس پر تعین کرلیا ہے کہ امام صاحب نے کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کوئی حدیث روایت کی اور انکی دلیل چند امور ہیں اوّل آپ کے اکابر اصحاب مثل امام ابویوسف و امام محمد ابن مبارک و عبدالرزاق رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہم نے کوئی حدیث آپ سے روایت نہ کی تو اگر ایسا ہوتا ضرور روایت کرتے کیونکہ یہ ایسا وصف ہے جس پر محدثین جتنا فخر کریں زیبا ہے اور جتنی سندوں میں یہ ہے کہ آپ نے کسی صحابی سے سنا ضرور اس میں کوئی کذاب ہے ہاں

الیٰہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھنا اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کو باعتبار سن کے پانا یہ دونوں باتیں بے شک صحیح ہیں اور علامۂ عینی علیہ الرحمۃ کا یہ کہنا کہ آپ کا سماع صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اس کو شیخ حافظ قاسم حنفی علیہ الرحمۃ نے رد کر دیا ہے اور جن صحابۂ کو آپ نے فرمایا ان سے نہ سننے کا سبب ظاہر یہ ہے کہ پہلے آپ کسب میں مشغول تھے وہ تو علامۂ شعبی نے جب ان کی ذکاوت دیکھی تحصیل علم کی طرف متوجہ کیا اور جس شخص کو ادنیٰ التعلق بھی علم سے ہے جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کے خلاف نہ کرے گا ختم ہوا کلام اس محدث کا۔ اور محدثین کا یہ قاعدہ ہے کہ اتصال کا راوی مقدم ہے ارسال و انقطاع کے راوی پر کیونکہ اس کو زیادہ علم ہے علامۂ عینی کے قول کی تائید کرتا ہے اس کو محفوظ رکھو یہ ایک ضروری امر ہے۔

ساتویں فصل آپ کے اساتذہ کے بیان میں

امام صاحب کے اساتذہ بہت ہیں جن کے لئے یہ مختصر کسی طرح گنجائش نہیں رکھتا امام ابو حفص کبیر نے چار ہزار اساتذہ ذکر کئے اور دوسروں نے کہا صرف تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں آپ کے استاد چار ہزار ہیں۔ تو غیر تابعین کو کون خیال کر سکتا ہے کہ کتنے ہوں گے از آنجملہ موافق بیان لیث بن سعد و امام دارقطنی و جماعت دیگر کہ ان میں سے ابو محمد عینی بھی ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ مالک بن انس امام دار الہجرۃ ہیں۔ بلکہ بعضوں نے کہا کہ

www.maktabah.org

اس نے مسند امام الحنیفہ میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کی روائیت دیکھی اور یہ دونوں امام منجملہ ان کے شاگردوں کے ہیں اور بعضوں نے آپ کے اساتذہ کو ذکر کیا ہے جو ایک طویل فہرست ہے اسی لئے میں نے ان کو حذف کر دیا۔

آٹھویں فصل علم حدیث اور فقہ میں آپ کے شاگردوں کے بیان میں

بعضوں نے کہا کہ وہ اس قدر ہیں کہ ان کا استیعاب دشوار ہے ضبط ناممکن ہے اسی وجہ سے بعض ائمہ نے کہا کہ مشہود آئمہ اسلام میں کسی کے شاگرد اس قدر ظاہر نہ ہوئے جس قدر امام ابوحنیفہ کے اور علماء و عام لوگوں کو کسی سے اس قدر فائدہ نہ پہنچا جتنا امام اور ان کے شاگردوں سے احادیث مشتبہ کی تفسیر اور مسائل کی تفسیر اور مسائل مستنبط اور نوازل و قضایا و احکام کے بیان میں فائدہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بہتر جزا دے بعض متاخرین نے امام صاحب کے تذکرہ میں آٹھ سو شاگردوں کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام و نسب بیان کیا ہے۔

نویں فصل آپ کی پیدائش و نشو و نما اور علم کی طرف توجہ کے بیان میں

یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ صحیح قول یہی ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

www.maktabah.org

کوفہ میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پایا اور اپنی جوانی کے وقت میں کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جو موجودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علم حاصل کرنے کی طرف متوجہ کرے تو آپ بیع و شرا میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے امام شعبی کو اس کے لئے آمادہ کیا تو انہوں نے امام صاحب کو تحصیل علم اور علماء کی ہمنشینی کی طرف جگایا تو آپ کے دل میں ان کی بات بیٹھ گئی اس وجہ سے کہ آپ نے اس میں ہوشیاری اور شرافت سمجھی تو بازار چھوڑ تجارت سے منہ موڑ کر علم کی طرف متوجہ ہوئے پہلے علم کلام حاصل فرمایا اور اس میں ایسا کمال حاصل کیا کہ آپ کی طرف لوگ انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے اور آپ ایک زمانہ تک اس میں مناظرہ کرتے اور اس فن پر سے اعتراضات دفع کرتے یہاں تک کہ بصرہ آئے اس لئے کہ اکثر فرقے قریب انتیس[۲۹] فرقے کے وہاں تھے بعض مرتبہ آپ وہاں سال سال بھر بلکہ زیادہ اقامت فرماتے تھے اور ان فرقوں سے مناظرہ فرمایا کرتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں امام صاحب علم کلام کو بہ سبب اصل دین ہونے کے جملہ علوم سے ارفع و اعلیٰ خیال فرماتے تھے پھر آپ کو الہام ہوا کہ صحابۂ کرام و تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا یہ طریقہ نہ تھا باوجودیکہ وہ اس پر زیادہ قادر تھے اور اس کو زیادہ جانتے تھے بلکہ انہوں نے اس سے سخت منع کیا اور انہوں نے سوائے شرعیات و مسائل فقہیہ کے تعلیم کے کسی کام پہ وقت صرف نہ کیا اس وجہ سے امام صاحب نے طریقۂ مہمل کو ناپسند کیا اور اس واقعہ نے اس کو اور

www.maktabah.org

مؤکد کردیا کہ آپ حلقۂ تلامذۂ امام حماد رحمہم اللہ تعالیٰ کے قریب تشریف رکھا کرتے تھے کہ ایک عورت حاضر ہوئی اور ان سے ایک شخص کے متعلق یہ مسئلہ پوچھا کہ وہ اپنی بی بی کو طلاق سنی دینا چاہتا ہے کیا کرے آپ نے تو اس کا کوئی جواب نہ دیا اور فرمایا کہ حضرت حماد سے پوچھ اور جو کچھ وہ فرمائیں پھر مجھ سے کہنا اس نے ایسا ہی کیا اُس دن سے آپ نے علم کلام کو قطعاً چھوڑ دیا اور امام حماد کے حلقۂ درس میں بیٹھے تو جو کچھ حماد فرماتے ان سب کو یاد کر لیتے تھے اور آپ کے ساتھی اس میں خطا کرتے تھے تو حضرت حماد نے ان کو اپنے مقابل صدر جلسہ میں دس برس تک بٹھایا اس کے بعد آپ کے دل میں آیا کہ ان سے جدا ہوں اور اپنا ایک حلقہ درس الگ مقرر کریں۔ چنانچہ جس شب اس کا ارادہ کیا اس کے صبح ایسا ہوا کہ آپ کے ایک قریبی رشتہ دار کی جس کا کوئی دوسرا وارث نہ تھا موت کی خبر آئی تو آپ کو وہاں اس کے مال کے لینے کے لئے جانا ضرور ہوا تو حضرت حماد سے اجازت لیکر دو مہینے تک غائب رہے اس کے بعد واپس آئے اور آپ سے کسی نے ساٹھ مسئلے دریافت کئے جو آپ نے استاد سے نہیں سنے تھے آپ نے اُن کے جوابات دیئے اس کے بعد ان مسئلوں کو حضرت حماد کے سامنے پیش کیا چالیس مسئلوں میں انہوں نے موافقت فرمائی اور بیس مسئلوں میں مخالفت کی تو آپ نے قسم کھالیا کہ تادم مرگ اُن سے جدا نہ ہوں گے خطیب وغیرہ نے امام صاحب سے روایت کی کہ آپ نے

www.maktabah.org

جب علم کی طرف توجہ کا ارادہ فرمایا تمام علوم کے غایات پر غور فرمایا کہ علم کلام کی غایت تھوڑی ہے اور کلامی جب اپنے فن میں کامل ہوتا ہے اور جب اس کی ضرورت پڑتی ہے تو تمام مسئلوں کو علانیہ نہیں ظاہر کر سکتا ہے اور ہر برائی کے ساتھ مطعون ہوتا ہے اور علم ادب و نحو و قرآت کی غایت لڑکوں کے پاس بیٹھنا اور ان کو پڑھانا ہے اور شعر کی غایت مدح یا مذمت اور کذب و دروغ ہے اور علم حدیث کے لئے ایک عمر طویل درکار ہے اور اگر کہیں کوئی محدّث کذب یا سوء حفظ کے ساتھ متہم ہوگیا تو یہ اس میں قیامت تک کیلئے دھبہ ہوگیا فرمایا پھر میں نے فقہ میں غور کیا تو جیسے جیسے میں نے اس کو اُلٹ پلٹ کیا اس کی حلاوت زیادہ ہوتی گئی اور اس میں میں نے کوئی عیب نہ پایا اور میرے نزدیک دین و دنیا کا کوئی کام بغیر اس کے ٹھیک نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے فقہ ہی کی طرف توجہ کی۔

تنبیہ

خبردار کبھی ایسا وہم نہ کرنا کہ امام صاحب کو سوائے فقہ کے دوسرے کسی فن میں مہارت تامہ نہ تھی حاشا وکلا وہ تمام علوم شرعیہ تفسیر حدیث اور علوم آلیہ فنون ادبیہ مقائس حکیمہ میں بحر ناپیدا کنار اور امام عدیم المثیل تھے اور آپ کے بعض دشمنوں کا آپ کے بارے میں ایسا کہنا اس کا منشا حسد ہے اور اس کی محبت اپنے اقران پر ترفع اور زور و بہتان کے ساتھ متہم کرنا ہے اور اللہ انکار کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو پورا

www.maktabah.org

کر دے اور اپنے معاندین کے خرافات کا بطلان اس امر سے بخوبی ظاہر ہے کہ بہت سے مسائل فقہیہ ایسے ہیں جن کا مبنی علم عربیت ہے جس پر اگر کوئی منا ئل واقف ہو گا تو ضرور حکم کرے گا کہ آپ کو علم عربیت میں ایسا کمال تھا جس سے عقل حیران ہے اور آپ کے اشعار ایسے فصیح و بلیغ ہیں جس سے آپ کے ہمعصر ششدر ہیں اور اس بارے میں یہ بھی معلوم ہو گا علامہ زمخشری وغیرہ نے مستقل کتابیں لکھی ہیں جن کا عنقریب بیان ہو گا کہ بروایت صحیحہ ثابت ہے کہ آپ رمضان شریف ساٹھ ختم قرآن فرماتے اور پورا قرآن ایک رکعت میں پڑھتے تھے تو آپ کے بعض حاسدوں کا یہ کہنا کہ آپ کو قرآن یاد نہ تھا بالکل سفید جھوٹ ہے امام ابی یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حدیث کی شرح کرنے میں کسی شخص کو امام ابو حنیفہ سے زیادہ جاننے والا میں نے نہیں دیکھا اور وہ مجھ سے زیادہ واقف حدیث صحیح کے تھے جامع ترمذی میں ان سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رباح سے افضل نہیں دیکھا۔ بیہقی نے امام صاحب سے روایت کی کہ آپ سے سفیان ثوری سے علم لینے کے بارے میں سوال ہوا فرمایا ان سے لکھو اس لئے کہ وہ ثقہ ہیں سوائے اُن احادیث کے جن کو بہ سند ابی اسحٰق عن جابر الجعفی روایت کرتے ہیں خطیب نے سفیان ابی عینیہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا سب سے پہلا وہ شخص جس نے مجھ کو کوفہ میں علم حدیث پڑھنے کو بٹھایا امام ابو حنیفہ ہیں۔ لوگوں سے کہا کہ عمرو بن دینار

www.maktabah.org

کی حدیث کے جاننے والے سب سے زیادہ یہ ہیں اور اسی فن حدیث میں بھی آپ کی جلالت شان معلوم ہوتی ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جن سے سفیان ثوری سے پڑھنے کے متعلق مشورہ لیا جاتا ہے اور ابن عینیہ کو تدریس کے لئے بٹھلاتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دسویں فصل فتوے دینے اور پڑھانے کیلئے پہلے پہل بیٹھنے کے بیان میں

جب آپ کے اُستاد حضرت حماد کا انتقال ہوا اور وہ اس وقت کوفہ میں رئیس العلماء تھے لوگ ان کی وجہ سے بے پرواہ تھے تب لوگوں کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی شخص آپ کی جگہ بیٹھے تو لوگوں نے حضرت حماد کے صاحبزادہ کو بٹھایا اور ان کے پاس ان کے والد کے شاگرد آنے جانے لگے۔ مگر ان سے تمام لوگوں کی تشفی نہ ہوسکی کیونکہ ان کی توجہ فن نحو و کلام کی طرف زیادہ تھی تو موسیٰ ابن کثیر بیٹھے وہ بڑے بڑوں سے ملا کرتے تھے اس لئے لوگوں نے اُن کو اٹھادیا تو وہ حج کرنے کو گئے اگرچہ وہ فقہ میں فارغ نہ تھے تب باتفاق رائے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا آپ نے بھی ان کی بات کو مان لیا اور فرمایا کہ میں نہیں پسند کرتا ہوں کہ علم مرجائے۔ تو لوگوں نے آپ کے یہاں آنا شروع کردیا اور آپ کے پاس وسیع علم و حسن مواساۃ اور لوگوں کی باتوں پر صبر ایسا پایا جو کہیں ان کے سوا کسی کے یہاں

www.maktabah.org

نہ پایا تو لوگوں نے سب کو چھوڑ کر "یک در گیر محکم گیر" پر عمل کیا۔ پھر وہ لوگ درجہ بدرجہ ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ علم و دین کے امام ہوئے اور دوسرے طبقہ سے امام ابو یوسف و زفر وغیرہ ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ۔ پھر ہمیشہ آپ کا رتبہ زائد اور تلامذہ آپ کے بڑھنے لگے یہاں تک کہ آپ کا حلقہ مسجد کے سب حلقوں سے بڑا ہو گیا اور لوگوں کے قلوب آپکی طرف متوجہ ہوئے اور امرا ان کی توقیر کرتے خلفا ان کو یاد کرتے الغرض آپ ممدوح خلائق ہوئے اور بہت سے ایسے کام کئے جن سے ان کے سوا عاجز رہے اور باوجود اس کے ان کے حساد و معاند بہت تھے رہے اور یہی طریقہ الٰہی اس کی مخلوقات میں ہے اور اللہ کے طریقہ میں ردوبدل نہیں سب سے زیادہ وہ امر جس نے افتا و تدریس سے رکنے کے بعد ان دونوں کی طرف متوجہ کیا۔ یہ بات ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو اُلٹ کر استخوانہائے شریف کو جمع کر کے نکالا اور اپنے سینہ پر رکھا اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ نکالنے کے بعد بعض کو بعض کے ساتھ مرکب کرنے لگے اس خواب سے آپ بہت گھبرائے اور آپ کو سخت قلق ہوا یہاں تک کہ آپ کے احباب نے آپ کی عیادت کی پس آپ نے کسی کو ابن سیرین کے پاس بھیجا انہوں نے اس کی یہ تعبیر دی کہ اس خواب کو دیکھنے والا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ کو لوگوں کے لئے کھولے گا اور اس کی بے نظیر تاویل کرے گا تو اس وقت سے آپ مسائل کی طرف کشادہ دلی سے متوجہ ہوئے

www.maktabah.org

اور اس قسم کی تدقیق فرمائی جس سے عقل حیران ہے
دوسری روائیت میں ہے کہ آپ کے بعض تلامذہ نے آپ کو دردناک دیکھا حالانکہ آپ مریض نہ تھے کیفیت پوچھی آپ نے اپنا خواب بیان کیا اس شخص نے کہا کہ یہاں ابن سیرین کا ایک شاگرد ہے کہیئے تو ان کو بلالیں۔ فرمایا نہیں میں خود ان کے پاس چلوں گا چنانچہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور قصہ بیان کیا۔ انہوں نے تعبیر کہی کہ اگر آپ کا یہ خواب سچا ہے تو اظہار سُنت نبوی میں آپ کو وہ علم حاصل ہوگا جس کی طرف کوئی سابق نہ ہوا اور علم میں آپ کا رُتبہ بلند و بالا ہوگا اور یہ روائیت اگلی روائیت کے منافی نہیں ہو سکتی ہے کہ آپ نے ابن سیرین اور ان کے شاگرد دونوں سے خواب بیان کیا ہو اور دونوں نے تعبیر میں موافقت کی ہو واللہ تعالیٰ اعلم۔

گیارہویں فصل بنائے مذہب امام کے بیان میں

علمأ نے جو امام ابو حنیفہ اور اُن کے تلامذہ کے بارے میں اصحاب رائے کہا ہے خبردار اس سے یہ نہ سمجھنا کہ یہ ان کی تنقیص ہے اور نہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ لوگ اپنی رائے کو سُنّت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر مقدم کرتے ہیں حاشا و کلا یہ لوگ اس سے پاک ہیں متعدد طریقوں سے امام صاحب سے مروی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے

www.maktabah.org

کہ وہ سب سے پہلے قرآن شریف کو لیتے ہیں اگر قرآن شریف میں نہ ملے تو حدیث شریف سے اگر حدیث میں بھی نہ ہو تو اقوال صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اقوال مختلف ہوں تو جس کا قول قرآن شریف یا حدیث کے قریب تر ہوتا اس قول کو لیتے تھے اور ان کے قول سے باہر نہ ہوتے اگر کسی کا قول نہ ہوتا تو تابعین میں سے کسی کا قول نہیں لیتے تھے بلکہ جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا خود اجتہاد کرتے تھے۔

فضیل بن عیاض رحؒ نے کہا اگر مسئلہ میں کوئی حدیث صحیح ہو تو اس کا اتباع کرتے ورنہ اقوال صحابہ یا تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کیطرف رجوع کرتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتا تو قیاس کرتے اور اچھا قیاس کرتے ابن مبارک نے امام صاحب سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ملے تو سر آنکھوں پر ہے اور جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال ملیں تو ان کو اختیار کرتے ہیں اور ان سے تجاوز نہیں کرتے البتہ جب تابعین کی بات آتی ہے تو ان سے ہم مزاحمت کرتے ہیں نیز انہیں سے مروی ہے کہ مجھے لوگوں سے تعجب ہے کہ کہتے ہیں کہ امام صاحب اپنی رائے سے فتویٰ دیا وہ رائے سے فتویٰ نہیں دیتے البتہ آثار سے حکم بتلاتے ہیں نیز انہیں سے مروی ہے کسی کو حق نہیں ہے کہ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اجماع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اختلاف ہو تو ہم ان کے اقوال میں اقرب بکتاب یا بسنت کو پسند کرتے ہیں اور جو اس سے تجاوز کرے اس میں ہم اجتہاد کرتے ہیں اور

www.maktabah.org

یہی طریقہ اور لوگوں کا تھا مزنی سے روایت ہے کہ امام شافعی سے سنا کہ قیاس میں لوگ امام ابوحنیفہ کی اولاد ہیں امام صاحب کے قیاسات دقیق ہونے کی وجہ سے امام مزنی اکثر امام صاحب کے کلام میں نظر فرماتے تھے اور یہی وجہ ہے جس سے ان کے بھانجے علامہ طحاوی مذہب شافعی چھوڑ کر حنفی ہو گئے جیسا کہ خود انہوں نے تصریح کی ہے الحسن بن صالح کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ ناسخ و منسوخ کی بہت تفحص فرماتے احادیث اہل کوفہ کے عارف تھے لوگوں کے تعامل کا بہت ہی اتباع کرتے جو کچھ ان کے شہر والوں کو پہنچا ان سب کے حافظ تھے ایک شخص نے آپ کو ایک مسئلہ کو دوسرے مسئلہ پر قیاس کرتے دیکھا تو وہ چلایا کہ اس فاسق کو چھوڑو سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے[لے] امام صاحب اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے شخص تو نے بے محل کلام کیا۔ ابلیس نے اپنے قیاس کے زور سے صریح امر الٰہی کو رد کیا جس کی خبر قرآن شریف میں موجود ہے اس لئے وہ کافر ہو گیا اور ہمارا قیاس اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے کیونکہ ہم قرآن شریف و حدیث شریف و اقوال ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی طرف پلٹاتے ہیں تو ہم اتباع کا قصد کرتے ہیں پس ہم

[لے] زمانۂ حال کے غیر مقلدین بھی یہی اعتراض کیا کرتے ہیں جس کا جواب باصواب خود امام صاحب نے اضافہ فرمادیا کاش کچھ بھی علم و عقل سے کام لیتے تو مردود بات کو پھر پیش کرنے کی جرأت نہ کرتے اور سمجھتے کہ اگر مطلقاً قیاس کرنا کار ابلیس ہے تو امام صاحب پر اعتراض کرنا خود بھی تو قیاس ہے فافہم ۱۲ منہ

اور ابلیس ملعون دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں تو اس شخص نے کہا کہ میں غلطی پر تھا میں نے توبہ کی اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو روشن کرے جس طرح آپ نے میرا دل روشن کیا۔ امام صاحب سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ میری رائے ہے ہم اس پر کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ ہر شخص کو اس کا قبول کرلینا ضروری ہے تو جس کے پاس اس سے بہتر ہو وہ اس کو لائے ہم قبول کرنے کو تیار ہیں ابن حزم نے کہا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے تمام شاگردوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کا مذہب یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف ہو قیاس سے اولیٰ ہے۔

بارہویں فصل ان صفات کے بیان میں ہے

جن کی وجہ سے آپ اپنے لعدوالوں سے ممتاز ہیں

وہ بہت سی ہیں **اوّل** یہ ہے کہ آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ایک جماعت کو دیکھا اور متعدد طریقوں سے بسند صحیح ثابت ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا اور جس نے ان کے دیکھنے والے کو دیکھا۔

دوم:۔ آپ خیر القرون علی الاطلاق قرن نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیدا ہوئے جس کے بارے میں متعدد طریقوں سے بسند صحیح ثابت ہے

www.maktabah.org

کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم اور مسلم شریف کی روایت میں ہے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس زمانہ میں ہیں جس میں میں ہوں اس کے بعد دوسرے پھر تیسرے

سوئم :۔ آپ نے تابعین کے زمانے میں اجتہاد و فتویٰ دینا شروع کیا بلکہ جب امام اعمش حج کو جانے لگے باوجود جلالت شان آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے لئے مناسک حج تحریر فرمادیں اور یہ فرمایا کرتے۔ مناسک امام ابو حنیفہ سے حاصل کرو میرے علم میں فرض و نفل کا ان سے زیادہ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے غور کرکے دیکھئے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کمال علمی کی شہادت اعمش علیہ الرحمہ جیسے محدث دے رہے ہیں

چہارم :۔ آپ کے اکابر شیوخ مثل عمرو بن دینار وغیرہ نے آپ سے روایت کی کہ امام صاحب خلیفہ منصور کے پاس تشریف لے گئے عیسیٰ بن موسیٰ نے خلیفہ سے کہا اے امیر المومنین! روئے زمین کے علماء سے آج یہ اعلم ہیں خلیفہ نے پوچھا آپ نے کن سے علم حاصل کیا فرمایا تلامذۂ عمر و شاگردان علی و مستفیدان ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے اس نے کہا واہ واہ آپ نے اپنے نفس کے لئے خوب مضبوط کام کیا۔

پنجم :۔ جس قدر آپ کے شاگرد ہوئے آپ کے بعد کسی کے نہ ہوتے ایک شخص نے وکیع کے پاس جاکر کہا کہ امام ابو حنیفہ نے غلطی کی وکیع نے اس کو بہت زور سے ڈانٹا اور فرمایا بدکوئی ایسی

www.maktabah.org

بات کہتا ہے وہ چوپایہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ گمراہ ہے وہ کیسے خطا کر سکتے ہیں جس کے پاس ابو یوسف و محمد ایسے فقیہ اور فلاں فلاں ایسے محدث فلاں فلاں ایسے لغوی ادیب نفیسل و داؤد طائی ایسے زاہد و پرہیز گار ہیں جس کے شاگرد ایسے ایسے لوگ ہوں وہ شخص خطا نہیں کر سکتا اس لئے کہ اگر بالفرض ان سے کسی بات میں غلطی ہوتی تو یہ لوگ حق کی طرف پلٹا دیتے۔

ششم :۔ انہوں نے سب سے پہلے علم فقہ مدوّن کیا اور ابواب و کتب پر ترتیب دی جس طرح آج تک ہے امام مالک نے اپنی مؤطا میں اسی کا اتباع کیا ہے ان کے قبل لوگ اپنی یاد پر بھروسہ کرتے تھے سب سے پہلے کتاب الفرائض کتاب الشروط انہوں نے وضع کی

ہفتم :۔ آپ کا مذہب ان ملکوں تک پہنچا جہاں اس مذہب کے سوا کوئی دوسرا مذہب نہیں جیسے ہند۔سندہ روم ماوراءالنہر

ہشتم :۔ آپ اپنے ہاتھ کی کمائی کا مال اپنی جان کے علاوہ علماء وغیرہ پر صرف فرمایا کرتے تھے اور کسی کا صلہ و انعام قبول نہیں فرماتے تھے اور آپ کی کثرت عبادت اور زہد اور بہت سے حج اور عمرہ وغیرہا کا کرنا جو تواتر سے ثابت ہیں ان سب فضل و کمال کے علاوہ ہے۔

نہم :۔ آپ نے قید میں مظلومانہ زندگی کے آخری دن پورے کئے اور مسموم ہو کر دنیا کو خیر باد کہا۔ کمایاتی۔

www.maktabah.org

تیرہویں فصل ائمہ نے آپ کی جو تعریفیں کی ہیں ان کے بیان میں

خطیب نے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ کسی نے امام مالک علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ آپ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا ہے فرمایا ہاں ان کو میں نے ایسا پایا کہ اگر تم سے اس ستون کو سونے کا فرماتے تو اس کو دلیل سے ثابت فرما دیتے۔

دوسری روایت میں ہے کہ کسی نے امام مالک سے ایک جماعت کے متعلق سوال کیا آپ نے اس کو جواب دیا اور ان لوگوں کے متعلق اپنے خیالات ظاہر فرمائے اس شخص نے کہا کہ امام ابوحنیفہ کو کیسا خیال کرتے ہیں فرمایا سبحان اللہ ان جیسا شخص میں نے کوئی نہ پایا بخدا اگر وہ اس ستون کو سونے کا کہتے تو عقلی دلیل سے اپنی بات کو صحیح فرما دیتے ابن مبارک نے کہا امام ابوحنیفہ امام مالک کے پاس تشریف لے گئے تو ان کی بہت قدر کی اور آپ کے تشریف لے آنے کے بعد فرمایا تم لوگ جانتے ہو یہ کون ہیں۔ حاضرین نے کہا نہیں فرمایا یہ ابوحنیفہ نعمان ہیں اگر اس ستون کو سونے کا فرماتے تو ان کے کہنے کے مطابق سونے کا ثابت ہوتا ان کی طبیعت کے موافق فقہ ہے۔ فقہ میں ان پر کوئی مشقت نہیں۔ اس کے بعد ثوری آئے تو امام ابوحنیفہ سے کم رتبہ پر اُن کو بٹھایا جب واپس ہوئے تو ان کے فقہ اور ورع کا تذکرہ کیا او

www.maktabah.org

امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص چاہے کہ فقہ میں کمال حاصل کرے وہ ابوحنیفہ کا عیال بنے۔ امام ابوحنیفہ ان لوگوں سے ہیں کہ فقہ ان کے موافق کر دیا گیا ہے یہ روایت حرملہ کی ہے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ربیع نے امام شافعی سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا لوگ فقہ میں اولاد ابوحنیفہ ہیں میں کسی کو ان سے زیادہ فقیہہ نہیں جانتا ہوں میں کسی شخص سے نہیں ملا جو اُن سے زیادہ فقیہہ ہو اُن سے یہ بھی روایت ہے کہ جس شخص نے آپ کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا نہ وہ فقیہہ ہوا نہ اُسے علم میں تجربہ حاصل ہوا ابن عیینہ نے کہا کہ میری آنکھوں نے اُن جیسا نہیں دیکھا اُن سے یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص علم مغازی چاہے تو مدینہ جائے۔ مناسک کیلئے مکہ جائے فقہ کا قصد ہو تو کوفہ جائے اور تلامذۂ امام ابوحنیفہ کی صحبت میں رہے۔ ابن مبارک علیہ الرحمۃ نے کہا کہ آپ افقہ الناس تھے میں نے کسی کو امام ابوحنیفہ سے زیادہ فقیہہ نہ پایا وہ ایک نشانی تھے۔ کسی نے کہا خیر میں یا شر میں۔ کہا چُپ رہ اے شخص شر میں غایت اور خیر میں آیت بولا جاتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں اگر رائے کی ضرورت ہو تو امام مالک سفیان ابوحنیفہ کی رائیں ہیں اور یہ سب فقیہہ سب میں اچھے تیز طبع باریک بین فقہ میں سب سے زیادہ غوطہ زن ہیں۔

انہیں سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں کو حدیث لکھوا رہے تھے کہ فرمایا حدثنی النعمان بن ثابت۔ کسی نے کہا کون نعمان فرمایا ابوحنیفہ

www.maktabah.org

علم کے مغز ہیں تو بعض لوگ لکھنے سے رُک گئے تھوڑی دیر ابن مبارک خاموش رہے پھر فرمایا اے لوگو! تم ائمہ کے ساتھ کس قدر بے ادب اور ان سے کس قدر جاہل ہو تم کو علم و علماء سے واقفیت نہیں کوئی شخص امام ابوحنیفہ سے بڑھکر قابل اتباع نہیں وہ امام متقی پرہیزگار عالم فقیہہ تھے علم کو ایسا کھولتے تھے کہ کسی نے اپنے فہم و ذکاء سے ایسا واضح بیان نہ کیا پھر قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک ان لوگوں سے حدیث نہ بیان کریں گے۔ کسی شخص نے سفیان ثوری سے کہا کہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سے آرہا ہوں فرمایا قسم ہے کہ تم روئے زمین میں سب سے زیادہ فقیہہ کے پاس سے آرہے ہو پھر فرمایا کہ جو شخص امام ابوحنیفہ کا خلاف کرے اس کو چاہیئے کہ امام صاحب سے بلند مرتبہ بالا قدر ہو اور ایسا ہونا دشوار ہے جب یہ دونوں حج کو گئے تو امام ابوحنیفہ کو آگے رکھتے اور خود برابر پیچھے چلتے تھے۔ اور جب کوئی شخص دونوں سے کچھ پوچھتا تو یہ جواب نہ دیتے بلکہ امام صاحب ہی جواب دیتے۔

سفیان ثوری کے سرہانے میں کتاب الرہن امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رکھی ہوئی تھی کسی نے کہا کیا آپ ان کی کتاب دیکھتے ہیں فرمایا یہ میرے دل میں ہے کہ کاش میرے پاس ان کی سب کتابیں ہوتیں جنہیں میں دیکھا کرتا تو علم کی شرح میں کوئی بات رہ نہیں جاتی۔ لیکن تم انصاف نہیں کرتے۔ امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مجھ سے زیادہ امام صاحب کے متبع سفیان ثوری ہیں۔ سفیان ثوری نے

www.maktabah.org

ایک دن ابن مبارک سے امام صاحب کی تعریف بیان کی۔ فرمایا کہ وہ
ایسے علم پر سوار ہوتے ہیں کہ جو برچھی کی انی سے زیادہ تیز ہے خدا کی قسم
وہ غائیت درجہ کے لینے والے محارم سے بہت رکنے والے اپنے شہر والوں
کا بہت اتباع کرتے والے ہیں سوائے صحیح حدیث کے دوسری قسم کی
حدیث لینا حلال نہیں جانتے۔ حدیث کی ناسخ و منسوخ کو خوب پہچانتے
تھے احادیث ثقات کو طلب کرتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے فعل کو لیتے اتباع حق میں جس امر پر علماء کوفہ کو متفق پاتے اس
کو قبول فرماتے اور دین بناتے تھے ایک قوم نے آپکی تشنیع کی تو ان
سے ہم سکوت کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی
مغفرت چاہتے ہیں۔ امام اوزاعی نے ابن مُبارک سے پوچھا یہ کون
مبتدع ہے جو کوفہ میں ظاہر ہوا ہے جس کی کنیت ابو حنیفہ ہے تو
ابن مبارک نے امام صاحب کے مشکل مسئلوں سے چند مسئلے دکھلائے
امام اوزاعی نے ان مسئلوں کو نعمان بن ثابت کی طرف منسوب دیکھا۔
بولے یہ کون شخص ہیں۔ کہا ایک شیخ ہیں جن سے میں عراق میں ملا ہوں
بولے یہ بہت تیز طبع مشائخ ہیں جاؤ اور ان سے بہت سا کچھ لو انہوں
نے کہا یہی ابو حنیفہ ہیں جن سے آپ نے منع فرمایا تھا۔ پھر جب امام
اوزاعی مکہ معظمہ میں امام صاحب سے ملے تو انہیں مسئلوں میں گفتگو
کی تو جس قدر ابن مُبارک نے امام صاحب سے لکھا تھا اس سے بہت
زیادہ واضح کرکے بیان فرمایا۔ جب دونوں جُدا ہوئے تو امام اوزاعی
نے ابن مبارک سے فرمایا۔ کہ میں امام صاحب کے کثرت علم و کمال

www.maktabah.org

عقل پر غبطہ کرتا ہوں اور میں استغفار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے۔ میں کھلی غلطی پر تھا میں ان کو الزام دیتا تھا حالانکہ وہ بالکل اس کے برخلاف ہیں۔ ابن جریج سے کسی نے آپ کے علم شدت ورع دین اور علم کی حفاظت کا تذکرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ شخص علم میں بڑے رتبہ کا ہوگا۔ اُن کے سامنے امام صاحب کا ایک دن ذکر ہوا فرمایا چپ رہو وہ ضرور بڑے فقیہ ہیں وہ ضرور بڑے فقیہ ہیں وہ ضرور بڑے فقیہ ہیں۔ امام احمد بن کہتے ہیں کہ امام صاحب اہل ورع و زہد و ایثار آخرت میں ایسے رتبہ کے ہیں جن کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ منصورؒ نے قاضی بنانا چاہا جس سے آپ نے انکار کیا فرمایا اس پر اس نے کوڑوں سے مارا جب بھی آپ نے قبول نہ کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ یزید بن ہارون سے کسی نے آپ کی کتابوں کے دیکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرو میں نے کوئی فقیہ ایسا نہیں دیکھا جو ان کی کتاب دیکھنا ناپسند خیال کرتا ہو۔ سفیان ثوری نے ان کی کتاب الرہن حاصل کرنے میں بہت تدبیر کی یہاں تک کہ نقل کر لیا۔ کسی نے ان سے کہا کیا امام مالک کی رائے آپ کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سے زیادہ پسند ہے فرمایا کہ موطا امام مالک کو لکھ لو کہ وہ رجال کی تنقید کرتے ہیں اور فقہ یہ امام ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں کا حق ہے گویا وہ لوگ اسی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں خطیب نے بعض ائمہ زہد سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ امام ابو حنیفہ کے لئے نمازوں میں دعا کرو

www.maktabah.org

اس لئے کہ انہوں نے حدیث و فقہ کو محفوظ رکھا۔ لوگ اپنے حسد و جہالت سے ان کے حق میں کیا کچھ نہیں بکتے مگر وہ میرے نزدیک بہت اچھے ہیں جس شخص کو منظور ہو کہ گمراہی اور جہالت کی ذلت سے نکلے اور فقہ کی حلاوت پاوے تو اس کو چاہیئے کہ امام ابوحنیفہ کی کتابوں کو دیکھے مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اعلم اہل زمانہ تھے یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ میں نے کسی کی رائے امام ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر نہ پائی اس لئے فتووں میں انہیں کا قول لیتے تھے نضر بن شمیل کہتے ہیں کہ لوگ فقہ سے بے خبر اور سوئے تھے امام ابوحنیفہ نے فقہ کا بیان واضح اور خلاصہ کرنے سے ان کو جگایا۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں کہ جو شخص امام ابوحنیفہ کو اپنے اور خدا کے درمیان میں واسطہ بنائے میں اُمید کرتا ہوں کہ اسے کچھ خوف نہیں اور اس نے احتیاط میں کمی نہ کی۔ کسی نے کہا آپ نے اور لوگوں کی رائے چھوڑ کر کیوں امام ابوحنیفہ کی رائے اختیار کی فرمایا اس کے صحیح ہونے کے سبب سے اس سے صحیح اور بہتر بات لاؤ میں اس سے پھر جاتا ہوں۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے مسعر بن کدام کو حلقہ مستفیدان امام ابوحنیفہ میں دیکھا کہ آپ سے سوال کرتے اور استفادہ فرماتے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں نے کسی کو امام ابوحنیفہ سے بڑھکر فقیہہ نہ پایا۔ عیسیٰ بن یونس نے کہا جو شخص ابوحنیفہ کی شان میں بے ادبی کرتا ہو۔ تم ہرگز اس کی تصدیق نہ کرنا۔ خدا کی قسم میں نے کسی کو ان سے افضل وافقہ نہ پایا۔ معمر نے کہا میں نے کسی شخص کو ایسا نہ پایا جو فقہ میں

www.maktabah.org

اچھی طرح کلام کرے اور ایک مسئلہ کو دوسرے پر قیاس کر سکے اچھی طرح امام ابوحنیفہ سے حدیث کی شرح کرے نہ دین میں کوئی بات شک کے ساتھ داخل کرنے سے ڈرنے والا امام ابوحنیفہ سے زیادہ کسی کو نہ پایا۔

فضیلؒ نے کہا امام ابوحنیفہ فقیہ معروف بالفقہ مشہور بالورع واسع المال اپنے پاس رہنے والوں پر احسان کرنے میں مشہور تھے دن رات علم پڑھانے پر بڑے صبر کرنے والے تھے کم سخن تھے حلال اور حرام کے کسی مسئلہ کو نہیں پھیرتے تھے۔ مگر حق پر حکومت کرنے سے متنفر تھے۔

امام ابویوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں امام صاحب کے لئے اپنے والدین سے قبل دُعا کرتا ہوں اور میں نے امام صاحب کو فرماتے سنا کہ میں حضرت حماد کے لئے اپنے والدین کے ساتھ ساتھ دُعا کرتا ہوں امام ابوحنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے فقہ سکھا۔ اخلاق قرآن کی وجہ سے زینت دی۔ امام صاحب اگلے علماء کے قائم مقام تھے اور رہتے زمین پر اپنا نظیر و مثیل نہ چھوڑا۔

امام اعمش سے ایک سوال ہوا فرمایا اس کا جواب اچھی طرح امام ابوحنیفہ دے سکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے علم میں برکت دی ہے۔

یحییٰ بن آدم نے کہا جو لوگ کہ خلاف شان امام اعظم بولتے ہیں اُن کے حق میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ امام صاحب جو مسئلے بیان

www.maktabah.org

فرماتے ہیں ان میں سے بعضے وہ سمجھتے ہیں اور بعض ان کی عقل سے
درا رہیں اس لئے ان سے حسد رکھتے ہیں۔

وکیع نے کہا میں نے کسی کو امام صاحب سے بڑھکر فقیہ اور اچھی
طرح نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھا۔

علامہ حافظ یحیٰی بن معین نے فرمایا کہ چار شخص فقیہ ہیں۔ امام ابوحنیفہ
سفیان مالک اوزاعی میرے نزدیک قرأت حمزہ کی قرأت ہے اور فقہ
امام ابوحنیفہ کی فقہ ہے اور لوگوں کا بھی یہی خیال ہے کسی نے آپ سے
پوچھا کہ سفیان نے ان سے حدیث روایت کی فرمایا ہاں وہ ثقہ تھے
فقہ اور حدیث میں صدوق تھے اللہ تعالیٰ کے دین پر مامون تھے ابن
مبارک نے کہا کہ میں نے حسن بن عمارہ کو امام صاحب کی رکاب پکڑے
یہ کہتے دیکھا بخدا میں نے کسی کو فقہ میں کلام کرتے ہوئے آپ سے
زیادہ صابر و صاحب بلاغت اور حاضر جواب نہ پایا بے شبہ اپنے وقت
میں فقہ میں کلام کرنے والوں کے آپ سردار ہیں جو لوگ آپ کے خلاف
شان بولتے ہیں وہ صرف حسد سے کہتے ہیں شعبہ کہتے ہیں کہ بخدا امام
ابوحنیفہ حسن الفہم جید الحفظ تھے یہاں تک کہ آپ پر لوگوں نے اس
بات کی تشنیع کی جسکے آپ زیادہ جاننے والے تھے لوگوں سے خدا کی قسم
جلد پائیں گے اللہ کے نزدیک اور امام شعبہ کثرت سے دعائے رحم کیا
کرتے تھے امام صاحب کے حق میں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کسی نے یحییٰ بن معین
سے امام صاحب کے متعلق دریافت کیا فرمایا وہ ثقہ ہیں کسی نے ان کو

www.maktabah.org

ضعیف نہ کہا۔ یہ امام شعبہ ہیں۔ ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حدیث بیان کریں اور حکم کریں ان کو ابو ایوب سختیانی نے ان کی تعریف کی کہ وہ صالح ہیں فقیہ ہیں۔ کسی نے ابن عون کے نزدیک امام صاحب کی برائی بیان کی کہ وہ ایک بات کہتے پھر دوسرے دن اس سے رجوع کر لیتے ہیں فرمایا اگر وہ پرہیزگار نہ ہوتے تو اپنی غلطی کی مدد کرتے اور اس کی حمایت فرماتے اور اس پر سے اعتراض دفع فرماتے حامد بن یزید کہتے ہیں کہ ہم لوگ عمرو بن دینار کے پاس جاتے تو جب امام ابوحنیفہ تشریف لاتے تو وہ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے کہ امام ابوحنیفہ سے دریافت کریں تو ہم ان سے پوچھتے۔ امام صاحب ہم سے حدیث بیان فرماتے۔ حافظ عبدالعزیز ابن ابی رواد فرماتے ہیں جو شخص امام ابوحنیفہ کو دوست رکھے وہ سُنّی ہے اور جو اُن سے عداوت رکھے وہ بدمذہب ہے۔

دوسری روایت میں ہے ہمارے اور لوگوں کے درمیان امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرق کرنے والے ہیں جو شخص ان سے محبت اور دوستی رکھے تو ہم اس کو سُنّی جانتے ہیں اور جو ان سے عداوت رکھے وہ بدمذہب ہے

ایک اور روایت میں ہے ہمارے اور لوگوں کے درمیان امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرق کرنے والے ہیں جو شخص ان سے محبت اور دوستی رکھے تو ہم اس کو سنی جانتے ہیں اور جو اُن سے عداوت رکھے ہم یقین کرتے ہیں کہ وہ بدمذہب ہے۔

www.maktabah.org

خارجہ بن مصعب فرماتے ہیں فقہاء میں امام ابوحنیفہ چکی کے قطب کی مانند ہیں یا مثل اس نقاد کے ہیں جو سونا پرکھتا ہو۔

حافظ محمد بن میمون فرماتے ہیں امام صاحب کے زمانہ میں ان سے بڑھکر نہ کوئی عالم تھا نہ کوئی پرہیزگار نہ زاہد نہ عارف نہ فقیہہ واللہ مجھے لاکھ اشرفیاں اس قدر نہیں بھاتیں جس قدر میں ان سے حدیث سنکر خوش ہوتا ہوں۔

ابراہیم بن معاویہ ضریر فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کی محبت تمتہ دین وسنت ہے وہ عدل کی تعریف کرتے تھے اور موافق عدل بات فرماتے تھے انہوں نے لوگوں کے لئے علم کا راستہ کھول دیا اور اس کی مشکلات کو حل کر دیا۔

اسد بن حکیم کہتے ہیں سوائے جاہل کے کوئی شخص امام ابوحنیفہ کی بدگوئی نہیں کرتا ابوسلیمان نے کہا کہ امام ابوحنیفہ عجب العجاب تھے۔ ان کے کلام سے وہی شخص نفرت کرے گا جو شخص اس کے سمجھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

ابو عاصم فرماتے ہیں بخدا وہ میرے نزدیک ابن جریج سے فقیہہ تر ہیں میری آنکھوں نے فقہ پر امام صاحب سے زیادہ حلاوت رکھنے والا کسی شخص کو نہ دیکھا۔

داؤد طائی کے نزدیک امام صاحب کا تذکرہ ہوا۔ فرمایا آپ ایک ستارہ ہیں جس سے شب کو راہ چلنے والا ہدایت پاتا ہے اور علم میں

www.maktabah.org

جسے مسلمانوں کے دل قبول کرتے ہیں۔

قاضی شریک فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اکثر خاموش رہتے اکثر سوچا کرتے فقہ میں آپ کی نگاہ بہت باریک تھی مسائل لطیفہ استخراج فرماتے علم وبحث میں بھی پاکیزہ تھے اگر طالب علم فقیر ہوتا تو اس کو مالدار کر دیتے جو شخص آپ سے سیکھتا فرماتے تو غنا اکبر کی طرف پہنچا اس لئے کہ حلال وحرام کو جان لیا۔ خلف ابن ایوب کہتے ہیں کہ علوم اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچے ان سے صحابہ کو ان سے تابعین کو بعد ازاں امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں کو اب جو چاہے خوش ہو اور جسے ناپسند ہو وہ ناخوش ہو بعض ائمہ سے سوال ہوا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ خاصکر امام ابوحنیفہ ہی کی تعریف کرتے ہیں اور کسی کی نہیں۔ فرمایا اس لئے کہ اوروں کا رتبہ ان جیسا نہیں جس قدر ان کے علم سے لوگوں کو نفع پہنچا کسی کے علم سے نہ ہوا اس لئے میں انہیں کا ذکر کرتا ہوں تاکہ لوگ ان سے محبت کریں اور ان کے لئے دعا کریں

یہ چند اقوال علماء کے مذکور ہوئے اس کے علاوہ اور جس قدر تعریفیں اور آئمہ سے منقول ہوئی ہیں وہ بہت ہیں اور اس قدر بھی منصف حق پرست کے لئے کافی ہے اسی لئے حافظ ابوعمر یوسف ابن عبدالبر نے مخالفین کا کلام نقل کر کے فرمایا کہ امام صاحب کے طاعنین کی طرف فقہائے کرام اصلاً خیال نہیں فرماتے اور نہ ان کی کسی تو ہین کی بات میں تصدیق کرتے ہیں۔

www.maktabah.org

چودھویں فصل عبادت میں آپؒ کی کوشش کے بیان میں۔

علامہ ذہبی نے فرمایا کہ رات کو نمازِ تہجد کے لئے کھڑا ہونا اور عبادت کرنا آپ سے بتواتر ثابت ہے اسی وجہ سے لوگوں نے آپ کا نام وتد رکھا تھا بلکہ تیس سال تک رات بھر عبادت کرتے اور ایک ایک رکعت میں ایک ختم قرآن شریف کرتے۔ آپ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی تورات بھر آپ قرآن شریف پڑھا کرتے آپ رات کو خوفِ الٰہی سے اس قدر روتے کہ آپ کے ہمسائے آپ پر رحم کرتے اور جس جگہ آپ نے وفات فرمائی سات ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم فرمایا تھا۔

عبداللہ بن مبارک کے سامنے کسی نے آپ کی غیبت کی فرمایا تجھ پر افسوس ہے تو ایسے شخص کی غیبت کرتا ہے جس نے پینتالیس[۴۵] سال تک ایک وضو سے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور ایک رکعت میں قرآن ختم فرماتے تھے اور جو کچھ مجھے فقہ کا علم ہے وہ سب میں نے اُن سے حاصل کیا۔

ابو مطیع نے فرمایا کہ میں شب میں جس جس وقت گیا امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوریؒ کو طواف میں پایا۔

حسن ابن عمارہ نے جب آپ کو غسل دیا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ

www.maktabah.org

پر رحم فرمائے اور آپ کو بخش دے۔ تیس[۳۰] سال سے آپ نے افطار نہ کیا اور آپ نے بعد والوں کو تھکایا اور قاریوں کو رسوا کیا آپ کی شب بیداری کا یہ سبب تھا کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ دوسرے سے کہہ رہا ہے یہ امام ابوحنیفہ ہیں جو رات کو نہیں سوتے آپ نے امام ابویوسف سے فرمایا سبحان اللہ کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس ذکر کو پھیلا دیا کیا بُرا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ان کا الٹا جانے خدا کی قسم ایسا نہ ہوگا کہ لوگ وہ بات بیان کریں جس کو میں نہیں کرتا ہوں اس دن سے رات بھر نماز پڑھتے گریہ وزاری کرتے دعا کرتے۔

امام ابی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر رات دن میں ایک ختم قرآن کرتے اور رمضان شریف سے یوم عید تک باسٹھ[۶۲] ختم فرماتے آپ بہت بڑے سخی تھے۔ علم سکھانے پر بڑے صابر تھے جو کچھ آپ کو کہا جاتا اس پر آپ تحمل فرماتے غصہ سے دُور رہتے۔ میں نے ان کو دیکھا کہ بیس[۲۰] برس تک اوّل شب میں وضو کیا۔ اسی وضو سے فجر کی نماز پڑھی اور جو شخص ہم سے قبل آپ کی خدمت میں رہا اس نے کہا کہ چالیس[۴۰] سال سے یہی حال ہے مسعر نے فرمایا کہ میں نے ان کو دیکھا کہ فجر کی نماز پڑھکر لوگوں کو علم سکھانے کے لئے بیٹھے حتیٰ کہ ظہر کی نماز پڑھی پھر عصر تک بیٹھے پھر بعد عصر قریب مغرب تک بیٹھے پھر بعد مغرب سے عشاء تک بیٹھے میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ عبادت کس وقت کرتے ہیں میں ضرور اس کو دیکھوں گا پس جب لوگ چلنے پھرنے سے ٹھہرے اور سو گئے تو دلہن کی طرح پاک صاف

www.maktabah.org

ہو کر مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور عبادت میں فجر تک مشغول رہے پھر داخل ہوئے اور اپنا کپڑا پہنا اور فجر کی نماز کو تشریف لے گئے۔ اور حسب معمول روز سابق کام میں مشغول ہوئے یہاں تک کہ جب عشا کی نماز پڑھی تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ شخص دو راتیں تو نہایت نشاط سے عبادت کرتا رہا آج کی رات پھر دیکھیں گے تو میں نے وہی مشغلہ ان کا دیکھا۔ تب میں نے عزم کر لیا کہ مرتے دم تک ان کا ساتھ نہ چھوڑوں گا تو میں نے ان کو برابر دن میں صائم اور شب میں قائم دیکھا اور وہ قبل ظہر ذرا سا اونگھ جاتے تھے اور امام مسعر نے بحالت سجدہ امام ابو حنیفہ کی مسجد میں وفات پائی۔ اور شریک نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ایک سال رہا تو میں نے کبھی نہ دیکھا کہ آپ نے اپنا پہلو بچھونے پہ رکھا ہو اور خارجہ سے مروی ہے کہ چار شخصوں نے اندرون کعبہ ایک رکعت میں قرآن ختم کیا از آنجملہ امام ابو حنیفہ ہیں۔

فضیل بن دکین نے کہا میں نے تابعین وغیرہ کی ایک جماعت کو دیکھا تو ان میں سے کسی کو امام ابو حنیفہ سے اچھی طرح نماز پڑھتے نہ دیکھا۔ قبل نماز شروع کرنے کے روتے اور دعا کرتے تھے تو کہنے والا کہتا بخدا وہ خدا سے ڈر رہے ہیں اور میں ان کو جب دیکھتا تو کثرت عبادت سے مثل مشک کہنہ کے دیکھتا اور ایک شب نماز میں برابر آیۂ کریمہ بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر کو بار بار دھراتے رہے اور ایک رات قرآت شروع کی تو جب آیۂ کریمہ

مَنَّ اللہ علینا ووقانا عذاب السموم ط پر پہنچے تو اس کو فجر کی اذان تک بار بار پڑھتے رہے۔

آپ کی ام ولد نے کہا میں جب سے آپ کو جانتی ہوں کبھی شب میں بچھونے کا تکیہ نہ بنایا گرمی کے زمانہ میں ظہر و عصر کے درمیان اور جاڑے میں اوّل شب ذرا دیر کو سو رہتے ابن ابی رواد نے کہا کہ میں نے طواف اور نماز اور فتوے دینے میں مکہ بھر میں کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ صابر نہ پایا گویا وہ چوبیس گھنٹے آخرت کی طلب اور اس کی نجات کی فکر میں مشغول رہتے تھے اور میں نے ان کو دس رات دیکھا تو کبھی رات کو سوتا ہوا نہ پایا اور نہ دن کو کبھی نماز و طواف و تعلیم سے خالی رہے۔

بعض اہل مناقب نے ذکر کیا کہ جب آپ نے حجۃ الوداع کیا تو خدام کعبہ معظمہ کو اپنا آدھا مال دے دیا کہ اندرون کعبہ نماز پڑھنے کی اجازت دیں تو آپ نے وہاں نصف قرآن ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر پڑھا پھر دوسرا نصف دوسرے پاؤں پر اور عرض کی اے میرے رب میں نے تجھے پہچانا حق پہچاننے کا اور تیری عبادت نہ کی جو حق عبادت کا تھا تو بوجہ میرے کمال معرفت کے میری عبادت کا نقصان مجھے بخش دے۔ گوشہ بیت اللہ سے آواز آئی تو نے پہچانا اور اچھی طرح پہچانا اور خالص خدمت کی میں نے تجھے بخش دیا اور ہر ایک اس شخص کو جو تیرے مذہب پر قیامت تک ہو گا۔ (تنبیہ) آپ سے

www.maktabah.org

جو منقول ہوا کہ عرفناک حق معرفتک اگر یہ صحیح ہو تو کچھ منافی اس کے نہیں جو آپ کے سوا اور اولیائے سے مروی ہے۔ سبحانک ماعرفناک حق معرفتک اس لیئے کہ امام صاحب کی مراد وہ معرفت ہے جو ان کی شان کے لائق ہے اور جہاں تک ان کے علم کی رسائی ہے تو یہ مجازی ہے اور ان کے غیروں کی مراد یہ ہے کہ حقیقت معرفت جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے اور ناممکن ہے کہ کوئی وہاں تک پہنچ سکے اور یہ حقیقت ہے یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ تمام رسولوں کے سردار اگلوں پچھلوں کے پیشوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علیٰ نفسک یعنی میں تیری ثنا وصفت نہیں کر سکتا ہوں جس طرح تو نے آپ اپنی تعریف فرمائی اور شفاعت عظمیٰ والی حدیث فصل قضا میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوال کی وقت ایسی تعریفیں الہام کیئے جائیں گے جو پہلے سے الہام نہ ہوئے تھے تو یہ معارف متجددہ ہیں وھکذا الی الانھایۃ لہ اور نماز میں ایک پاؤں پر کھڑا ہونا ان کے سوا اور ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے اس لئے کہ اس سے نہی میں صحیح حدیث وارد ہے تو اس کا کرنا مکروہ ہوگا مگر اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے بطور مجاہدۂ نفس ایسا کیا اور بعید نہیں کہ مجاہدۂ نفس کی غرض اس قسم کے امور میں جن میں خشوع میں خلل نہ آئے کراہت کو مانع ہو اور ایک رکعت میں تمام قرآن شریف ختم کرنا اس حدیث کے خلاف نہیں جو وارد ہوئی کہ جس شخص نے تین دن سے کم

www.maktabah.org

میں ختم کیا اس نے سمجھا نہیں اس لئے کہ یہ اس شخص کے بارے میں ہے جس کے لئے حفظ و آسانی اور وسعت زمانہ میں نہ ہو اور جب خرق عادت ہو تو کوئی حرج نہیں چنانچہ بہتیرے[1] صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ وہ لوگ ایک رکعت میں قرآن شریف ختم فرماتے بلکہ بعضوں نے مغرب اور عشاء کے درمیان میں چار ختم کئے اور یہ کرامت کی بات ہے اس میں کچھ اعتراض نہیں۔

پندرہویں فصل امام صاحب کے خوف

و مراقبۂ الٰہی کے بیان میں

اسد بن عمرو نے کہا امام صاحب کا رونا شب میں سنا جاتا تھا یہاں تک کہ آپ کے پڑوسی آپ پر رحم کرتے وکیع نے کہا وہ بڑے امانتدار تھے اور اللہ تعالیٰ ان کے دل میں بہت بڑا اور بزرگ تھا اور رضا الٰہی کو وہ تمام چیزوں پر ترجیح دیتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان پر تلواریں پڑتیں اس کو بھی سہار لیتے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان سے

---

[1] بلکہ اس سے بھی عجیب تر۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں مروی ہے کہ آپ اپنا بایاں قدم رکاب میں رکھتے اور قرآن شریف پڑھنا شروع فرماتے تو داہنا قدم رکاب تک پہنچنے بھی نہ پاتا کہ آپ پورا قرآن ختم فرما لیتے۔ ذکرہ القاری فی المرقات دوسری روایت میں ہے کہ ملتزم سے باب کعبہ تک پہنچنے میں پورا قرآن شریف ختم فرماتے ذکرہ المحقق فی اشعۃ اللمعات۔ علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں ذکر کیا کہ میں نے ابو الطاہر کو ۸۶۷ھ میں دیکھا اور ان سے سنا کہ وہ رات دن میں دس ختم سے زیادہ

راضی ہو جس طرح ابرار سے راضی ہے کہ یہ بھی ابرار ہی سے تھے یحییٰ بن قطان نے کہا جب میں ان کو دیکھتا سمجھتا کہ یہ متقی ہیں اور ایک شب رات بھر اس آیت کو پڑھتے اور دہراتے اور روتے اور گڑگڑاتے رہے بل الساعۃ موعدھم والساعۃ ادھی وامر اور ایک رات الھکم التکاثر تک پہنچے اور صبح تک برابر اسی کو دہراتے رہے یزید بن لیث نے کہا جو اخیار میں سے تھے امام نے عشاء کی نماز میں سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ مقتدی تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ امام صاحب متفکر بیٹھ کر ٹھنڈی سانس لے رہے ہیں۔ میں وہاں سے اُٹھ گیا تاکہ آپ کا دِل مشغول نہ ہو اور قندیل کو روشن ہی چھوڑ دیا۔ اور اس میں تھوڑا سا تیل تھا۔ پھر طلوع فجر کے بعد میں نے دیکھا قندیل روشن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۶۔ پڑھتے بلکہ شیخ الاسلام برہان بن ابی شریف نے کہا کہ وہ رات دن میں پندرہ ختم پڑھتے بلکہ شیخ موسیٰ سدرانی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ رات دن میں ستر ہزار ختم کرتے ذکرہ فی نفحات الانس بلکہ حضرت علی مرصفی رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک رات دن میں تین لاکھ ساٹھ ہزار ختم قرآن کئے ذکرہ فی میزان الشریعۃ الکبریٰ۔ علامہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہٗ نے بھی اس روایت کو حدیقہ ندیہ میں تحریر فرمایا ہے پھر لکھا ولایستبعد ہذا علیٰ اولیاء اللہ تعالیٰ الذین غلبت روحانیتھم علیٰ جسمانیتھم والروح من امر اللہ وامر اللہ کلمح بالبصر کما اخبر تعالیٰ وعرض کلمات القران کلھا مع مانیھا فی لسان الولی کلمح بالبصر ماھو ببعید واللہ علیٰ کل شئ قدیر۔ اھ افاد کل ذالک حضرت شیخ مجدد التاتہ الحاضرہ متع اللہ المسلمین بطول بقاءھم آمین۔

۱۲ منہ غفرلہ

www.maktabah.org

ہے اور امام صاحب اپنی ریش مُبارک پکڑے کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں
اے وہ ذات کہ بمقدار ذرۂ خیر کے جزائے خیر دے گا اور بمقدار ذرۂ شر
کے جزائے شر دیگا۔ نعمان کو تو اپنے پاس آگ سے بچالے کہ آگ کے قریب
بھی نہ جائے اور اس کو اپنی وسیع رحمت میں داخل کرلے جب اندر گیا
تو امام صاحب نے پوچھا کہ کیا قندیل لینا چاہتے ہو۔ میں نے کہا میں صبح
کی اذان بھی دے چکا۔ فرمایا جو کچھ تم نے دیکھا اس کو چھپانا کسی پر ظاہر نہ
کرنا۔ پھر دو رکعت سُنّت فجر پڑھکر بیٹھے یہاں تک کہ نماز فجر کی تکبیر ہوئی
اور آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ فجر کی نماز اوّل شب کے وضو سے پڑھی
ابوالاحوص نے کہا کہ اگر کوئی شخص امام صاحب کو یہ کہتا کہ آپ تین دن
میں انتقال فرمائیں گے تو جو کچھ آپ کا معمول تھا اس میں کچھ زیادہ[1]
نہ فرماتے کسی نے عیسیٰ بن یونس سے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر
جو کیا تو انہوں نے امام صاحب کیلئے دُعا کی اور کہا کہ امام صاحب کی غایت
کوشش یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کریں اور اس کے حرمات کی
تعظیم کریں اور فرمایا کہ اگر حرج نہ ہوتا تو میں کبھی فتویٰ نہ دیتا سب سے
زیادہ ڈر کی بات جس سے میں ڈرتا ہوں یہ ہے کہ میرا فتویٰ مجھے آگ میں
نہ ڈال دے اور کہا کہ جب سے میں فقیہہ ہوا کبھی اللہ تعالیٰ پر جرأت نہ کی۔
اور اپنے غلام کو سنا کہ قیمت مانگتا ہے تو رو دئیے یہاں تک کہ دونوں کنپٹیاں

---

[1] یعنی امام صاحب ہر روز اس قدر عبادت کرتے تھے جتنی عبادت وہ شخص کرتا ہے
جسے یہ معلوم ہو کہ میں آج کے تیسرے دن مرجاؤں گا۔ ۱۲ منہ

www.maktabah.org

اور مونڈھے پھڑکنے لگے اور دُکان بند کرنے کو فرمایا اور سر ڈھانپتے جلدی کرتے ہوئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم لوگ خدائے تعالیٰ پر جس قدر جری ہیں ہم میں سے ایک شخص کہتا ہے کہ ہم خدا سے جنت مانگتے ہیں اور یہ اپنے دل سے مانگتا ہے میرے جیسے آدمی کے لئے تو یہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے عفو اور درگذر چاہیئے۔ امام نے ایک دن صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط تو امام صاحب مضطرب ہوئے یہاں تک کہ اس کو اوروں نے پہچانا۔ امام صاحب کی عادت تھی کہ جب کسی مسئلہ میں مشکل پڑتی اپنے اصحاب سے فرماتے اس کا کوئی سبب نہیں سوائے کسی گناہ کے جو مجھ سے ہوا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے۔ بسا اوقات کھڑے ہوتے وضو کرتے دو رکعت نماز پڑھتے استغفار کرتے تو مسئلہ آپ پر واضح ہو جاتا فرماتے میں خوش ہوا اس لئے کہ اُمید کرتا ہوں کہ میرا توبہ کرنا قبول ہوا کہ مسئلہ مجھے معلوم ہو گیا۔ یہ خبر فضیل رح کو پہنچی تو بہت روئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ پر رحم فرمائے یہ امام صاحب کی بے گناہی کا باعث ہے اوروں کو تو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی ہے کیونکہ اس کے گناہ اس کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں آپ نے انجانے میں ایک لڑکے کے پاؤں پر پاؤں رکھ دیا اس نے کہا اے شیخ قیامت کے دن کے قصاص سے نہیں ڈرتا ہے اتنا سننا تھا کہ امام صاحب پر غشی طاری

www.maktabah.org

ہو گئی جب افاقہ ہوا کسی نے کہا کہ اس لڑکے کا کہنا آپ کے قلب پر کس قدر اثر کر گیا فرمایا کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کلمہ اسے تلقین ہوا۔ کسی نے امام صاحب اور ابن المعتمر کو دیکھا کہ آپس میں سرگوشی کر رہے ہیں اور مسجد میں روتے ہیں جب مسجد سے نکلے آپ سے پوچھا گیا کہ آپ دونوں کی کیا حالت ہے جو اس قدر روئے فرمایا کہ ہم نے زمانہ کو دیکھا اور اہل خیر پر اہل باطل کے غلبہ کو یاد کیا اسی لئے ہم روئے اور رات میں نماز پڑھتے وقت چٹائی پر آپ کے آنسوؤں کا ٹپکنا اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے بارش ہو اور رونے کا اثر آپکی دونوں آنکھوں اور دونوں رخساروں پر معلوم ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ سے راضی ہو

سولھویں فصل لایعنی باتوں سے زبان

کے محفوظ رکھنے اور حتی الامکان برائی سے بچنے کے بیان میں

بعض مناظروں نے آپ سے کہا کہ اے بتدع اے زندیق آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے بخشے۔ خداوند تعالیٰ میری نسبت تیرے کہنے کے خلاف جانتا ہے اور میں نے جب سے اسے پہچانا اس کے برابر کسی کو نہیں جانتا ہوں اور سوائے اس کے معاف کرنے کے کچھ امید نہیں رکھتا ہوں اور نہ اس کے عذاب کے سوا کسی بات سے ڈرتا ہوں عذاب کا ذکر کیا آپ روئے اور بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا۔ اس شخص نے

www.maktabah.org

کہا مجھے معاف کیجئے فرمایا جو شخص میرے بارے میں جہالت سے کچھ کہے وہ سب معاف ہے اور جو باوجود علم کے کچھ کہے اُسے البتہ حرج ہے اس لئے کہ علماء کی غیبت ان کے بعد باقی رہتی ہے

فضیل بن وکین نے کہا امام صاحب باہیبت تھے جواب دینے کے لئے البتہ کلام فرماتے لایعنی باتوں میں خوض نہ فرماتے نہ ان کو سنتے کسی نے آپ سے کہا کہ خدائے تعالیٰ سے ڈریئے آپ کانپ اُٹھے اور اپنے سر کو جھکا لیا پھر فرمایا اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ تجھے بہتر جزا دے کس قدر لوگ ہر وقت اس کی طرف محتاج ہیں جو انہیں اللہ کو یاد دلائے اس وقت میں کہ وہ تعجب کرتے ہیں اس چیز کے ساتھ جو ظاہر ہوتا ہے ان کی زبان پر علم سے یہاں تک کہ وہ لوگ ارادہ کریں اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے اور میں جانتا ہوں کہ اللہ عزوجل یقیناً مجھ سے سوال کرے گا جواب سے اور البتہ میں یقیناً طلب سلامتی پر حریص ہوں۔

امام صاحب کی عادت تھی کہ جب کوئی آنے والا آپ کے پاس آتا اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کرتا کہ ایسا ہوا ویسا ہوا اور اس کو زیادہ کرتا تو فرماتے اس کو چھوڑو اس بارے میں کیا کہتے ہو اس میں کیا کہتے ہو تو اس کے کلام کو قطع فرمادیتے اور فرماتے کہ لوگوں کی ایسی بات نقل کرنے سے بچو جس کو لوگ دوست نہ رکھتے ہوں جو شخص میرے بارے میں ناپسندیدہ بات کہے اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے اور جو

www.maktabah.org

اچھی بات کہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ دین میں سمجھ حاصل کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو دوسروں کے تذکرہ سے اور اس چیز سے کہ لوگوں نے اپنے نفس کے لئے پسند کیا ہے پس اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو تمہارا محتاج کر دے گا۔

کسی نے آپ سے پوچھا کہ علقمہ اور اسود میں کون بہتر ہے فرمایا کہ بخدا میری یہی حیثیت ہے کہ میں ان دونوں کی تعظیم کے لئے اُن کو دُعائے استغفار سے یاد کروں تو میں ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر کیونکر فضیلت دے سکتا ہوں۔ ابن مُبارک نے ثوری سے کہا کہ امام ابوحنیفہ غلیبت سے کس قدر دور ہتے ہیں میں نے ان کو کبھی نہ سنا کہ دشمن کی بھی غیبت کرتے ہوں ثوری نے کہا وہ عقلمند ہیں نہیں چاہتے کہ اپنی نیکیوں پر ایسی چیز کو مسلط کریں جو ان کو لیجائے شریک نے کہا کہ امام صاحب زیادہ چپ رہتے عقل و فقہ میں زیادہ تھے لوگوں سے گفتگو اور مجاولہ کم کرتے ضیمرہ نے کہا کسی نے بھی اس میں اختلاف نہ کیا کہ امام ابوحنیفہ مستقیم اللسان تھے کسی کو برائی کے ساتھ یاد نہ کیا بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ لوگ آپکی برائی کرتے ہیں اور آپ کسی کی برائی نہیں کرتے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے بکیر بن معروف نے کہا میں نے اُمت محمدیہ میں کسی شخص کو امام ابوحنیفہ سے زیادہ خوش سیرت نہ پایا۔

www.maktabah.org

سترہویں فصل آپ کے کرم کے بیان میں ہے۔

بہت سے حضرات نے فرمایا کہ امام صاحب سب لوگوں سے زیادہ مجالست میں کریم تھے اور سب سے زیادہ اپنے اصحاب اور ہمنشینوں کی مواسات اور بزرگی فرماتے اسی لئے آپ محتاجوں کی شادی کر دیتے اور انہیں خرچ کے لئے عطا فرماتے اور ہر ایک کے پاس اس کے مرتبہ کے لائق تحفہ بھجا کرتے۔ آپ نے ایک شاگرد کو پھٹا ہوا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا فرمایا یہیں بیٹھنا یہاں تک کہ سب لوگ رخصت ہو جائیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو کچھ جائے نماز کے نیچے ہے لے لو اور اپنے کپڑے بنوا لو وہ ہزار درہم تھے۔

امام ابو یوسف نے فرمایا امام صاحب سے جب کوئی شخص کوئی حاجت حاجت چاہتا آپ اس کو ضرور پورا فرما دیتے جب آپ کے صاحبزادے حماد نے سورۂ فاتحہ ختم کی امام صاحب نے ان کے استاد کو پانسو درہم دیئے اور ایک روائت میں ہے کہ ہزار درہم عطا فرمائے انہوں نے کہا کہ میں نے کیا کیا ہے جس کے بدلے آپ نے کثیر رقم بھیجی ہے امام صاحب نے ان کو بلا بھیجا اور معذرت کی پھر فرمایا کہ میرے لڑکے کو جو کچھ آپ نے سکھایا ہے اس کو حقیر نہ جانیئے واللہ اگر میرے پاس اس سے زیادہ ہوتا تو بوجہ عظمت قرآن شریف کے آپ کی نذر کرتا اور

www.maktabah.org

اپنے اموال تجارت جو بغداد کو بھیجتے تھے اس کا نفع سال بھر تک جمع فرماتے اس سے اپنے اساتذہ محدثین کیلئے انکی ضروریات کھانا کپڑا خرید فرماتے اور باقی ان کی خدمت میں حاضر کرتے اور کہتے کہ اسے اپنی ضروریات میں صرف فرمائیے اور اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف کیجئے کیونکہ میں نے اپنے مال سے کچھ نہیں حاضر کیا ہاں اللہ کے فضل سے جو اس نے میرے ہاتھ پر عطا فرمایا اور وکیع نے کہا کہ امام صاحب نے فرمایا کہ چالیس سال سے جب میں چار ہزار درہم سے زیادہ کا مالک ہوا تو اس کو اپنی مِلک سے علیحدہ کر دیا اور صرف چار ہزار روک رکھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ چار ہزار درہم اور اس سے کم نفقہ ہے اور اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ تجارت میں مجھے اس کی ضرورت پڑے گی تو ایک درہم بھی نہ روکتا۔ سفیانؒ بن عیینہ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ بہت صدقہ فرماتے اور جو کچھ حاصل کرتے اس میں سے کچھ ضرور راہ خدا میں نکالتے اور میرے پاس اس قدر کثرت سے تحائف بھیجے کہ میں ان کی کثرت سے متوحش ہوا تو میں نے ان کے بعض شاگردوں سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے کہا کہ جو تحائف کہ امام صاحب نے سعید بن عروبہ کے پاس بھیجے تھے کاش کہ آپ ان کو دیکھتے اور کسی محدث کو بغیر کثرت احسان کے نہیں چھوڑتے تھے مسعر نے کہا کہ امام صاحب جب اپنے اور اہل وعیال کیلئے کوئی کپڑا یا میوہ یا اور کچھ خریدتے تو اس

www.maktabah.org

کے قبل ویسی ہی چیز اپنے اساتذہ کے لئے ضرور خرید فرما لیتے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امام صاحب اگر کسی کو کچھ عطا فرماتے اور وہ اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا تو آپ کو غم ہوتا اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرو کہ وہ خدا کی دی ہوئی روزی ہے جو اس نے مجھ تک پہنچائی ہے اور بیس سال تک میری ور میرے عیال کی کفالت فرماتے رہے اور جب میں کہتا کہ میں نے آپ سے بڑھکر کوئی سخی نہیں دیکھا تو فرماتے کہ تیرا کیا حال ہوتا اگر تو حضرت حماد کو دیکھتا۔ میں نے کسی کو خصائل حمیدہ کا آپ سے زیادہ جامع نہ دیکھا۔ لوگ کہا کرتے کہ اللہ تعالےٰ نے امام ابو حنیفہ کو علم عمل سخا بذل اخلاق قرآنیہ کے ساتھ مزین کیا ہے شفیق نے کہا کہ میں امام صاحب کے ساتھ راستہ میں جارہا تھا کہ ایک شخص نے ان کو دیکھا پھر چھپ رہا اور دوسرا راستہ اختیار کیا تو آپ نے پکارا وہ شخص آپ کے پاس آیا۔ فرمایا تم کیوں اپنی راہ سے بے راہ ہو کر چلے اس نے کہا آپ کا مجھ پر دس ہزار درہم قرض ہے جس کو زمانہ دراز ہو گیا اور میں تنگدست ہوں آپ سے شرماتا ہوں۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ تمہاری یہ حالت ہے میں نے وہ سب تم کو بخش دیا اور میں نے اپنے آپ کو اپنے نفس پر گواہ کیا تو تو مت چھپ اور مجھے معاف کر اس خوف سے جو میری جانب سے تیرے دل میں واقع ہوا۔

شفیق نے کہا تو میں نے جان لیا کہ فی الحقیقت یہ زاہد ہیں فضیل رحؒ نے

www.maktabah.org

کہا کہ امام صاحب کثرت افضال وقلّت کلام واکرام علم وعلماء کے ساتھ
مشہور تھے۔ شریکؒ نے کہا کہ امام صاحب سے جو شخص پڑھتا آپ اس
کو غنی فرما دیتے اور اس پر اور اسکے اہل وعیال پر خرچ فرما دیتے پھر جب
وہ سیکھ لیتا فرماتے کہ تجھے بڑی مالداری حاصل ہوئی کہ تو نے حلال وحرام
کو پہچان لیا۔ ابراہیم بن عیینہ چار ہزار درہم سے زیادہ قرض کی وجہ سے
قید ہوئے تو ان کے بھائیوں نے چاہا کہ چندہ کر کے اس قدر جمع کرلیں جب
امام صاحب کے پاس چندہ کے لئے آئے آپ نے فرمایا کہ لوگوں سے
جو کچھ لیا ہے وہ سب واپس کردیا جائے اور ان کا تمام وکمال قرض
اپنے پاس سے ادا کر دیا۔ آپ کے پاس ایک شخص کچھ ہدیہ لایا آپ نے
کئی گناہ سے اس کا مکافات فرمایا۔ اس نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ
اس قدر مکافات فرمائیں گے تو ہدیہ حاضر نہ کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی
بات نہ کہو کہ الفضل للمتقدم کیا تم نے وہ حدیث نہ سنی جو مجھ سے ہیثم نے
بروایت ابی صالح مرفوعاً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت
فرمایا جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے اس کی مکافات کرو اور اگر
مکافات کیلئے کچھ نہ پاؤ تو اس کی تعریف کرو پھر فرمایا کہ یہ حدیث
مجھے اپنے تمام اموال ملوکہ سے بہت زیادہ محبوب ہے۔

www.maktabah.org

اٹھارہویں فصل آپ کے زہد اور پرہیزگاری کے بیان میں

ابن مبارک نے کہا کہ میں کوفہ میں پہنچا اور پوچھا کہ یہاں سب سے بڑا زاہد کون شخص ہے سب لوگوں نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ نے ایک مرتبہ ایک لونڈی لینا چاہی تو دس سال تک اور روائت میں ہے بیس سال تک پسند کرتے اور مشورہ لیتے رہے کہ قیدیوں کے کسی گروہ میں سے خریدیں جو شبہ سے بالکل پاک وصاف ہویں نے کسی کو آپ سے زیادہ پرہیزگار نہ دیکھا۔ کیا تم قدرت رکھتے ہو ایسے شخص کی تعریف کرنے کی جن پر بہت سامال پیش کیا گیا مگر انہوں نے اس کی مطلقاً پرواہ نہ کی نفس پروروں نے آپ کو کوڑوں سے مارا۔ آپ نے آسائش و تکلیف دونوں حالت میں خدائے تعالیٰ کی عبادت کی اور اس چیز[1] کو قبول نہ فرمایا جس کی لوگ خود سے خواہش کرتے ہیں اور لینے سے چاہتے ہیں۔ مکی بن ابراہیم نے کہا کہ میں کوفہ والوں کے پاس بیٹھا تو ان میں سے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ پرہیزگار نہ دیکھا حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ امام صاحب بہت بڑے پرہیزگار تھے حرام سے ڈرتے صرف شبہ کی وجہ سے بہت حلال کو بھی چھوڑتے تھے میں نے کسی فقیہ کو آپ سے زیادہ اپنی جان اور علم کا بچانے والا نہ دیکھا اور تادم مرگ

---

[1] یعنی قاضی ہونے کو ۱۲ منہ

www.maktabah.org

آپ نے اسی پرہیز گاری اور کوشش کے ساتھ زندگی بسر فرمائی نصر بن محمد نے کہا کہ میں نے کسی کو امام صاحب سے زیادہ پرہیز گار نہ دیکھا یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے ہزار استادوں سے علم سیکھا اور لکھا مگر امام صاحب کو ورع اور حفظ لسان میں سب سے بڑھا چڑھا پایا۔

حسن بن زیادہ کہتے ہیں بخدا امام صاحب نے کبھی کسی خلیفہ کا کوئی تحفہ کوئی ہدیہ قبول نہ فرمایا۔ آپ نے اپنے شریک کے پاس تجارت کا مال بھیجا جس میں ایک کپڑا عیب دار تھا اور فرمایا کہ اس کو بیچیں تو عیب کو بیان کر لیں۔ انہوں نے بیچ دیا مگر عیب کو بیان کرنا غلطی سے بھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس شخص نے خریدا ہے جب امام صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے پوری قیمت صدقہ فرمادی جو تیس ہزار درہم تھی اور اپنے شریک سے جدا ہو گئے۔ وکیع نے ذکر کیا کہ امام صاحب نے اپنے نفس پر لازم کر لیا تھا کہ اگر کلام میں سچی بات پر بھی خدا کی قسم کھائیں گے تو ایک درہم صدقہ کریں گے۔ ایک مرتبہ قسم کھائی تو ایک درہم صدقہ کیا۔ پھر اپنے نفس پر لازم کیا کہ اب اگر قسم کھائیں گے تو ایک دینار صدقہ کریں گے تو جب کبھی قسم کھاتے ایک دینار صدقہ فرماتے۔ حفص نے کہا کہ میں تیس سال تک امام صاحب کی خدمت میں رہا تو کبھی نہیں دیکھا کہ جو کچھ دل میں ہو اس کے خلاف ظاہر کیا ہو۔ آپ کی عادت کریمہ تھی کہ جب کبھی کسی چیز میں ذرا سا بھی شبہ ہوتا تو اس کو علیحدہ فرما دیتے اگرچہ آپ کا تمام مال ہوتا۔ سہل بن مزاحم نے کہا ہم آپ کے یہاں آتے جاتے

www.maktabah.org

تھے تو آپ کے کاشانہ میں سوا چٹائیوں کے اور کچھ نہ دیکھتے۔

کسی نے آپ سے کہا کہ دُنیا آپ پر پیش کی جاتی ہے اور آپ عیالدار ہیں (پھر کیوں نہیں قبول فرماتے) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عیال کیلئے ہے ہمارا خرچ مہینہ بھر میں دو درہم ہے تو کیا فائدہ ہے کہ ہم اولاد کے لئے مال جمع کریں کہ وہ لوگ اطاعت کریں۔ یا معصیت اور باز پرس مجھ سے ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی روزی دونوں فریق کے لئے صبح آتی شام کو جاتی ہے اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔

وفی السماء رزقکم وما توعدون

آپ کے بعض شاگرد حج کو گئے اور آپ کے پاس اپنی لونڈی چھوڑ گئے وہ چار مہینہ تک سفر میں رہے جب واپس آئے پوچھا آپ نے اس کو کیسا پایا۔ فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور لوگوں کے دین کی حفاظت کی اس کو ضرورت ہے کہ اپنے نفس کو فتنہ سے بچلائے۔ بخدا جب سے تم گئے اس وقت سے تمہاری واپسی تک میں نے اس کو کبھی نہ دیکھا تو اس شخص نے اس لونڈی سے امام صاحب کے اخلاق کو پوچھا۔ اس نے کہا کہ میں نے ان جیسا نہ سنا نہ دیکھا میں نے ان کو رات میں کبھی جنابت سے غسل کرتے نہ دیکھا نہ کبھی دن میں افطار کرتے دیکھا۔ آخر شب میں تھوڑا سا کھانا کھاتے اور ذرا دیر کو سو رہتے پھر نماز کو تشریف لے جاتے۔

امام صاحب کے پاس ایک عورت ایک ریشمیں کپڑا لائی جس کو

www.maktabah.org

وہ سو میں بیچتی تھی فرمایا یہ ستو سے زیادہ کا ہے کیا قیمت لے گی تو اس نے ایک ایک سو بڑھانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ چار سو کیا آپ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ کا ہے۔ اس نے کہا کیا آپ مجھ سے مذاق فرماتے ہیں فرمایا کہ کسی مرد کو بلا لاؤ وہ مرد کو بلا لائی اس سے امام صاحب نے اس کپڑے کو پانچ سو درہم کو خریدا۔ امام صاحب فرماتے اگر خدا تعالیٰ کا خوف اور اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ علم ضائع ہو جائے گا تو میں کسی شخص کو فتویٰ نہ دیتا کہ انہیں تو آرام ہو اور مجھ پر گناہ ہو جب بغداد میں اس واقعہ میں محبوس ہوئے جس کا بیان آتا ہے تو اپنے صاحبزادہ حماد کے پاس کہلا بھیجا کہ میرا قوت ہر مہینے میں دو درہم ہے ایک بار ستو اور ایک بار روٹی کے لئے اور اب میں قید ہوں تو اس کو جلد میرے پاس بھیج دو۔

ایک مرتبہ کوفہ کی بکریوں میں ایک چھینی ہوئی بکری مل گئی لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے دنوں بکری زندہ رہتی ہے۔ لوگوں نے کہا سات سال تک۔ امام صاحب نے سات سال تک بکری کا گوشت نہ کھایا۔ اسی زمانہ میں بعض فوجیوں کو دیکھا کہ اس نے گوشت کھا کر اس کا لقمہ کوفہ کی نہر میں ڈال دیا آپ نے مچھلی کی عمر دریافت فرمائی۔ لوگوں نے کہا اتنے سال۔ آپ نے اتنے زمانہ تک مچھلی کا کھانا چھوڑ دیا۔ ہمارے بعض حضرات آئمہ شافعیہ یعنی استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ[1] کے باب التقویٰ میں فرمایا ہے۔ کہ

[1] یہ رسالہ سادات صوفیہ قدسنا اللہ باسرارہم کے حالات وغیرہ میں اعلیٰ تصنیفات سے ہے ۱۲

www.maktabah.org

امام صاحب اپنے قرضدار کے درخت کے سایہ میں بیٹھنے سے بھی بچتے تھے اور فرماتے جس قرض سے نفع ہو وہ سود ہے اور اسی کے موافق یزید بن ہارون کا قول ہے کہ میں نے کسی کو امام صاحب سے زیادہ پرہیز گار نہ دیکھا میں نے ایکدن ان کو ایک شخص کے دروازہ کے سامنے دھوپ میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں نے کہا اگر حضور اس سایہ میں تشریف لے جاتے تو اچھا ہوتا۔ فرمایا مالک مکان پر میرا قرض ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس سے نفع حاصل کروں اور اس کے مکان کے سایہ میں بیٹھوں۔ یزید نے کہا کہ اس سے بڑھکر پرہیز گاری اور کیا ہوگی۔

ایک روائیت میں ہے کہ جب اس مکان کے سایہ میں بیٹھنے سے رُکے تو کسی نے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ مالک مکان پر میرا قرض ہے میں پسند نہیں کرتا کہ اس کی دیوار کے سایہ میں بھی بیٹھوں کہ یہ بھی تحصیل منفعت ہے مگر میں اور لوگوں پر اس بات کو واجب نہیں جانتا ہوں لیکن عالم کو ضرور ہے کہ جس بات کی طرف لوگوں کو بلائے اس سے زیادہ خود کرے ان کے علاوہ امام صاحب کے ورع و پرہیز گاری کی روائیتیں بہت زیادہ ہیں۔

انیسویں فصل آپ کے امانت دار ہونے کے بیان میں ہے

کسی شخص نے شام میں حکم بن ہشام ثقفی سے کہا کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

www.maktabah.org

کی حالت بیان کیجئے فرمایا وہ سب سے زیادہ امانت دار تھے بادشاہ نے چاہا کہ اپنے تمام خزانوں کی کنجیوں کا متولی کر دے اور اگر اس کو پسند نہ کریں گے تو کوڑا کھائیں گے۔ امام صاحب نے کوڑا کھانے کی حتمی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کے احتمالی عذاب پر پسند فرمایا اس شخص نے حکم بن ہشام سے کہا کہ جیسی تعریف آپ کر رہے ہیں اس قسم کی تعریف کسی کو کرتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا فرمایا بخدا وہ ایسے ہی ہیں۔ وکیع نے کہا امام ابوحنیفہ بہت بڑے امانتدار تھے ابونعیم اور فضل بن دکین نے کہا کہ امام صاحب دیانتدار اور بڑے امانت شعار تھے۔

بیسویں فصل آپ کے وفور عقل کے بیان میں ہے

خطیب نے ابن مبارک سے روایت کی کہ میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ عقلمند نہ دیکھا ہارون رشید سے مروی ہے کہ ان کے سامنے امام صاحب کا تذکرہ ہوا۔ ہارون رشید نے امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعاء رحمت کی اور کہا کہ وہ عقل کی آنکھ سے وہ چیز دیکھتے تھے جو دوسرا سر کی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ علی بن عاصم سے روایت ہے اگر امام ابوحنیفہ کی عقل روئے زمین والوں کی عقلوں سے تولی جائے تو ضرور امام کی عقل راجح ہو۔

محمد بن عبد اللہ انصاری سے ہے کہ امام صاحب کی بات چیت کام کاج

www.maktabah.org

چلنے پھرنے آنے جانے میں انکی عقل کا پتہ چلتا تھا۔ خارجہ سے روایت ہے کہ میں ایک ہزار علمائے سے ملا توان میں تین چار آدمیوں کو عقلمند پایا ان میں سے ایک امام صاحب کو ذکر کیا۔ یزید بن ہارون سے مروی ہے کہ میں بہت لوگوں سے ملا تو ان میں کسی کو امام صاحب ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے عقل فضل ورع میں زیادہ نہ پایا امام ابو یوسف نے فرمایا میں نے کسی کو عقل میں کامل مروت میں پورا امام صاحب سے بڑھکر نہ دیکھا۔ یحییٰ بن معین نے کہا کہ امام صاحب اس سے زیادہ عقلمند ہیں کہ غلط بات کہیں میں نے کسی کو وصف کرتے ہوئے اس سے بڑھکر نہ دیکھا جو ابن مبارک نے آپکی تعریف کرتے اور ان کی بھلائی کا ذکر فرماتے آپکے صاحبزادے حماد نے روایت کیا کہ امام صاحب اپنے کپڑے کو گوٹ مارے ہوئے مسجد میں بیٹھے تھے کہ آپ کی گود میں چھت سے ایک بہت بڑا سانپ گرا الحمد اللہ انہوں نے حرکت کی نہ اپنی جگہ سے کچھ کھسکے اور نہ آپ کی حالت بدلی پھر پڑھا ہرگز نہیں پہنچ سکتا مگر جو خدا نے ہمارے لئے لکھا ہے پھر اس کو بائیں ہاتھ میں لیکر پھینک دیا۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا نہیں جنی کوئی عورت کسی ایسے شخص کو جو امام صاحب سے زیادہ عقلمند ہو۔ بکر بن حبیش نے کہا اگر امام صاحب کے زمانہ کے تمام لوگوں کی عقلیں اور امام صاحب کی عقل جمع کی جاتی تو امام صاحب کی عقل اُن سب لوگوں کی عقلوں پر راجح ہوتی۔

---

www.maktabah.org

اکیسویں فصل آپ کی فراست کے بیان میں ہے۔

ایک دفعہ آپ نے اپنے اصحاب کے لئے چند ہونے والی باتیں بیان فرمائیں تو وہ اسی طرح ہوئیں جس طرح آپ نے فرمایا تھا از انجملہ امام زفر اور داؤد طائی ہیں ان سے فرمایا کہ تم مخلی بالطبع ہو کر عبادت کرو گے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ کیلئے فرمایا تھا کہ تم دنیا کی طرف مائل ہو گے تو ویسا ہی ہوا اور فرمایا کہ جب کسی کو لمبے سر والا دیکھو تو جان لو کہ احمق ہے۔ کسی نے پوچھا آپ نے علمائے مدینہ کو کیسا پایا۔ فرمایا ان میں اگر کوئی شخص فلاح یاب ہے تو گورے چٹے رنگ والے یعنی امام مالک ابن انس ہیں اور ٹھیک کہا اور سچ فرمایا اس لئے کہ امام مالک کا علم و فلاح میں وہ رتبہ ہوا کہ مدینہ شریف میں کوئی عالم ان کا ہم پلہ نہ ہوا اور فرمایا کہ جب کسی شخص کو اچھے حافظہ والا دیکھو تو اس کی جمع کردہ حدیث کے ساتھ تمسک کرو اور جب کسی شخص کو لمبی داڑھی والا دیکھو تو یقین کر لو کہ وہ بیوقوف ہے اور جب کسی دراز قامت کو عقلمند پاؤ تو اس کو غنیمت جانو اس لئے کہ طویل القامت بہت کم عقلمند ہوتے ہیں اور جب خلیفہ منصور کے دربار میں سفیان ثوری اور مسعر اور امام ابو حنیفہ اور شریک رحمہم اللہ تعالیٰ بلائے گئے امام صاحب نے فرمایا کہ ہم تم لوگوں کے بارے میں انداز سے ایک بات کہتے ہیں۔ میں تو کسی حیلہ سے بچ جاؤں گا اور سفیان راستہ

www.maktabah.org

سے بھاگ جائیں گے اور مسعر مجنوں بن جائینگے اور شریک قاضی بنائے جائیں گے تو جب سب سے پہلے سفیان نے کہا کہ میں قضاء حاجت کو جاتا ہوں ایک پولیس ان کے ساتھ چلا ایک دیوار کی آڑ میں بیٹھے کہ ادھر سے کانٹوں کی ایک کشتی گذری۔ سفیان نے کشتی والوں سے کہا کہ یہ آدمی جو دیوار کے پیچھے کھڑا ہے مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ لوگوں نے کہا کشتی میں چلے آیئے آپ تشریف لے گئے اور کشتی میں سوار ہوئے۔ لوگوں نے آپ کو کانٹوں میں چھپا لیا۔ پولیس کے پاس ہو کر کشتی گذری اس نے آپ کو نہ دیکھا جب دیر ہوئی تو اس نے آپ کو پکارا کہ اے عبداللہ کچھ جواب نہ آیا جب اس نے آپ کو دیکھا تو آپ کو نہ پایا اپنے ساتھی کے پاس واپس گیا تو اس نے اس شخص کو مارا اور گالی دی جب وہ تینوں خلیفہ کے پاس پہنچے سب سے پہلے مسعر ملے اور مصافحہ کیا اور پوچھا امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے آپ کی لونڈیاں کیسی ہیں۔ چوپائے آپ کے کیسے ہیں اے امیر المومنین آپ مجھے قاضی بنا دیجئے۔ ایک شخص جو اُن کے پاس کھڑا تھا بولا کہ یہ مجنوں ہیں خلیفہ نے کہا تم سچ کہتے ہو۔ ان کو نکال دو۔ اس کے بعد امام ابوحنیفہ کو بلایا آپ تشریف لے گئے اور فرمایا اے امیر المومنین میں نعمان بن ثابت بن مملوک ریشمی پارچہ فروش کا لڑکا ہوں۔ کوفہ والے اس کو پسند نہ کریں گے کہ ایک ریشمی پارچہ فروش کا لڑکا ان پر حاکم ہو۔ اس نے کہا تم سچ کہتے ہو۔ اس کے بعد شریک نے کچھ معذرت کرنی چاہی۔ خلیفہ نے کہا خاموش رہیئے اب

www.maktabah.org

آپ کے سوا کون باقی رہا۔ اپنا عہدہ لیجئے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نسیان بہت ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ لبان چبایا کیجئے۔ کہاں مجھ میں خفت عقل ہے کہا کچہری آنے کے قبل فالودہ بنا کر کھا لیا کیجئے۔ بولے تو میں ہر آنے والے جانے والے پر حکومت کروں گا۔ خلیفہ نے کہا اگرچہ میرا لڑکا ہو اس پر بھی تم حاکم ہو۔ تب کہا خیر میں قاضی بنوں گا تو اس واقعہ میں وہی ہوا جو امام صاحب نے فرمایا تھا۔ ایک شخص مسجد میں آپ کے پاس سے گذرا آپ نے از روئے فراست سمجھا کہ یہ ایک مسافر ہے جس کی آستین میں مٹھائی ہے لڑکوں کو پڑھایا کرتا ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ تینوں باتیں ٹھیک ہیں۔ کسی نے آپ سے وجہ دریافت کی فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ اپنے داہنے بائیں دیکھا کرتا ہے اور یہ مسافر کی شان ہوتی ہے اور یہ دیکھا کہ اس کی آستین پر مکھیاں بیٹھی ہیں اور میں نے دیکھا کہ لڑکوں کو دیکھا کرتا ہے۔

بائیسویں اور تئیسویں فصل آپ کے غایت درجہ ذکی ہونے اور مشکل مسائل کے مسکت جوابات میں

(۱) آپ کے مخالفین میں سے ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو جنت کا امیدوار نہ ہو۔ نہ دوزخ سے ڈرتا ہو نہ پروردگار سے اور مردار کھاتا ہے۔ بے رکوع و سجود نماز پڑھتا ہے بن دیکھی بات پر گواہی دیتا ہے۔ سچی بات کو ناپسند کرتا ہے فتنہ کو

www.maktabah.org

دوست رکھتا ہے رحمت سے بھاگتا ہے یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے
آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے اس شخص کا علم ہے اس نے کہا نہیں مگر میں نے
اس سے زیادہ برا کسی کو نہ دیکھا اس لئے آپ سے سوال کیا۔ امام
صاحب نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے
ہو ان لوگوں نے کہا کہ ایسا شخص بہت ہی بُرا ہے یہ صفت کافر کی ہے
آپ نے تبسّم فرمایا اور ارشاد کیا کہ وہ شخص خدائے تعالیٰ کا سچا دوست ہے
اس کے بعد اس شخص سے کہا کہ اگر اس کا جواب بتا دوں تو تو میری
بدگوئی سے باز رہے گا اور جو چیز تجھے نقصان پہنچائے گا اس سے بچے
گا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ شخص رب جنت کی اُمید رکھتا ہے
اور رب نار سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس بات کا خوف نہیں کرتا
کہ اپنی بادشاہت میں کہ اس پر ظلم کرے مردہ مچھلی کھاتا ہے جنازہ کی نماز
پڑھتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہ درُود پڑھتا ہے ان دیکھی بات
پر گواہی دینے کے یہ معنی ہیں کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں اور وہ ناپسند کرتا ہے موت کو جو حق ہے تاکہ
اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرے اور مال و اولاد فتنہ ہے جس کو دوست
رکھتا ہے رحمت بارش ہے یہود کی اس بات میں تصدیق کرتا ہے
لیست النصاریٰ علیٰ شیٔ اور نصاریٰ کی اس قول میں تصدیق کرتا ہے لیست الیہود
علیٰ شیٔ جب اس شخص نے یہ پُر مغز اور مسکت جواب سنا تو کھڑا ہوا اور

www.maktabah.org

امام صاحب کے سر مبارک کا بوسہ دیا اور کہا کہ میں قسم کھا کے گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔

(۲) جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو امام صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا مر جائے تو روئے زمین پر کوئی شخص اس کا قائم مقام نہ ہوگا جب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو صحت ہوئی ان میں خود پسندی آگئی اور فقر بڑھانے کی اپنی مجلس علیحدہ قائم کی لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے امام صاحب علیہ الرحمہ کو اس کی خبر ہوئی تو بعض حاضرین سے فرمایا ابو یوسف کی مجلس میں جاؤ اور ان سے پوچھو کہ آپ کیا فرماتے ہیں اس صورت میں کہ ایک شخص نے دھوبی کو میلا کپڑا دیا کہ دو درہم میں دھودے کچھ دنوں کے بعد اس نے کپڑا مانگا دھوبی نے انکار کیا اس کے بعد اس شخص نے پھر مانگا دھوبی نے دھلا ہوا کپڑا اس کو دیا تو اس کپڑے کی دہلائی اس شخص کے ذمہ واجب ہوگی یا نہیں اگر جواب دیں کہ ہاں اس دھوبی کو اُجرت ملنی چاہیئے۔ تو کہیو کہ آپ نے غلطی کی ہے اور جو کہیں کہ اس کو اُجرت نہ ملنی چاہیے تو کہیو کہ آپ سے غلطی ہوئی ہے پس وہ شخص امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہی مسئلہ دریافت کیا امام ابو یوسف صاحب نے فرمایا ہاں واجب ہے اس نے کہا آپ نے غلط کہا اس کے بعد کچھ دیر سوچ کر فرمایا "نہیں" اس شخص نے کہا آپ نے غلطی کی اسی وقت امام ابو حنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام صاحب نے فرمایا کہ شاید دھوبی والے مسئلہ کی

www.maktabah.org

وجہ سے آئے ہو امام ابو یوسف نے کہا حضور ہاں فرمایا سبحان اللہ جو شخص مفتی بن جائے لوگوں کو فتوے دینے بیٹھے دینِ الہٰی کا ہادی بنے اور رتبہ اس کا اتنا ہو کہ ایک مسئلہ اجارہ کا بھی نہ معلوم ہو۔ امام ابو یوسف نے عرض کی مجھے بتلائیے فرمایا اگر اس نے غصب کے قبل دھویا تو اُجرت واجب ہے اس لئے کہ اس نے مالک کے لئے دھویا اور اگر بعد غصب و انکار دھویا تو اُجرت کا مستحق نہیں کیونکہ اس نے اپنے لئے دھویا ہے

(۳) امام صاحب اور دیگر علماء کے ساتھ ایک دعوت ولیمہ میں تشریف لے گئے جس نے اپنی دو بیٹیوں کا عقد دو بھائیوں سے کر دیا تھا دلی مکان سے باہر آیا اور کہا کہ ہم لوگ سخت مصیبت میں پڑ گئے رات غلطی سے دلہنیں بدل گئیں اور ایک شخص دوسری عورت سے ہم بستر ہو لیا ہے سفیان نے کہا کوئی مضائقہ نہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اسی قسم کا ایک سوال بھیجا تھا۔ مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہر شخص پر صحبت کی وجہ سے مہر واجب ہے اور ہر عورت اپنے شوہر کے پاس چلی جائے لوگوں نے اس جواب کو پسند کیا امام صاحب خاموش تھے مسعر نے امام صاحب سے کہا آپ فرمائیے سفیان نے کہا اس کے سوا اور کیا کہیں گے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس دونوں لڑکوں کو لاؤ دونوں حاضر کئے گئے آپ نے ہر ایک سے پوچھا کہ رات جس عورت کے پاس تم رہے ہو وہ تم کو پسند ہے دونوں نے کہا کہ ہاں" آپ نے فرمایا کہ اس عورت کا نام کیا ہے جو تمہارے بھائی کے

www.maktabah.org

پاس رہی ہے کہا فلانہ ہے فرمایا ہر ایک اپنی اپنی بیوی کو کہ غیر کے پاس رہی ہے طلاق دیدے اور جو عورت اس کے پاس سوئی ہے اس سے شادی کرلے۔ لوگوں نے آپ کے اس جواب کو بہت وقعت وعزت سے دیکھا اور مسعر کھڑے ہوئے اور آپ کی پیشانی کا بوسہ دیا اور کہا کہ کیا تم لوگ ایسے شخص کی محبت پر مجھے ملامت کرتے ہو سفیان چپ تھے۔ کچھ نہ بولے۔

(تنبیہ) جو جواب سفیان نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا بیان کیا وہ اس جواب کے مخالف نہیں جو امام صاحب نے فرمایا یہ دونوں حکم قطعاً حق ہیں۔ سفیان کے جواب کی توجیہ یہ ہے کہ یہ دونوں وطی وطی بشبہ ہے جس میں مہر واجب ہوتا ہے اور اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور امام صاحب نے جو جواب عنایت فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابوسفیان کا جواب اگرچہ ٹھیک تھا مگر اس میں بہت سی خرابیوں کا احتمال تھا کہ ہر عورت اگر اپنے شوہر کے پاس چلی آئے حالانکہ وہ دوسرے سے ہم صحبت ہو چکی ہے اور اس کی محاسن باطنہ پر دوسرا مطلع ہو چکا ہے تو خوف ہے کہ ہر ایک کا دل اس کے ساتھ معلق ہو چکا ہو اور جب وہ اس سے چھن کر دوسرے کو مل جائے تو شاید اس کی محبت اس کے دل سے نہ جائے تو مقتضائے حکمت ظاہرہ وہی تھا جو اللہ تعالےٰ نے امام صاحب کو الہام فرمایا اور اگر وہ دونوں موافق فتویٰ سفیان اس طرح رہتے تو اس میں جو خرابی تھی اس پر مطلع ہو کر حکم دیا کہ ہر شخص اپنی اس بیوی کو جس

www.maktabah.org

سے غیر ہم صحبت ہو چکا ہے طلاق دے دے اور ہر ایک اپنی موطوئہ سے نکاح کرلے اور اس میں عدت کی ضرورت نہیں کہ وطی لشبہ کی وجہ سے عدت واجب نہیں موطوءہ بالشبہ سے نکاح کرسکتا ہے اور اس مصلحت ظاہرہ کی سبب سے کسی نے کچھ کلام نہ کیا اور سفیان بھی خاموش ہو رہے اور لوگوں نے اس جواب کو بہت پسند کیا یہاں تک کہ مسعر بن کدام نے اسی جواب کی وجہ سے امام صاحب کی پیشانی کا بوسہ دیا۔

(۴) امام صاحب ایک ہاشمی سید کے جنازہ میں تشریف لے گئے جس میں اور معززین کوفہ و علمائے کرام بھی شریک تھے کہ اس کی ماں ننگے سر موہنہ کھولے ہوئے غایت غم سے باہر نکلی اور اس پر اپنا کپڑا ڈال دیا یہ حال دیکھکر اس کے شوہر نے قسم کھائی کہ واپس ہو جاؤ ورنہ طلاق ہے اس عورت نے قسم کھائی کہ اگر بغیر نماز ہوئے واپس جاؤں تو میری سب مملوک آزاد ہیں تو سب لوگ ٹھہر گئے۔ اور کسی نے کچھ کلام نہ کیا اس کے باپ نے امام صاحب سے مسئلہ پوچھا آپ نے اس سے اور اس کی بیوی سے ان کی قسم دہرانے کو کہا پھر حکم دیا کہ نماز پڑھی جائے اس کے بعد اس عورت کو واپس جانے کے لئے فرمایا ابن شرمہ نے کہا کہ عورتیں عاجز ہیں کہ آپ کے ایسا ذکی لڑکا جنیں آپ کو علم میں کوئی تکلیف نہیں۔

(۵) کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ میں اپنی دیوار میں کھڑکی کھولنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا کھولو مگر اپنے پڑوسی کے گھر کی طرف مت جھانکو جب اس نے کھڑکی کھولی اس کے پڑوسی نے ابن ابی لیلےٰ کے پاس شکایت

www.maktabah.org

کی انہوں نے منع کیا پھر وہ شخص امام صاحب کے پاس آیا آپ نے فرمایا تم دروازہ کھولو ابن ابی لیلےٰ نے پھر بھی منع کیا وہ پھر امام صاحب کے پاس آیا آپ نے فرمایا تیری دیوار کتنے کی ہے اس نے کہا تین اشرفی کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو دیوار ڈھا دے تجھے تین اشرفی میں دوں گا وہ شخص اپنی دیوار گرا دینے کے ارادہ سے آیا پڑوسی نے پھر ابن ابی لیلےٰ کے پاس شکایت کی فرمایا کہ وہ اپنی دیوار ڈھاتا ہے اور تو مجھے کہتا ہے کہ اس کو منع کروں اس کے بعد مدعا علیہ سے کہا جا دیوار ڈھا دے جو چاہے کر اس کے پڑوسی نے کہا کہ کھڑکی کھولنا اس سے آسان ہے ابن ابی لیلےٰ نے کہا جب وہ ایسے شخص کے پاس جاتا ہے جو میری غلطیوں کو ظاہر کرتا ہے تو جب غلطی معلوم ہو جائے تو کیا کیا جائے۔

(۶) ابن مبارک نے پوچھا کہ کسی شخص کے دو درم ایک دوسرے شخص کے ایک درم میں مل گئے پھر ان میں دو گم ہو گئے یہ نہیں معلوم کہ کون سے دو گم ہو گئے آپ نے فرمایا جو درم باقی رہ گیا اس میں ⅔ اس کا ہے جس کے دو درم تھے اور ⅓ اس کا ہے جس کا ایک درم تھا ابن مبارک نے کہا کہ میں نے ابن شرمہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ سوال آپ نے کسی سے دریافت کیا ہے میں نے کہا امام ابوحنیفہ سے یہ سنکر انہوں نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا کہ جو درہم باقی رہا ہے وہ دونوں کا ہے تین حصے ہو کر میں نے کہا ہاں بولے کہ بندہ خدا نے خطا کی کیونکہ دو درم جو گم گئے ایک کے متعلق تو اس بات کا علم یقینی ہے کہ وہ دو والے کا تھا

www.maktabah.org

اور دوسرا درم دونوں کا تو باقی ہی دونوں کے درمیان نصفا نصف ہو کر رہے گا۔ میں نے اس جواب کو پسند کیا پھر میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا جن کی عقل اگر نصف روئے زمین والوں سے تولی جائے تو ضرور امام صاحب کی عقل ان سبھوں کی عقل سے وزنی ہوگی آپ نے فرمایا کہ ابن شبرمہ سے تم ملے تھے انہوں نے آپ کو یہ جواب دیا تھا کہ یہ تو یقیناً معلوم ہے کہ دو درہموں میں سے ایک درم گم ہو گیا ہے اور جو درم کہ گم نہیں ہوا وہی باقی بچا ہے تو وہ دونوں شخصوں میں برابر تقسیم ہوگا میں نے کہا کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ جب تینوں درم مل گئے تو ہر ایک میں ان دونوں کی شرکت اثلاثا ہو گئی تو ایک درم والے کے لئے ہر درم میں ایک حصہ تہائی اور دو درم والے کے لئے ہر درم میں دو تہائی حصہ ہوا تو جو درم گمے گا موافق حصہ شرکت ہر ایک کا حصہ گمے گا اس لئے باقی میں ایک حصہ اور دو حصہ رہے گا۔

(تنبیہ) امام صاحب نے جو فرمایا یہ ظاہر ہے اوس شخص کے نزدیک جو اس بات کو مانتا ہے کہ عدم تمیز کے ساتھ اختلاط میں شرکت علی الشیوع (مال مشترک) کی تقسیم واجب ہے اور ابن شبرمہ نے جو کچھ کہا اس کی وجہ اس شخص کے نزدیک ہے جو شرکت نہیں مانتا اس کی وجہ یہ ہے کہ دو درہموں میں سے ایک جو گم ہو گیا یقینی دو درم والے کا ہے اب دونوں کا ایک ایک درم رہ گیا اور موجود ایک درم ہے جس میں احتمال ہے کہ اس کا ہو یا اس کا اور کسی کے لئے مرجح

www.maktabah.org

نہیں اس لئے وہ باقی درہم نصفا نصف تقسیم کیا جائے گا۔

(۷) امام صاحب کے پڑوس میں ایک جوان رہتا تھا آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور ایسی قوم کے یہاں شادی کے بارے میں مشورہ چاہا جس کی فرمائشات اس کی طاقت سے باہر تھیں آپ نے استخارہ کے بعد اس کو شادی کے لئے رائے دی اس شخص نے شادی کرلی۔ اس کے بعد لڑکی والوں نے بے ادلئے کل مہر رخصت کرنے سے انکار کیا آپ نے فرمایا ایک ترکیب کر کسی سے قرض لیکر اپنی بی بی کے پاس جامنجلہ اور قرض دینے والوں کے آپ نے بھی اس کو قرض دیا جب ہم بستر ہو چکا تو امام صاحب نے اس شخص سے فرمایا کیوں نہیں اپنے سسرال والوں سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اپنی اہلیہ کو لیکر ایک دور دراز جگہ جانا چاہتے ہیں اس نے ایسا ہی کیا یہ عورت والوں کو بہت ناگوار ہوا وہ لوگ امام صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی اور اس بارے میں فتویٰ چاہا آپ نے فتویٰ دیا کہ شوہر کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے اپنی بی بی کو لے جائے ان لوگوں نے کہا یہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ کہ اس لڑکی کو چھوڑ دیں کہ اس شخص کے ساتھ باہر جائے آپ نے فرمایا تو جو کچھ تم نے ان سے لیا ہے اس کو واپس کر کے اس شخص کو راضی کرو وہ لوگ اس پر راضی ہوئے امام صاحب نے اس شخص کو کہا کہ وہ لوگ اس بات پر راضی ہیں کہ جو کچھ مہر لیا ہے وہ واپس کر دیں اور باقی تجھے معاف کر دیں اس نے کہا کہ میں اس سے زیادہ چاہتا ہوں تب آپ

www.maktabah.org

نے اس شخص سے فرمایا تجھے یہ پسند ہے یا یہ کہ کسی شخص کے دین کا اقرار کرے کہ نا ادا کاری سفر نا ممکن ہو اس نے عرض کی خدا کے واسطے اس کا ذکر بھی نہ کیجئے ورنہ وہ لوگ سن پائیں گے تو مجھے کچھ بھی نہ دیں گے

(۸) آپ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کہا میرا بھائی مرگیا اور چھ سو دینار ترکہ چھوڑا ہے مجھے اس میں سے صرف ایک دینار ملا ہے آپ نے فرمایا تمہارے حصوں کو کس نے تقسیم کیا عرض کی داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ نے فرمایا بے شک تیرا ایک ہی دینار ہے تیرے بھائی نے دو لڑکیاں ماں بی بی ۱۲ بھائی ایک بہن کو چھوڑا ہے۔ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو اسی طرح مسئلہ ہو گا۔

ثلثین یعنی ۔۔ ۴ سو دینار دونوں لڑکیوں کا ہے سو دینار ماں کا ثمن پچھتر دینار بی بی کا باقی پچیس میں دو دو بارہ ۱۲ بھائیوں کے اور ایک بہن کا

(۹) ایک دن آپ قاضی ابن ابی لیلے کی مجلس قضا میں تشریف لے گئے قاضی صاحب نے متخاصمین کو آنے کے لئے فرمایا کہ اپنا فیصلہ امام صاحب کو دکھائیں ایک شخص کھڑا ہوا اور دوسرے پر دعویٰ کیا کہ اس نے مجھے یا ابن الزانیہ کہا ہے قاضی صاحب نے مدعا علیہ سے فرمایا تم کیا جواب رکھتے ہو امام صاحب نے فرمایا آپ اس شخص کے مقابلہ میں کیا پوچھتے ہیں یہ تو مدعی ہونے کا حق دار نہیں مدعیہ اس کی ماں کو ہونا چاہئے تو کیا اس کی جانب سے اس کی وکالت ثابت ہے قاضی صاحب نے فرمایا نہیں امام صاحب نے فرمایا تو اس سے پوچھیے کہ اس کی ماں زندہ ہے

www.maktabah.org

یا مردہ ہے انہوں نے پوچھا اس نے کہا کہ مُردہ ہے کہا گواہ لاؤ اس نے اس کی موت پر گواہ قائم کئے قاضی صاحب نے پوچھا امام صاحب نے فرمایا کہ مدعی سے پوچھئے کہ اس کی ماں کا اور کوئی بھی وارث ہے یا نہیں قاضی صاحب نے پوچھا اس نے کہا نہیں امام صاحب نے فرمایا اسے گواہی سے ثابت کرو اس نے گواہوں سے ثابت کیا پھر قاضی صاحب نے مدعا علیہ سے دریافت فرمایا امام صاحب نے فرمایا کہ مدعی سے دریافت کیجئے کہ ماں اس کی حرہ ہے یا باندی اس نے کہا حرہ ہے آپ نے فرمایا ثابت کرو اس نے ثابت کیا۔ پھر قاضی صاحب نے مدعا علیہ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ مدعی سے پوچھیئے کہ اس کی ماں مسلمان ہے یا ذمیہ کہا مسلمان ہے فرمایا گواہ لاؤ اس نے گواہوں سے ثابت کیا۔ امام صاحب نے فرمایا اب مدعا علیہ سے دریافت کیجئے۔

(۱۰) جب قتادہ کوفہ میں تشریف لائے فرمایا کہ مجھ سے جو کوئی مسئلہ حرام وحلال کا دریافت کرے گا اس کا جواب دوں گا امام صاحب نے پچھوایا کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اپنی بی بی سے غائب ہو گیا اور کئی سال تک غائب رہا یہاں تک کہ اس کے مرنے کی خبر آئی اس کے مرنے کو مظنون جان کر دوسری شادی کر لی جس سے اولاد بھی پیدا ہوئی پہلے شوہر نے اس لڑکے سے انکار کیا اور دوسرے نے دعویٰ کیا تو کیا دونوں نے اسے تہمت زنا کی لگائی یا صرف انکار کرنے والے نے امام صاحب نے فرمایا اگر اس کا جواب رائے سے دیں گے

www.maktabah.org

تو خطا کریں گے اور اگر حدیث سے دیں گے تو غلط کہیں گے قتادہ نے کہا ایسا واقع ہوا لوگوں نے کہا نہیں فرمایا جو بات ابھی ہوئی نہیں اس کے متعلق کیوں پوچھتے ہو امام صاحب نے فرمایا علماء کو بلاء کے لئے مستعد ہو جانا چاہیئے اور اس کے اترنے کے قبل اس سے بچنا چاہیئے تاکہ اس میں پڑنے اور اس سے نکلنے کو جان لیں قتادہ نے کہا اس کو چھوڑ دو اور تفسیر کے متعلق دریافت کرو۔ امام صاحب نے فرمایا اَلَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ سے کون شخص مراد ہے قتادہ نے فرمایا آصف بن برخیا کاتب حضرت سلیمان علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو اسم اعظم معلوم تھا امام صاحب نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام بھی اسم اعظم جانتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا نہیں امام صاحب نے فرمایا کیا ہو سکتا ہے کہ کسی نبی کے زمانہ میں کوئی شخص ایسا ہو جو اس سے اعلم ہو قتادہ نے کہا نہیں ہو سکتا پھر فرمایا بخدا میں تم لوگوں سے تفسیر بیان نہیں کروں گا۔ مجھ سے مختلف فیہ مسائل دریافت کرو۔ امام صاحب نے فرمایا کیا آپ مومن ہیں قتادہ نے کہا میں امید کرتا ہوں امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کیوں؟ کہا بوجہ قول باری تعالیٰ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ امام صاحب نے فرمایا تو کیوں نہیں کہا جس طرح سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عرض کی جبکہ باری تعالیٰ نے فرمایا اَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تو ایمان نہیں لایا عرض کی ہاں وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ اور لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو

www.maktabah.org

جائے قتادہ غصہ ہو کر کھڑے ہو گئے اور قسم کھائی کہ ان سے کوئی حدیث بیان نہ کریں گے۔

(۱۱) کسی شخص نے اپنی مجنونہ عورت کو کچھ کہا اس نے کہا یا ابن الزانیین قاضی ابن ابی لیلےٰ کے یہاں اس کی شکایت ہوئی انہوں نے اسے مسجد میں کھڑی کر کے اسے دو حد لگائے۔ امام صاحب کو جب معلوم ہوا فرمایا کہ قاضی صاحب نے چھ غلطیاں کیں (۱) مجنونہ پر حد قائم کی۔ (۲) مسجد میں حد لگائی (۳) عورت کو کھڑی کر کے حد لگائی حالانکہ عورتوں پر حد بیٹھ کر ہے (۴) قذف ایک کلمہ کے ساتھ تھا دو حد کی کوئی وجہ نہ تھی۔ اس لئے کہ ساری قوم کو ایک کلمہ کے ساتھ کوئی قذف کرے جب بھی ایک ہی حد ہوتی ہے (۵) اس عورت پر حد قائم کی حالانکہ اس کا حق اس شخص کے ماں باپ کو تھا اور وہ غائب تھے (۶) دوسری حد اس وقت لگائی کہ پہلی سے وہ صحت یاب بھی نہ ہوئی تھی جب یہ خبر قاضی ابن ابی لیلےٰ کو پہنچی قاضی صاحب نے امیر المومنین سے آپ کی شکایت کی امیر المومنین نے آپ کو فتویٰ دینے سے منع کیا پھر کچھ مسئلے عیسیٰ بن موسیٰ کے آئے امام صاحب سے ان سے سوال ہوا آپ نے ایسے جوابات دیئے جنہیں عیسیٰ بن موسیٰ نے پسند کیا پس انہوں نے اجازت دی تو آپ اس کی مجلس میں بیٹھے۔

(۱۲) ضحاک نے کہا کہ آپ حکموں کے تجویز کرنے سے توبہ کیجئے امام صاحب نے فرمایا آپ مجھ سے مناظرہ کرتے ہیں ضحاک نے کہا ہاں۔ امام صاحب

www.maktabah.org

نے فرمایا کہ اگر ہم لوگ کسی بات میں مختلف ہوں تو کون منصف ہوگا۔ ضحاک نے کہا جسے آپ چاہئے تجویز کیجئے آپ نے بعض تلامذہ ضحاک سے فرمایا کہ تم ہم دونوں کے درمیان حکم بنتا پھر ضحاک سے فرمایا کیا ان کا حکم ہونا آپ پسند کرتے ہیں اس نے کہا ہاں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ آپ نے بھی تجویز حکم کر لیا ضحاک (یہ مسکت الزام سنکر) خاموش ہو رہا۔

(۱۳) عطا بن ابی رباح نے آپ سے اس آیہ کریمہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایوب علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کے اہل اور اہل وولد کے مثل کو رد کیا عطاء نے کہا کیا رد کرتا ہے اللہ تعالیٰ نبی پر ایسے لڑکے کو جو ان کے صلب سے نہیں۔ امام صاحب نے فرمایا آپ نے اس بارے میں کیا سنا اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا فرمائے کہا رد کیا اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام پر ان کے اہل اور ولد صلبی کو اور مثل اجر ولد کو آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے۔

(تنبیہ) اس بات سے کوئی مانع نہیں کہ یہ مراد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد کی تعداد عطا کی ہو اور اسی عدد کے مثل اس بی بی سے اولاد دی ہو جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ اور یہی مطلب آیت کا ظاہر ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

(۱۴) ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنی

www.maktabah.org

بی بی سے کلام نہ کروں گا یہاں تک کہ وہ مجھ سے کلام کرے اور اس نے بھی قسم کھائی ہے کہ وہ مجھ سے بات نہ کرے گی یہاں تک کہ میں اس سے بات کروں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ تم دونوں سے کوئی حانث نہیں۔ سفیان ثوری نے سنا تو غصہ ہونے پہنچے اور کہا آپ فروج کو حلال کرتے ہیں یہ مسئلہ کہاں سے بتایا آپ نے فرمایا کہ اس کے قسم کھانے کے بعد جب عورت نے کلام کیا تو اس کی قسم تمام ہو گئی تو پھر جب اس شخص نے اس عورت سے کلام کیا تو نہ مرد پر حنث ہے نہ عورت پر اس لئے کہ اس عورت نے اس سے کلام کیا اور اس شخص نے اس عورت سے بعد قسم کے کلام کیا تو حنث دونوں سے ساقط ہے۔ سفیان نے کہا آپ کے لئے ایسے علوم کھولے جاتے ہیں جن سے ہم سب غافل ہیں۔

(۱۵) ابن مبارک نے آپ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ ہنڈیا پکا رہا تھا کہ ایک پرندہ گر کر مر گیا آپ نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ تم لوگوں کے خیال میں اس کا کیا جواب ہے لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے جواب دیا کہ شوربا بہا دیں اور گوشت کو دھو کر مصرف میں لائیں آپ نے فرمایا یہ تو اس وقت میں ہے جب سکون کے وقت پرندہ گرا ہو اور اگر جوش کے وقت گرا ہو تو گوشت بھی پھینکدیا جائے گا۔ ابن مبارک نے پوچھا کیوں فرمایا اس لئے کہ اس وقت اس کے اندر تک نجاست پہنچ جائے گی بخلاف پہلی

www.maktabah.org

صورت سکے کہ اس میں صرف ظاہر تک پہنچے گی۔ ابن مبارک کو یہ جواب بہت پسند آیا۔

(۱۶) ایک شخص مال دفن کرکے بھول گیا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی یہ کوئی فقہی مسئلہ تو ہے نہیں کہ میں بیان کروں۔ ہاں تم جاؤ اور آج صبح تک نماز پڑھتے رہو۔ تمہیں یاد آجائے گا اس شخص نے نماز پڑھنا شروع کیا چوتھائی رات بھی نہ گذری تھی کہ یاد آگیا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا فرمایا مجھے معلوم تھا کہ تیرا شیطان تجھے رات بھر نماز پڑھنے کبھی نہ دے گا تجھ پر افسوس ہے کہ اس کے شکریہ میں رات بھر تو نے نماز کیوں نہ پڑھی۔

(۱۷) ایک امانت رکھنے والے نے اپنے ودیع کی شکایت کی کہ وہ امانت سے مکر گیا اور سخت قسم کھائی کہ میں نے امانت نہیں رکھی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے انکار کی کسی کو خبر مت کر اس کے بعد آپ نے اس شخص کو بلوا بھیجا وہ آیا جب تنہائی ہوئی آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے بھیجا ہے مشورہ چاہتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جو قاضی بنانے کے قابل ہو تو کیا تم اسے پسند کرتے ہو وہ شخص کچھ رکا آپ نے اس کو رغبت دلائی اس کے بعد امانت رکھنے والے سے کہا کہ اب جاؤ اور اس سے کہو کہ میرا گمان یہ ہے کہ شاید تم بھول گئے میں نے تمہیں فلاں چیز اس نشانی کی امانت رکھنے کو دی تھی اس نے ایسا ہی جاکر کہا اس شخص نے اس کی امانت واپس کر دی اور امام صاحب کے

www.maktabah.org

پاس حاضر ہوا اور خواہش کی کہ مجھے قاضی بنوا دیجئے آپ نے فرمایا کہ میں تیرے رتبہ کو زیادہ بڑھاؤں گا اور ابھی نامزد نہ کروں گا یہاں تک کہ جو اس سے بزرگ ہے وہ آئے۔

(۱۸) ایک شخص کے یہاں چور گھس آئے اور سب کپڑے اس کے لے لئے اور اس سے طلاق غلیظ کی قسم لے لی کہ کسی کو اس کی خبر نہ دے گا اس شخص نے قسم کھالی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ اس کا کپڑا بازار میں بک رہا ہے مگر وہ بول نہیں سکتا اس نے امام صاحب سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا اپنے قبیلہ کے اکابر کو میرے پاس بلاؤ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ وہ سب کے سب ایک جگہ جمع ہوں اور ایک ایک کرکے نکلیں اور اس سے پوچھا جائے کہ یہ تیرا چور ہے اگر نہ ہو تو کہدے نہیں اور اگر ہو تو چپ رہے لوگوں نے ایسا ہی کیا اس سے چور معلوم ہوگیا اس نے تمام اموال مسروقہ واپس کر دیا اور اس کا قسم بھی نہ ٹوٹا۔ اسی لئے کہ اس نے کسی کو خبر نہ دی۔

(۱۹) کسی نے پوچھا کہ اقامت کے وقت مؤذن لوگ تنحنح کرتے ہیں کیا شریعت میں اس کی کوئی اصل ہے فرمایا وہ اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ وہ تکبیر کہنا چاہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میں شب کو بھی حاضر ہوتا تو جب کبھی نماز پڑھنے کی حالت میں میں حاضر ہوتا تو آپ تنحنح کرکے مجھے خبر دیتے۔

www.maktabah.org

(۲۰) ایک شخص نے ایک عورت سے پوشیدہ طور پر نکاح کیا جب اس کا لڑکا پیدا ہوا تب وہ شخص منکر گیا۔ اس عورت نے قاضی ابن ابی لیلےٰ کے پاس دعویٰ دائر کیا قاضی صاحب نے فرمایا کہ نکاح کا گواہ لا عورت نے کہا کہ اس شخص نے مجھ سے اس طرح نکاح کیا کہ اللہ تعالیٰ ولی ہے اور دونوں فرشتے گواہ ہیں قاضی صاحب نے دعویٰ خارج کردیا وہ عورت امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ قاضی صاحب کے یہاں جا اور کہہ کہ مدعا علیہ کو بلالیجئے اور میں گواہ لاتی ہوں جب وہ اس کو بلائیں تو کہہ کہ ولی اور شاہدین کے ساتھ کفر کرنا اس شخص سے یہ نہ ہو سکا اور نکاح کا اقرار کیا۔ مہر اس کے ذمہ لازم کیا لڑکا اس شخص کو دلایا۔

(تنبیہ) اس مسئلہ سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ولی اور گواہ دونوں میں سے کوئی نہ تھے اس لئے کہ اس صورت میں تو نکاح بالاجماع باطل ہوگا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ یہ نکاح پوشیدہ طور پر دو مجہول گواہوں کے سامنے ہوا تو جب وہ عورت اس کو ثابت نہ کر سکی تب اس نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ولایت اور فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ہوا۔ اس لئے امام صاحب نے اسے وہ بات سکھائی جس کی وجہ سے اگر عورت سچی ہے تو اس شخص کو مجبوراً نکاح کا اقرار کرنا پڑے اور امام صاحب اللہ تعالیٰ سے ڈرانے والے تھے اور واقعہ وہی تھا جو آپ کو الہام ہوا۔

(۲۱) امام صاحب نے ابن شبرمہ سے چاہا کہ انکی وصیت ثابت رکھیں

www.maktabah.org

ابن شبرمہ نے بیّنہ ان کا قبول کیا پھر فرمایا کہ اس بات پر قسم کھا کہ آپ کے گواہوں نے سچی گواہی دی۔ آپ نے فرمایا مجھ پر نہیں میں موجود نہ تھا ابن شبرمہ نے کہا آپ کی رائیں خطا اور غلط ہوئیں امام صاحب نے فرمایا کہ آپ اس نابینا کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے سر کو کسی شخص نے زخمی کر دیا اور دو گواہوں نے اس کے متعلق گواہی دی کہ فلاں شخص نے زخمی کیا ہے کیا اس شخص کو اس بات پر قسم کھانی چاہیئے کہ گواہوں نے سچی گواہی دی حالانکہ اس شخص نے دیکھا نہیں قاضی صاحب بند ہو گئے اور ان کے لئے وصیت کے ساتھ حکم دیا۔

(۲۲) یحییٰ بن سعید قاضی کوفہ نے امام صاحب کی رائے پر اجماع اہل کوفہ کا انکار کیا آپ نے اپنے شاگردوں کو کہ ان میں امام زفر اور امام ابویوسف بھی تھے ان سے مناظرہ کے لئے بھیجا انہوں نے پوچھا آپ اس غلام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے دو مالک تھے ایک نے آزاد کر دیا قاضی صاحب نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں شریک کا نقصان ہے اور یہ ممنوع ہے کہا تو اگر دوسرے شریک نے بھی آزاد کر دیا کہا جائز ہو گیا۔ بولے کہ آپ نے متناقص باتیں فرمائیں اس لئے کہ اگر پہلے کا آزاد کرنا لغو تھا تو دوسرے شریک نے اپنے وقت آزاد کیا کہ وہ غلام ہے تو یہ بھی نافذ نہ ہوا۔ قاضی صاحب خاموش ہو رہے اور بند ہو گئے۔

(۲۳) لیث بن سعد نے کہا کہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر سنا

www.maktabah.org

کرتا تھا اور مشتاق ملاقات تھا ایک سال میں مکہ معظمہ میں تھا دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگ جمع ہیں میں نے ایک شخص کو سنا کہ اس نے پکارا اے امام ابو حنیفہ تب میں نے جانا کہ یہ وہی شخص ہیں ایک شخص نے آپ سے مسئلہ پوچھا کہ میں بہت بڑا مالدار ہوں میرا ایک لڑکا ہے میں بہت کچھ روپیہ صرف کر کے اس کی شادی کر دیتا ہوں مگر وہ طلاق دے دیتا ہے میرا مال مفت میں ضائع ہو جاتا ہے تو کیا اس کی کوئی ترکیب ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو لونڈیوں کے بازار میں لے جاؤ اور جسے وہ پسند کرے اسے خرید لو پھر اس کی شادی اس لونڈی سے کر دو۔ تو اگر طلاق بھی دے گا وہ تمہاری لونڈی ہو کر رہے گی وہ اگر آزاد کرے گا اس کا حق نافذ نہ ہوگا اس لئے کہ وہ تمہاری مملوک ہے لیث بن سعد نے کہا کہ بخدا مجھے ان کا جواب اس قدر تعجب خیز نہ ہوا جس قدر ایسے مشکل مسئلے کا فوراً جواب دینا پسند آیا۔

(۲۴) ایک شخص نے اپنی بی بی کے طلاق میں شک کیا اس نے شریک سے مسئلہ پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ طلاق دیدے پھر رجعت کرے ثوری سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کہہ اگر میں نے تجھے طلاق دی ہے تو میں نے رجعت کی اور امام زفر نے فرمایا کہ جب تک تجھے طلاق کا یقین نہ ہو وہ تیری بی بی ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا آپ نے فرمایا سفیان ثوری نے مطابق ورع جواب دیا اور زفر نے مطابق فقہ خالص اور شریک کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سے

www.maktabah.org

تو کہے مجھے معلوم نہیں کہ میرے کپڑے پر پیشاب پڑا ہے یا نہیں وہ کہے کہ اپنے کپڑے پر پیشاب کرلے پھر دھو ڈال۔

(تنبیہ) ان اماموں کو اصل مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص اپنی بی بی کی طلاق میں شک کرے اس پر کچھ لازم نہیں ان ائمہ کا اختلاف اس بات میں ہے کہ اولیٰ اور بہتر کیا ہے تو شریک نے کہا کہ طلاق واقع کردے اس لئے کہ شک کے ساتھ رجعت ضروری نہیں اور رجعت معلق کے بارے میں اختلاف ہے اور ثوری کے نزدیک رجعت معلق جائز ہے اور اس میں جو اختلاف ہے اس کا خیال نہ فرمایا اور امام زفر نے اس سے اعراض کیا اور اصل حکم یعنی عدم وقوع طلاق کو بیان کیا۔

(۷۵) ربیع دربان منصور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخالف تھے ایک دن چاہا کہ بادشاہ کے سامنے آپ پر طعن کرے منصور سے کہا کہ یہ آپ کے دادا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس مسئلہ میں مخالفت کرتے ہیں کہ استثنا کے لئے اتصال ضروری نہیں آپ نے فرمایا امیر المومنین! ربیع کا یہ خیال ہے کہ آپ کی بیعت لشکریوں پر درست نہیں اس لئے کہ وہ یہاں قسم کھا کر جب گھر پلٹیں گے استثنا کردیں گے بیعت باطل ہوجائے گی منصور ہنسے اور بولے کہ اے ربیع امام ابوحنیفہ سے تعرض نہ کرو جب آپ دربار سے باہر آئے ربیع نے کہا کہ آپ نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا فرمایا نہیں۔ لیکن تم

www.maktabah.org

نے مجھے قتل کرانا چاہا تھا مگر میں نے تجھے بھی خلاصی دی اور اپنے آپ کو بھی خلاص کیا۔

(۲۶) آپ کے بعض دشمنوں نے کہا کہ آج منصور کے پاس آپ کو قتل کریں گے پھر منصور کے سامنے امام صاحب سے پوچھا کہ اے ابو حنیفہ ایک شخص ہم میں سے ان کو امیر المومنین کہتا ہے یہ اس کی گردن مارنے کا حکم دیتے ہیں میں نہیں جانتا ہوں اس کا کیا سبب ہے کیا ان کو یہ جائز ہے آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین حق حکم دیتے ہیں یا باطل اس نے کہا حق آپ نے فرمایا کہ حق کو نافذ کرو جہاں ہو اور اس کی وجہ کی دریافت فضول ہے پھر امام صاحب نے فرمایا کہ اس شخص نے چاہا تھا کہ مجھے باندھ لے مگر میں نے اس کو جکڑ ڈالا۔

(۲۷) آپ کے پڑوسی کا مور چوری ہو گیا اس نے آپ کے پاس شکایت کی آپ نے فرمایا چپ رہ۔ پھر مسجد میں تشریف لائے جب سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا کیا نہیں شرماتا وہ شخص کہ اپنے پڑوسی کا مور چراتا ہے پھر آکر نماز پڑھتا ہے حالانکہ اس کے پر کا اثر اس کے سر پر ہوتا ہے پس ایک شخص نے اپنا سر پونچھا آپ نے فرمایا اے شخص تو مور واپس کر دے اس نے مور واپس کر دیا۔

(۲۸) حضرت اعمش محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان کی تیز مزاجی کی وجہ سے لوگ پریشان تھے۔ ایک مرتبہ یہ واقعہ ان کو پیش آیا کہ انہوں نے اپنی بی بی کی طلاق کی قسم کھائی کہ اگر آپ کی بی بی آپ کو

www.maktabah.org

آٹے کے ختم ہو جانے کی خبر دے یا لکھ کے بتلا دے یا پیغام بھیجے یا دوسرے شخص سے اس غرض سے ذکر کرے کہ وہ شخص آپ سے اس کا تذکرہ کرے یا اس کے بارے میں اشارہ کرے تو اس کو طلاق ہے اس معاملہ میں آپ کی بی بی متحیر ہوئیں تو کسی نے ان سے کہا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کیجئے تب وہ بی بی علیہا الرحمۃ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور میں حاضر ہوئیں اور اس واقعہ کو عرض کیا امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب آٹے کا چرمی تھیلا خالی ہو جائے تو اس چرمی تھیلے کو انکی نیند کی حالت میں ان کے کپڑوں سے باندھ دیجئے گا جب بیدار ہوں گے اس کو دیکھیں گے اور آٹے کا ختم ہونا ان کو معلوم ہو جائے گا انہوں نے ایسا ہی کیا تو حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آٹے کے ختم ہونے کو سمجھ گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حیلوں میں سے ہے آپ زندہ ہیں تو ہم کیسے فلاح پائیں گے۔ آپ تو ہم کو ہماری عورتوں کے سامنے رسوا کرتے ہیں کہ ان کو ہمارا عاجز ہونا اور ہماری سمجھ کا ضعف دکھلاتے ہیں۔

(۲۹) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اپنی بی بی سے رمضان شریف کے دن میں ہم بستر ہوگا۔ لوگوں کو اس کے خلاصی میں سخت تردد ہوا امام صاحب نے فرمایا یہ تو آسان ہے رمضان شریف میں اپنی بی بی کو لیکر سفر کرے پھر اس سے ہم صحبت ہو۔

www.maktabah.org

(۳۰) ایک شخص نے امام صاحب کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا مجھے مہلت دو کہ میں نشانی لاؤں آپ نے فرمایا جو شخص اس سے نشانی طلب کرے گا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ نشانی مانگنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی تکذیب ہے۔

(۳۱) آپ نے اپنی بی بی حضرت حماد کی والدہ پر دوسری شادی کی انہوں نے کہا کہ آپ اپنی نئی بی بی کو تین طلاق دیجئے ورنہ میں آپ کے پاس نہیں رہوں گی۔ آپ نے حیلہ کیا اور جدیدہ سے کہا کہ ام حماد کے سامنے میرے یہاں آؤ اور مجھ سے پوچھو کہ کیا کسی عورت کو جائز ہے کہ اپنے شوہر سے مہاجرت کرے وہ گئیں اور انہوں نے یہ مسئلہ دریافت کیا ام حماد نے کہا کہ آپ کو اپنی نئی بی بی کو طلاق دینا ضرور ہے آپ نے فرمایا کہ جو میری بی بی اس گھر سے باہر ہو اس کو تین طلاق ام حماد راضی ہو گئیں اور جدیدہ کو طلاق بھی نہ پڑی۔

(۳۲) آپ سے کسی رافضی نے پوچھا کہ سب لوگوں سے زیادہ قوی کون ہے فرمایا ہمارے نزدیک تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ انہوں نے جان لیا کہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے تو اس کو ان کے سپرد کر دیا اور تم لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ قوی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے بقول تمہارے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلافت کو جبراً چھین لیا اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ان سے لے نہ سکے۔ وہ رافضی

www.maktabah.org

متحیر ہو گیا۔
(۳۳) کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہا اگر جنابت سے غسل کروں تو تین طلاق پھر کہا اگر آج کے دن کوئی نماز چھوڑ دوں تو تین طلاق پھر کہا اگر آج بی بی سے ہم صحبت نہ ہوں تو تین طلاق۔ وہ شخص کیا کرے اور اس کی خلاصی کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا وہ شخص عصر کی نماز پڑھکر اپنی بی بی سے ہم بستر ہو آفتاب ڈوبے پر غسل کرے اور مغرب وعشاء کی نماز ادا کرے اس لئے کہ آج کے دن کی سے پانچ وقت کی نماز مراد ہے۔
(۳۴) کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ
(۱) ایک شخص کی بی بی سیڑھی پر تھی اس نے کہا کہ اگر تو چڑھے تو تجھے طلاق ہے اور اگر تو اترے تو تجھے طلاق ہے اب وہ شخص کیا کرے۔ آپ نے فرمایا وہ سیڑھی پر چڑھی ہوئی ہو اور سیڑھی اتار لی جائے یا بغیر اس کے ارادہ کے کوئی شخص اسے اٹھا کر زمین پر رکھ دے۔
(۲) ایک شخص کی بی بی کے ہاتھ میں پانی کا پیالہ تھا اس نے کہا کہ تو اگر اسے پئے یا بہائے یا رکھے یا کسی شخص کو دے تو تجھے طلاق ہے اس صورت میں عورت کیا کرے تاکہ طلاق نہ پڑے امام صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس میں کوئی کپڑا ڈال کر پانی کو سکھا دے۔
(۳۵) ایک شخص نے قسم کھائی کہ انڈا نہ کھائیں گے پھر قسم کھائی

www.maktabah.org

کہ فلاں شخص کے آستین میں جو چیز ہے وہ ضرور کھائیں گے دیکھا گیا
تو وہ انڈا ہی تھا فرمایا کسی مرغی کے نیچے رکھ دے جب بچہ ہو جائے
تو بھون کر کھالے یا پکا کر مع شوربا کے سب کو کھالے۔
(تنبیہہ) ہمارے نزدیک حیلہ یہ ہے کہ اس کو حلوے میں ڈال
دے پس قسم پوری ہو جائے گی۔ اس لئے کہ اس نے آستین
کی چیز کو کھالیا۔ اور یہ نہیں صادق آتا ہے کہ اس نے بیضہ کھایا اس
لئے کہ وہ مستہلک ہو گیا۔

(۳۶) ایک عورت توام دو لڑکا جنی جس کی پیٹھ ایک ہی لگی تھی ایک
ان میں سے مر گیا علمائے کوفہ نے فتویٰ دیا کہ دونوں دفن کئے جائیں
گے امام صاحب نے فرمایا کہ صرف مردہ لڑکا دفن کیا جائے اور مٹی کے
ذریعے جوڑ توڑا جائے لوگوں نے ایسا ہی کیا جس سے زندہ جدا ہو گیا
اور زندہ رہا اور وہ لڑکا مولیٰ ابو حنیفہ کے نام سے مشہور ہوا۔

(۳۷) امام صاحب مدینہ طیبہ میں حضرت محمد بن حسن بن علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے فرمایا آپ میرے
جدِ امجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احادیث کی قیاس سے مخالفت
کرتے ہیں آپ نے فرمایا معاذ اللہ حضور تشریف رکھیں اس لئے کہ
آپ کے لئے عظمت ہے جس طرح آپ کے جد کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کے لئے عظمت ہے حضرت محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف
فرما ہوئے امام صاحب ان کے سامنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے

www.maktabah.org

اور پوچھا مرد ضعیف ہے یا عورت انہوں نے فرمایا عورت ۔ آپ نے پوچھا عورت کا حصّہ کس قدر ہے فرمایا مرد کے حصہ کا آدھا ۔ امام صاحب نے فرمایا اگر میں قیاس سے کہتا تو اس کے برعکس حکم دیتا پھر پوچھا نماز افضل ہے یا روزہ انہوں نے فرمایا نماز آپ نے کہا اگر میں قیاس سے حکم کرتا تو حائض کو نماز کے قضا کا حکم دیتا نہ روزے کے قضا کا ۔ پھر پوچھا پیشاب نجس ہے یا منی انہوں نے فرمایا پیشاب ۔ آپ نے فرمایا اگر میں قیاس کو مقدم رکھتا تو پیشاب سے وجوب غسل کا حکم دیتا نہ منی سے ۔

(۳۸) ایک مسافر اپنی نہایت ہی خوبصورت بی بی کو لے کر کوفہ پہنچا اس عورت پر ایک کوئی عاشق ہو گیا اور دعویٰ کیا کہ یہ میری بی بی ہے اور بی بی بھی اپنے شوہر سے لڑی اس کا شوہر اس بات سے عاجز ہوا کہ اپنا نکاح اس عورت کے ساتھ ثابت کرے یہ مسئلہ امام صاحب کے پاس پیش ہوا ۔ امام صاحب اور قاضی ابن ابی لیلےٰ اور ایک جماعت شوہر کے مکان پر گئے اور چند عورتوں کو وہاں جانے کے لئے فرمایا ان سب کو دیکھ کر اس کا کتا بھونکنے لگا اس کے بعد اس عورت سے جانے کو کہا اس کے جانے کے وقت کتا دم ہلاتا ہوا گرد اس کے ہو گیا ۔ امام صاحب نے فرمایا کہ حق واضح ہو گیا بس اس عورت نے نکاح کا اقرار کیا اور اسی کی نظیر وہ مسئلہ ہے حنفی علماء سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بی بی سے خلوت کرکے

اور ساتھ ساتھ مرد کا کتا ہے تو خلوت صحیح ہے اور پورا مہر واجب ہے اور اگر عورت کا کتا ہے تو خلوت صحیحہ نہ ہوگی نہ پورا مہر واجب ہوگا۔

(۳۹) ابن ہیرہ نے ایک انگوٹھی کا نگینہ جس پر عطاء بن عبداللہ کندہ تھا امام صاحب کو دکھایا اور کہا کہ میں اس نگ کے ساتھ مہر کرنے کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ کیونکہ میرے غیر کا نام اس پر کندہ کیا ہوا ہے اور اس کا حک کرنا ناممکن ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ ب کا سر گول بنادو تو عطاء من عند اللہ ہوجائے گا۔ ابن ہیرہ اس فوری جواب سے بہت متعجب ہوئے اور کہا کہ آپ اکثر میرے پاس تشریف لایا کیجئے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس آکر کیا کروں گا اگر تم مجھے اپنا مقرب بناؤ گے تو فتنہ میں ڈالو گے اور اگر دور کرو گے تو مجھے رسوا کرو گے۔ اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں تم سے خوف کروں امام صاحب نے اس وقت بھی ایسا ہی فرمایا تھا جب آپ سے منصور اور امیر کوفہ عیسٰی بن موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر آپ میرے پاس اکثر آیا کرتے تو اچھا ہوتا۔

(۴۰) ضحاک مروذی نے کوفہ پہنچ کر تمام مردوں کے قتل کا حکم عام دے دیا امام صاحب صرف ایک کرتہ اور تہبند پہنے ہوئے اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ تم نے مردوں کے قتل کا حکم عام کیوں دے دیا ہے اس نے کہا اس لئے کہ یہ سب لوگ مرتد ہیں۔ فرمایا کیا ان کا دین اس سے پہلے کچھ اور تھا جس سے پھر کر یہ دین اختیار کرلیا ہے

www.maktabah.org

یا ان کا دین پہلے سے یہی ہے اس نے کہا کہ جو کچھ فرمایا ہے۔ پھر ارشاد ہوا آپ نے پھر فرمایا ضحاک نے کہا ہم غلطی پر تھے اور قتل موقوف کرا دیا لوگوں کو امام صاحب کی برکت سے نجات ملی۔ دوسری روایت میں ہے کہ خوارج جب کوفہ پہنچے اور ان کا مذہب اپنے تمام مخالفوں کو کافر جانتا ہے لوگوں نے امام صاحب کی نسبت کہا کہ وہ شیخ الکل ہیں خوارج نے آپ کو بلوا بھیجا اور کہا آپ کفر سے توبہ کیجئے فرمایا میں سب کفر سے تائب ہوں لوگوں نے خارجیوں سے کہا کہ امام صاحب نے یہ فرمایا کہ میں تمہارے کفر سے تائب ہوں۔ خوارج نے امام صاحب کو پکڑ لیا آپ نے فرمایا یہ بات تم نے علم سے کہی یا ظن سے ان لوگوں نے کہا ظن سے آپ نے فرمایا اِن بعض الظنِّ اِثمٌ اور اثم تمہارے نزدیک کفر ہے تو تم لوگ اپنے کفر سے توبہ کرو۔ انہوں نے کہا آپ بھی کفر سے توبہ کیجئے۔

تنبیہ: بعض حاسدین امام اعظم علیہ الرحمۃ جو آپ کی تنقیص شان کرتے اور انہونی آپ پر جوڑتے تھے انہوں نے آپ کے متعلق یہ گھڑا ہے کہ معاذ اللہ آپ دو مرتبہ کافر ہو گئے اور آپ سے دو مرتبہ توبہ کرائی گئی حالانکہ واقعہ یہ ہے جو خارجیوں کے ساتھ واقع ہوا لوگوں نے آپ کی شان گھٹانے کو ایسا مشہور کر دیا حالانکہ یہ آپ کی برائی نہیں بلکہ یہ آپ کے علو مرتبت و کمال رفعت شان کی دلیل ہے اس لئے کہ آپ کے سوا اور کوئی دوسرا شخص نہ تھا جو خوارج کا مقابلہ کرتا

www.maktabah.org

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔

(۴۱) ایک شخص نے ایک آدمی کو وصیت کی اور ایک تھیلی سپرد کی جس میں ہزار دینار تھے اور کہا کہ جب میرا لڑکا بڑا ہو تو جو تو پسند کرے اس کو دے دینا جب وہ لڑکا جوان ہوا اس شخص نے اس کو خالی تھیلی دے دی اور سب اشرفیاں رکھ لیں۔ لڑکا امام صاحب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض حال کیا۔ آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا کہ ہزار دینار اس کے حوالہ کر اسلئے کہ وہی تجھے محبوب ہیں کہ تو نے اسی کو روکا ہے جو تجھے پسند ہیں کیونکہ ہر شخص غالباً اسی کو رکھتا ہے جو اس کو پسند ہوتا ہے اور ناپسندیدہ دے دیتا ہے۔

(۴۲) بعض محدثین کہ آپ کی بدگوئی کرتے ایک دن ایسے گڑھے میں گرے جس سے مخلصی کی صورت امام صاحب کے سوا کسی کے پاس نہ دیکھی وہ یہ کہ انہوں نے اپنی بی بی سے کہا اگر تو آج کی شب مجھ سے طلاق طلب کرے اور میں تجھے طلاق نہ دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت نے کہا کہ آج کی رات اگر تجھ سے طلاق نہ چاہوں تو میرا غلام آزاد ہے آپ نے عورت سے فرمایا تو اس سے طلاق چاہ اور مرد سے فرمایا کہ تو کہہ کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے پھر فرمایا کہ تم دونوں جاؤ تم دونوں میں سے کسی پر حنث نہیں اور اس شخص سے کہا کہ جس شخص نے تجھے ایسا مسئلہ بتایا اس کے حق میں بدگوئی سے توبہ کرو شخص تائب ہوا اس کے بعد وہ دونوں ہر نماز کے بعد امام صاحب کیلئے دعا کرتے تھے۔

www.maktabah.org

(۴۳) ایک شخص نے اپنی بی بی کی طلاق کی قسم کھائی کہ اگر میرے واسطے ایسی ہانڈی نہ پکائے جس میں مکوک (ایک پیمانہ کا نام ہے) نمک ہو اور کھانے میں اس کا اثر نہ ہو تو تجھے طلاق ہے کسی نے امام صاحب سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ ہانڈی میں بیضہ پکاؤ اور اس میں اس قدر نمک ڈال دے جتنے کے متعلق اس نے قسم کھائی ہے بلکہ اس سے زیادہ۔

(۴۴) دہریہ کی ایک جماعت نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا پہلے ہم سے مسئلہ میں بحث کر لو۔ اس کے بعد تمہیں اختیار ہے انہوں نے اسے منظور کیا آپ نے فرمایا کیا کہتے ہو اس کشتی کے بارے میں جو بوجھوں سے لدی ہوئی بلا ملاح کے ایسے دریا میں جا رہی ہے جس میں امواج متلاطم ہیں کیا ایسا ہو سکتا ہے لوگوں نے کہا یہ محال ہے آپ نے فرمایا کیا عقلاً جائز ہے کہ اس دنیا کا مثل موجود ہو۔ باوجود متباین ہونے اطراف کے اور اختلاف احوال وامور کے اور بدلنے اعمال وافعال کے اور بسبب بغیر صانع حکیم مدبر علیم کے ہو اس کو سنکر وہ سب لوگ تائب ہوئے اور اپنی اپنی تلواریں نیام میں کر لیں۔

(۴۵) ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے کسی شخص پر ہزار روپے تھے اور وہ منکر تھا۔ اور قسم کھانے کے ارادہ میں تھا اور مدعی کے لئے صرف ایک ہی گواہ تھا جس کا صدق امام صاحب

www.maktabah.org

کو معلوم تھا۔ آپ نے اس شخص کو حکم فرمایا کہ دہ ہزار روپے اپنے گواہ کے سامنے کسی شخص کو ہبہ کر دے اور موہوب لہ کو دعویٰ کا حکم دیا اور شاہد اور واہب کو گواہی کے لئے فرمایا انہوں نے ایسا ہی کیا قاضی صاحب نے مدعی کو ڈگری دے دی اور اس قسم کے مسئلوں کا دروازہ وسیع ہے اور جس قدر میں نے ذکر کئے اس میں کفایت ہے علاوہ بریں بعض وہ مسائل جن کو میں نے نہیں ذکر کیا ان میں خلل اور ان کے ثبوت میں نزاع ہے اس لئے اُن کا حذف ہی کر دینا واجب ہے

چوبیسویں فصل آپ کے حلم وغیرہ کے بیان میں

یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے کسی کو آپ سے زیادہ حلیم نہ دیکھا دین کی فضیلت پرہیزگاری حفظ لسان مفید باتوں کی طرف توجہ کرنا خاص آپ کا کام تھا۔ دوسرے نے کہا کہ ایک شخص نے آپ کو بہت کچھ بُرا بھلا کہا حتیٰ کہ زندیق وغیرہ جیسے نا ملائم الفاظ سے یاد کیا آپ نے اس سے فرمایا غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ اللہ تیری مغفرت کرے وہ جانتا ہے کہ میرا حال اس کے خلاف ہے عبد الرزاق نے کہا کہ میں نے کسی کو آپ سے زیادہ بردبار نہ دیکھا ہم ان کے ساتھ مسجد خیف میں تھے اور لوگ آپ کے گرد تھے کہ آپ سے کسی بصری نے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیا اس نے اس پر یہ

www.maktabah.org

اعتراض کیا کہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مخالف ہیں آپ نے فرمایا انہوں نے خطا کی ایک شخص بول اٹھا یا ابن الزانیہ تو یہ کہتا ہے کہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطا کی یہ سنکر لوگ چلّا اٹھے اور اس شخص کا قصد کیا امام صاحب نے سب کو روکا اور انہیں خاموش کیا اور تھوڑی دیر تک سر جھکائے بیٹھے رہے پھر سر اٹھایا اور فرمایا کہ ہاں حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطا کی اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث میں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی راستی پر ہیں۔

امام صاحب فرمایا کرتے کہ میں نے کبھی کسی سے اس کی برائی کا بدلہ نہ لیا اور نہ کسی پر لعنت کی اور نہ کسی مسلمان یا ذمی پر ظلم کیا اور نہ کسی کو دھوکا دیا نہ کسی کو فریب دیا۔

کسی نے آپ سے کہا کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ آپ سے پلتے ہیں اور آپ کی بدگوئی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی تعریفیں شروع کیں۔

آپ کے پڑوس میں ایک موچی رہتا تھا جب نشہ میں ہوتا یہ شعر گاتا سے اضاعونی وای فتی اضاعوا + لیوم کریھۃ و سداد ثغر۔ ایک رات اسکی آواز نہ معلوم ہوئی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کو چوکیدار پکڑ کر لے گئے ہیں۔ آپ امیر کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی سفارش کی امیر نے امام صاحب کی تعظیم کی اور اس

www.maktabah.org

موچی کو چھوڑنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ وہ تمام لوگ جو اس شب میں پکڑے گئے تھے سب چھوڑ دیئے گئے۔ آپ واپس تشریف لائے اور موچی آپکے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اے شخص کیا میں نے تجھے ضائع کیا اس نے کہا نہیں بلکہ حضور نے میری حفاظت کی اور نگاہ رکھی! اللہ تعالیٰ حضور کو بہترین جزا عطا فرمائے پھر توبہ کی اور سچے دل سے توبہ کی اور ہمیشہ آپ کی خدمت میں رہنے لگا یہاں تک کہ فقیہ ہو گیا۔

ولید بن قاسم نے کہا کہ امام صاحب کریم الطبع تھے اپنے اصحاب کا خیال رکھتے اور مواسات فرماتے عصام نے کہا کہ کسی شخص کو اپنے شاگردوں کا ایسا خیال نہ تھا جس طرح امام صاحب کو تھا حتیٰ کہ اگر کسی کے بدن پر مکھی بھی بیٹھتی تو اس کی ناگواری امام صاحب پر محسوس ہوتی تھی کسی نے آپ کے ایک شاگرد کے متعلق بیان کیا کہ وہ اپنی چھت پر سے گر گیا۔ امام صاحب نے زور سے چیخ ماری جس کو تمام مسجد والوں نے سنا اور گھبرائے ہوئے ننگے پاؤں کھڑے ہوتے پھر روئے اور فرمایا کہ اگر اس مصیبت کا اٹھا لینا میرے امکان میں ہوتا تو میں اس کو ضرور اٹھا لیتا اور تا صحت روزانہ صبح و شام اس کی عیادت کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ایک شخص آپکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آپ کا جعلی خط فلاں شخص کے پاس لے گیا اس نے مجھے چار ہزار درہم دیئے امام صاحب نے فرمایا اگر تم اس ذریعہ سے نفع اٹھاتے ہو تو کرو۔

www.maktabah.org

ابو معاذ کہتے ہیں کہ امام صاحب باوجودیکہ جانتے تھے کہ مجھے سفیان ثوری سے قرابت ہے اور ان دونوں میں اَن بن تھی جیسی ہمعصروں میں ہوا کرتی ہے پھر بھی آپ مجھ کو اپنا مقرب بناتے تھے اور میری حاجت روائی فرماتے تھے اور امام صاحب پرہیزگار صاحب حلم و وقار تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں شریف خصلتوں کو جمع فرمایا تھا۔ امام صاحب پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو گالی دی اور بہت کچھ سخت و سست کہا آپ نے اس کی طرف التفات نہ کی اور نہ اپنے کلام کو قطع فرمایا بلکہ اپنے شاگردوں کو اس کی طرف مخاطب ہونے سے منع فرمایا جب آپ فارغ ہو کر کھڑے ہوئے وہ آپ کے ساتھ آپ کے گھر کے دروازہ تک گیا آپ وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا یہ میرا گھر ہے اگر تیری گالیاں کچھ باقی رہ گئی ہوں تو ان کو تمام کر لے یہاں تک کہ تیرے دل میں کچھ باقی نہ رہے وہ شخص شرمندہ ہوا۔

دوسرے قصہ میں ہے کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہو لیا جب آپ اندر تشریف لے گئے گالی گفتہ بکنے لگا کسی نے اس کو کچھ جواب نہ دیا اس نے کہا کیا مجھے کتا سمجھتے ہو۔ اندر سے آواز آئی کہ ہاں۔

امام ابو یوسف نے فرمایا کہ آپ اپنی والدہ کو گدھے پر سوار کر کے عمر بن ذر کی مجلس میں لے جاتے اور ان کا حکم ٹالنا ناپسند فرماتے امام صاحب فرماتے کبھی میں اپنی والدہ کو ان کے یہاں لے جاتا اور وہ خود سوال کرتیں اور کبھی والدہ صاحبہ مجھے حکم فرماتی تو میں وہاں جا کر

www.maktabah.org

ان سے مسئلہ پوچھکر والدہ سے عرض کرتا اور میں وہاں یہ کہتا کہ میری والدہ نے حکم کیا ہے کہ میں آپ سے یہ مسئلہ دریافت کروں وہ فرماتے اور آپ پوچھتے ہیں پھر میں کہتا کہ انہوں نے مجھے حکم کیا۔ عمر بن ذر فرماتے جواب مسئلہ بیان کیجئے۔ میں صورت واقعہ اور جواب دونوں بیان کرتا پھر وہ مجھ سے وہی جواب کہہ دیا کرتے میں والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور جو کچھ وہ کہتے اس کی خبر دے دیتا اور اس کی نظیر وہ واقعہ ہے کہ والدہ صاحبہ نے ایک مسئلہ پوچھا امام صاحب نے اس کا جواب دیا انہوں نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ میں سوائے زراعہ واعظ کے اور کسی کی بات نہیں مانوں گی۔ امام صاحب ان کو زراعہ کے یہاں لائے اور کہا کہ میری والدہ آپ سے فلاں مسئلہ دریافت کرتی ہیں زراعہ نے کہا آپ خود بڑے عالم اور بڑے فقیہہ ہیں خود جواب دیجئے۔ امام صاحب علیہ الرحمتہ نے فرمایا میں نے یہ فتویٰ دیا زراعہ نے فرمایا۔ اس مسئلہ کا وہی جواب ہے جو امام ابوحنیفہ نے فرمایا تب انہیں اطمینان ہوا اور واپس ہوئیں۔

حجیانی نے کہا کہ میرے سامنے امام صاحب سے ایک جوان نے سوال کیا آپ نے اس کا جواب دیا اس نے کہا آپ نے غلطی کی ہیں نے حاضرین بارگاہ سے کہا سبحان اللہ آپ لوگ ایسے مقتدائے وقت کی عزت نہیں کرتے آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا انہیں چھوڑ دیجئے۔ میں نے خود انہیں اس کا عادی کیا ہے

www.maktabah.org

امام صاحب فرماتے جب سے میرے استاد حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کا انتقال ہوا ہے میں ہر نماز کے بعد اپنے والد ماجد کے ساتھ
ان کے لئے دعاء مغفرت کرتا ہوں اور کبھی میں نے اپنا پیر ان کے
گھر کی طرف نہیں پھیلایا حالانکہ میرے اور انکے مکان میں سات گلیوں کا فاصلہ ہے
اور میں ہر اس شخص کے لئے جس سے میں نے سیکھا یا میں نے اس
کو سکھایا ہو دعاء مغفرت کرتا ہوں۔

ابن مبارک نے کہا آپ کی مجلس سے زیادہ باوقار مجلس کسی کی نہیں
دیکھی آپ خوش نو جامہ زیب خوبرو تھے امام زفر فرماتے ہیں آپ مشقتوں
کو برداشت کرنے والے صابر و شاکر تھے۔ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ
آپ کے سامنے سے گذرے دیکھا کہ آپ کی اور آپ کے شاگردوں
کی آواز مسجد میں بلند ہے فرمایا اے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ مسجد ہے
جہاں آواز نہیں بلند کی جاتی فرمایا ان کو چھوڑیئے وہ بغیر اس کے
نہیں سمجھتے۔ ہارون رشید نے امام ابو یوسف سے کہا آپ امام صاحب
علیہ الرحمۃ کے اوصاف بیان فرمایئے فرمایا اے امیر المومنین اللہ عزوجل
فرماتا ہے ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید یعنی کوئی بات
منہ سے نہیں نکلنے پاتا مگر ایک نگہبان اس کے پاس تیار ہے میرا
علم ان کے متعلق یہ ہے امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محارم الٰہی سے
سخت پرہیز فرماتے غایت درجہ پرہیزگار تھے بے جانے دین کی
باتوں میں کچھ نہ فرماتے اس بات کو درست رکھتے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت

www.maktabah.org

کی جائے اس کی نافرمانی نہ ہو اپنے زمانے کے دنیاداروں سے الگ تھلگ رہتے ان کی دنیاوی عزت میں ہمسری کا خیال نہ لاتے زیادہ تر خاموش رہتے۔ علمی باتوں میں ہمیشہ فکر فرماتے بیہودہ بک جھک کرنے والے نہ تھے جب کوئی مسئلہ آپ سے پوچھا جاتا اگر معلوم ہوتا جواب دیتے اور ٹھیک جواب دیتے اور اگر نہ معلوم ہوتا تو قیاس فرماتے اور اس کا اتباع فرماتے اور اپنے نفس اور دین کو بچاتے علم اور مال کو بہت خرچ فرماتے اپنی ذات کے سوا تمام لوگوں سے مستغنی تھے کبھی طمع کی طرف مائل نہیں ہوئے غیبت سے بہت دور رہتے کسی کو بھلائی کے سوا یاد نہ فرماتے ہارون رشید نے کہا اچھوں کے یہی اخلاق ہیں۔

معافی موصلی نے کہا امام صاحب میں دس باتیں ایسی تھیں کہ اگر ایک بھی کسی شخص میں ہو تو وہ اپنے وقت کا رئیس اور اپنے قبیلہ کا سردار ہو وہ دس باتیں یہ ہیں۔

۱۔ پرہیزگاری۔
۲۔ سچ بولنا
۳۔ عفت
۴۔ لوگوں کی خاطر مدارت کرنا۔
۵۔ سچی محبت رکھنی
۶۔ اپنے نفع کی باتوں پر متوجہ نہ ہونا۔

www.maktabah.org

۷۔ زیادہ تر خاموش رہنا۔

۸۔ ٹھیک بات کہنا۔

۹۔ عاجزوں کی مدد کرنا۔

۱۰۔ اگرچہ وہ عاجز دشمن ہو۔

ابن نمیر نے کہا امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے اور ان کے ساتھ ان کے اصحاب امام زفر داؤد طائی قاسم بن معن وغیرہم ہوتے یہ لوگ آپس میں کسی مسئلہ کے متعلق گفتگو کرتے یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہوتی تھیں۔ پھر امام صاحب کلام فرماتے تو سب لوگ خاموش ہو جاتے تھے یہاں تک کہ امام صاحب اپنا کلام ختم فرماتے تو سب لوگ امام صاحب کے ارشاد کو یاد رکھتے جب سب لوگ اچھی طرح یاد کر لیتے تو دوسرا مسئلہ چھیڑتے آپ فرمایا کرتے تھے اگر عوام میرے غلام ہوتے تو میں سب کو آزاد کر دیتا اور ان کی ولاء سے بھی باز آتا۔

پچیسویں فصل آپ کے اپنے کسب سے کھانے

اور عطیات سلطانی کے رد کرنے کے بیان میں ہے

آپ سے تواتراً ثابت ہے کہ آپ ریشمی کپڑوں کی تجارت فرماتے تھے اور اچھی حالت میں آپ کی دکان کوفہ میں تھی۔ آپ کے شریک لوگ خریداری کے لئے سفر کرتے تھے اور آپ اس کو استغنا نفس

www.maktabah.org

کے ساتھ بیچتے اور طمع کی طرف مائل نہ ہوتے اسی وجہ سے حسن بن زیاد نے کہا بخدا انہوں نے کبھی کسی خلیفہ یا امیر کا عطیہ قبول نہ کیا۔ منصور نے کئی دفعہ آپ کو تیس ہزار درم دیئے آپ نے فرمایا اے امیرالمومنین میں بغداد میں اجنبی شخص ہوں میرے پاس اور لوگوں کی امانتیں ہیں اور میرے یہاں کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے اس کو بیت المال میں رکھوا دیجئے۔ خلیفہ منصور نے اس کو منظور کر لیا جب امام صاحب کا وصال ہوا بیت المال سے لوگوں کی امانتیں نکالی گئیں تو لوگوں نے اس کو دیکھا تب منصور نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے مجھ کو دھوکا دیا۔ (یعنی اس ترکیب سے میرا عطیہ واپس کر دیا) مصعب نے کہا کہ خلیفہ منصور نے دس ہزار درہم عطا کئے امام صاحب نے فرمایا اگر اس کو واپس کرتا ہوں تو ناخوش ہوگا اور اگر قبول کرتا ہوں تو یہ مجھے ناپسند ہے آخر مجھ سے مشورہ کیا میں نے کہا کہ یہ مال خلیفہ کی نگاہ میں بہت زیادہ ہے جب اس کے لینے کو آپ کو بلائے تو فرمایئے کہ مجھے امیرالمومنین سے ایسی امید نہ تھی۔ چنانچہ جب خلیفہ نے امام صاحب کو اس کے لینے کے لئے بلایا امام صاحب نے وہی فرمایا منصور کو یہ خبر پہنچی تو اس نے بخشش کو روک لیا پھر امام صاحب ہر معاملہ میں مجھ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ منصور کی بی بی نے اس سے بے رغبتی کرنے کی وجہ سے جھگڑا کیا اور عدل چاہا اور خواہش کی کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس بارے میں حکم دیں۔ امام صاحب بلائے گئے عورت پس پردہ بیٹھی

www.maktabah.org

منصور نے پوچھا ایک شخص کو کتنی بیویاں حلال ہیں۔ آپ نے فرمایا چار پھر پوچھا کتنی لونڈیاں فرمایا جس قدر چاہیے۔ خلیفہ نے کہا کہ اس کے سوا اور کوئی کہہ سکتا ہے امام صاحب نے فرمایا نہیں منصور نے بی بی کو مخاطب کرکے کہا لو سن لو۔ امام صاحب نے فرمایا اے امیر المومنین مگر یہ خیال رہے کہ یہ چار بیویوں کا حلال ہونا اس کے لئے ہے۔ جو عدل کرتا ہو ورنہ ایک ہی بس ہے۔ قال تعالیٰ فان خفتم ان لاتعدلوا فواحدۃ تو ہم کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے ادب کے ساتھ ادب حاصل کریں اور اس کی نصیحتوں کے ساتھ نصیحت پکڑیں منصور خاموش ہو رہے جب امام صاحب دربار سے باہر تشریف لائے تو بہت گراں قدر عطیہ بادشاہ بیگم نے آپ کی خدمت میں حاضر کیا آپ نے اس کو واپس فرما دیا کہ یہ میں نے دین کے لئے کیا نہ کسی تقرب و دنیا طلبی کو۔

چھبیسویں فصل آپ کے لباس کے بیان میں ہے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت حماد نے فرمایا کہ آپ جامہ زیب تھے خوشبو بہت لگاتے تھے۔ قبل اس کے کہ لوگ آپ کو دیکھیں ہوا کی خوشبو سے آپ پہچان لئے جاتے تھے ؎

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے — یہی کہتی ہے خوشبو اس ہوا کی

www.maktabah.org

امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ آپ اپنے جوتے کے تسمے کا بھی خیال رکھتے تھے کبھی نہ دیکھا گیا کہ تسمہ ٹوٹا ہوا ہو۔ اوروں سے روایت ہے کہ آپ لمبی ٹوپی سیاہ رنگ کی پہنتے تھے لنفر نے کہا کہ امام صاحب نے سوار ہو کر کہیں تشریف لے جانے کا ارادہ کیا تو مجھ سے فرمایا اپنی چادر مجھے دو اور میری چادر تم لو میں نے ایسا ہی کیا جب واپس تشریف لائے فرمایا تم نے اپنی موٹی چادر کی وجہ سے مجھے شرمندہ کیا حالانکہ وہ چادر پانچ درم کی تھی بعد کو میں نے دیکھا کہ آپ لوئی اوڑھے ہوئے تھے جس کی قیمت میں نے تیس دینار لگائی اور آپ کی چادر اور پیراہن کی قیمت چار سو درہم لگائی گئی اور آپ کا لباس جبہ فنک جبہ سنجاب ثعلب تھا جس کو پہن کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک خطدار چادر تھی اور سات ٹوپیاں جن میں ایک سیاہ رنگ کی تھی۔

ستائیسویں فصل آپ کے آداب و حکمت کے بیان میں ہے۔

آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

کفی حزنا ان لاحیاة هنیئة　　ولا عمل یرضی به الله صالح

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص علم کی کوئی بات بولے اور اس کو یہ کھے اور وہ شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے یہ نہ پوچھے گا کہ تو نے دینِ الٰہی میں کیونکر فتویٰ دیا تو اس کو اپنا نفس اور دین آسان

www.maktabah.org

معلوم ہوا جو شخص ریاست قبل از وقت چاہیے ذلّت کی زندگی بسر کرے گا
جو شخص ثقیل الحاسہ ہو وہ نہ فقہ کی قدر جانتا ہے نہ اہل فقہ کا رتبہ پہچانتا
ہے میں نے گناہوں کو ذلّت دیکھا اس لئے اس کو مروّت سے چھوڑ دیا
وہ دیانت ہو گیا جس شخص کو علم خدا کے محرمات سے منع نہ کرے۔ وہ
نقصان یاب ہے جمع خاطر تعلقات کے کم کر دینے کے ساتھ ہے۔ یعنی
علاقہ کو قدر حاجت سے زیادہ نہ بڑھائے صرف اسی قدر رکھے جس سے
فقہ کی حفاظت پر مدد کرے۔ اگر خدا کے ولی علماء نہیں تو دنیا و آخرت
میں کوئی خدا کا ولی نہیں۔ امام صاحب سے صبح کی نماز کے بعد کئی مسئلے
دریافت ہوئے امام صاحب نے اسی وقت ان کے جوابات دیئے
کسی نے کہا کہ کیا علماء اس وقت خیر کے سوا اور کسی کلام کو ناپسند نہیں
فرماتے آپ نے فرمایا اس سے بڑھکر خیر کیا ہو گا کہ کہا جائے فلاں چیز
حرام ہے فلاں چیز حلال ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیس ہے اور مخلوق
الٰہی کو اس کی نافرمانیوں سے بچانا ہے توشہ دان جب زادِ راہ سے
خالی ہو اس کا مالک ضائع ہو گا۔ امام صاحب کے پاس ایک شخص سفارشی
خط لایا کہ اس سے حدیث بیان فرمایئے آپ نے فرمایا یہ علم کا طلب
کرنا نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے علماء سے عہد لیا ہے کہ ضرور ضرور علم بیان
کرنا اور اسے چھپانا نہیں علماء کو نہیں چاہیئے کہ اس کے خواص ہوں (جن کو
سفارش سے علم سکھائے) ان کو چاہیے کہ (بغیر سفارش) لوگوں کو علم
سکھائیں اور اس سے مقصود ذات الٰہی ہو۔ بعض لوگوں سے فرمایا کہ

www.maktabah.org

میں جب چاہتا ہوں یا لوگوں سے باتیں کر رہا ہوں یا سویا ہوں یا ٹیک لگائے ہوں تو مجھ سے دینی بات نہ پوچھنا اس لئے کہ ان وقتوں میں آدمی کی عقل ٹھکانے نہیں رہتی ہے کسی نے حضرت علی و امیر معاویہ و مقتولین صفین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا جواب لیکر جاؤں جس کے بارے میں مجھ سے سوال ہو اور اگر میں خاموش رہتا ہوں تو اس سے سوال نہ ہوگا تو جس کے ساتھ میں مکلف ہوں اس میں مشغول رہنا بہتر ہے۔ آپ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا اگر تم لوگ اس علم سے بھلائی نہ چاہتے ہو گے تو تم کو اس کے حصول کی توفیق نہ دی جائے گی اور فرماتے تھے میں اس قوم سے تعجب کرتا ہوں جو ظنی بات کہتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ نے فرمایا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ۔

(**تنبیہ**) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس کلام کی تاویل ضروری ہے یعنی آپ کا تعجب کرنا اس شخص پر ہے جو باب عقائد میں ظنی بات کہتا اور اس پر عمل کرتا ہو حالانکہ اس میں مطلوب یقین ہے یا اس شخص پر تعجب ہے جو فرعی مسئلہ میں ظنی بات کہتا ہے حالانکہ وہ مجتہد نہیں۔ اور نہ کسی مجتہد کا مقلد ہے ہاں مجتہد اور اس کے مقلد کے لئے یہ جائز ہے اس لئے کہ فقہ ظنی علم ہے اگرچہ کہا جاتا ہے کہ حکم معلوم ہے اور ظن صرف طریق ثبوت حکم میں ہے اسی لئے علماء کرام نے فقہ کی تعریف

www.maktabah.org

میں لکھا ہے هُوَ الْعِلْمُ بِالْاَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ عَنْ اَدِلَّتِهَا التَّفْصِيْلِيَّةِ امام صاحب نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم کو دنیا کے لئے طلب کرے اس میں برکت نہ ہوگی اور اس کے قلب میں مستحکم نہ ہوگا اور اس سے پڑھنے والے اس سے نفع اٹھائیں گے اور جو شخص اسے دین کیلئے حاصل کرے اس میں اس کیلئے برکت ہوگی اس کے دل میں جم جائے گا اور اس کے تلامذہ اس سے نفع اٹھائیں گے ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے ابراہیم تمہیں عبادت سے بہت کچھ نصیب ہوا تو چاہیے کہ علم تمہارے قلب سے ہو کر یہ راس العبادت ہے اور اس کے ساتھ تمام امور کا قیام ہے جو شخص حدیث سیکھے اور فقیہ نہ ہو وہ مثل عطار کے ہے کہ دوائیں جمع کرتا ہے مگر منافع کو نہیں جانتا یہاں تک کہ طبیب کے پاس جائے اسی طرح محدث حدیث کے حکم کو نہیں جانتا یہاں تک کہ فقیہ کے پاس جائے جب کوئی دینوی ضرورت پیش آئے تو اس کے حاصل ہونے تک کھانا مت کھا اس لئے کہ کھانا عقل کو بدل دیتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ امام صاحب کی مراد اس سے زیادہ کھانا ہے۔

منصور نے امام صاحب سے کہا کہ آپ میرے پاس اکثر کیوں نہیں تشریف لایا کرتے فرمایا میرے پس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر آپ سے خوف کروں اگر آپ اپنا مقرب بنائیں گے تو فتنہ میں ڈالیں گے اور اگر دور کریں گے رسوا کریں گے۔ امیر کوفہ سے فرمایا سلامتی کے ساتھ روٹی کا ایک ٹکڑہ ایک پیالہ پانی ایک کپڑا پوستین کا بہتر ہے ایسی

www.maktabah.org

نعمتوں میں عیش کرنے سے جس کے بعد ندامت ہو جب کوئی آپ کے پاس لوگوں کی بات بیان کرتا فرماتے دیکھو بچو ایسی باتوں سے جس کو لوگ ناپسند کرتے ہوں جو شخص میری برائی بیان کرے اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے اور جو شخص میرے حق میں کلمۂ خیر کہے اللہ تعالیٰ اسے نیک اجر عطا فرمائے۔ دین میں تفقہ حاصل کرو اور لوگوں کو اس حال پر چھوڑ دو جو انہوں نے اپنے لئے پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں تمہارا محتاج بنائے گا جس کے نزدیک اس کا نفس معظم ہوگا دنیا اور اس کی تمام سختیاں اس کے نزدیک ذلیل ہوں گی جو شخص تیری بات کاٹے اسے کسی قابل مت گن اس لئے کہ وہ علم و ادب کا دوستدار نہیں۔ اپنے دوست (یعنی نفس) کے لئے گناہ اور اپنے غیر (یعنی وارث) کے لئے مال مت جمع کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جس نے لڑائی کی حضرت علی حق کے ساتھ اس پر بالا رہے اور اگر یہ باتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شائع نہ ہوتیں تو کسی کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ باغی مسلمانوں کے قتال کا کیا طریقہ ہے اور اسی کے مثل حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے کہ میں نے باغیوں کے احکام اور ان کے قتل کا مسئلہ حضرت علی اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قتال سے سیکھا۔ کسی شخص نے امام صاحب سے ایک مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیا اس پر کسی نے کہا کہ یہ شہر کوفہ ہمیشہ امن کے ساتھ رہے گا جب تک آپ تشریف فرما ہیں آپ نے اس پر یہ شعر پڑھا ؎

www.maktabah.org

خَلَتِ الدِّیَارُ فَسُدْتُ غَیْرَ مُسَوَّدٍ   وَمِنَ الْعَنَاءِ تَفَرُّدِی بِالسُّؤْدَدِ

آپ کے صاحبزادے حضرت حماد رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کو آگے بڑھے آپ نے ان کا کپڑا پکڑ کر ان کو ہٹایا اور غیر کو آگے بڑھایا انہوں نے عرض کی حضرت آپ مجھے رسوا فرماتے ہیں امام صاحب نے فرمایا نہیں بلکہ خود تم نے اپنے آپ کو رسوا کرنا چاہا تھا تو میں نے منع کیا کیونکہ تم نماز پڑھاتے اگر کوئی شخص کہتا ان کے پیچھے جو نماز پڑھی ہے دہراؤ تو یہ واقعہ کتابوں میں لکھ جاتا اور قیامت تک عار و ننگ کا باعث ہوتا۔

اٹھائیسویں فصل وظائف جلیلہ مثل عہدۂ قضا وانتظام بیت المال کے متولی ہونے سے انکار کرنے اور انکار پر آپ کی تکلیف کے بیان میں ہے۔

ربیع نے کہا کہ بنی امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد کے والی عراق یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے مجھ کو امام صاحب کے بلانے کو بھیجا کہ ان کو بیت المال کا ناظم و ناظر مقرر کرے آپ نے اس سے انکار فرمایا اس نے اس پر آپ کے کوڑے مارے۔

مفصل واقعہ یہ ہے کہ بنی امیہ کے جانب سے عراق کا والی ابن ہبیرہ تھا جب عراق میں فتنہ و فساد کا ظہور ہوا اس نے فقہاء عراق

www.maktabah.org

کو جمع کر کے اپنے کام کا ایک ایک حصہ ایک ایک کے سپرد کیا امام صاحب
کو بلا بھیجا کہ ان کے پاس اس کی مہر رہے اور کوئی فرمان بغیر ان کے
مہر کئے نافذ نہ ہو نہ بغیر ان کے دستخط کے بیت المال سے کوئی
رقم برآمد ہو آپ نے اس سے انکار فرمایا۔ اس نے قسم کھائی کہ آپ
ایسا نہ کریں گے تو بخدا ہم ماریں گے فقہاء عراق نے کہا ہم آپ کو
قسم دیتے ہیں کہ اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالیئے اس لئے کہ ہم
لوگ بھائی بھائی ہیں اور ہم سب لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں (تو جس
طرح ہم لوگوں نے مجبوراً قبول کیا ہے) آپ بھی قبول کرلیجئے امام صاحب
نے پھر بھی انکار کیا اور فرمایا کہ اگر مجھ سے بزدر حکومت یہ چاہے اس
کے لئے مسجد کے دروازوں کو شمار کروں تو میں یہ بھی نہ کروں گا پھر
اتنا بڑا کام مجھ سے کیونکر ہو سکتا ہے کہ مثلاً وہ لکھے گا کہ فلاں مسلمان کی
گردن ماری جائے اور میں اس پر مہر کروں بخدا میں کبھی اس مخمصہ میں
نہ پڑوں گا اس قتل کی تخصیص اس وجہ سے کی گئی ہے کہ مسلمان کا ناحق
قتل کرنا شرک کے بعد سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے۔ کوتوال نے اس
پر آپ کو دو ہفتہ قید میں رکھا اور مارا نہیں پھر آپ کو چودہ کوڑے
مارے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس نے کئی دن تک متواتر
مارا۔ پھر ایک شخص ابن ہبیرہ کا اس کے پاس آیا اور بیان کیا کہ وہ شخص
مر جائے گا۔ ابن ہبیرہ نے کہا کہ ان سے کہہ کہ ہم کو ہماری قسم سے
چھڑائیے اس شخص نے عرض کی آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ سے یہ چاہے

www.maktabah.org

کہ میں اس کے لئے مسجد کے دروں کو شمار کر دوں تو یہ بھی نہ کروں گا مجھ کو چھوڑو کہ اس بارے میں اپنے بھائیوں سے مشورہ کروں ابن ہیرہ نے اس کو غنیمت سمجھا اور آپ کی رہائی کا حکم دیا آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ۱۳۰ھ میں مکہ تشریف لے گئے اور وہیں اقامت فرمائی یہاں تک کہ جب خلفائے عباسیہ کا دور حکومت شروع ہوا تو آپ کوفہ تشریف لائے وہ زمانہ منصور کی خلافت کا تھا منصور نے آپ کی بہت عزت و عظمت کی دس ہزار درہم اور ایک لونڈی کا حکم دیا آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار فرمایا خطیب نے ابن ہیرہ کے ساتھ آپ کا دوسرا واقعہ یہ بیان کیا ہے کہ اس نے چاہا کہ آپ والی کوفہ ہوں آپ نے انکار کیا اس پر اس نے ہر روز دس کوڑے کے حساب سے ایک سو دس کوڑے لگوائے اور آپ برابر انکار کرتے رہے جب اس نے اس قدر انکار دیکھا تو رہائی دی۔ دوسری روائیت میں ہے کہ اس نے آپ کو عہدہ قضاء قبول کرنے کو کہا آپ نے انکار فرمایا اس پر اس نے قید کیا کسی نے آپ سے کہا کہ خلیفہ نے قسم کھائی ہے کہ تا وقتیکہ آپ عہدہ قضا قبول نہ فرمائیں گے ہم آپ کو چھوڑ نہیں سکتے اور وہ ایک مکان بنانا چاہتا ہے جس کی اینٹ گننے کا کام آپ کے سپرد ہوا ہے آپ نے فرمایا بخدا وہ اگر مجھے دروں کو گننے کے لئے مجھ سے کہے تو یہ بھی نہ کروں گا جب آپ قید خانہ سے رہا ہوئے فرمایا مجھے ضرب کا ایسا

www.maktabah.org

صدمہ نہ تھا جس قدر صدمہ مجھے اس کا تھا کہ اس خبر کو سن کر میری والدہ صاحبہ کو کتنی پریشانی ہوئی ہوگی اس پریشانی کا صدمہ ضرب کے صدمہ سے بڑھا ہوا تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس نے حکم دیا کہ آپ کے سر پر کوڑے ماریں جس سے آپ کا سر مبارک ورم کر گیا پھر اس نے رہائی دی۔ روایت ہے کہ وہ خلیفہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت باکرامت سے خواب میں مشرف ہوا دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیا خدا کا خوف تیرے دل میں نہیں کہ میری امت کے ایک معزز شخص کو بے قصور مارتا ہے اور بہت تہدید فرمائی خلیفہ نے آپ کے پاس آدمی بھیجا اور رہائی کا حکم دیا اور اپنے قصور کی معافی چاہی۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب قیدخانہ میں مار کھائی تو امام صاحب کی حالت یاد فرماتے اور ان پر دعا رحمت کرتے اور ایسا ہی واقعہ امام صاحب کو خلیفہ منصور کے ساتھ بھی پیش آیا تھا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ابن ابی لیلےٰ قاضی کوفہ نے جب انتقال کیا تو خلیفہ منصور نے کہا کہ اب کوفہ عادل حاکم سے خالی ہو گیا اس کے بعد اس نے امام صاحب اور مسعر اور ثوری اور شریک کو بلوا بھیجا یہ لوگ اس کے پاس روانہ ہوئے تو امام صاحب نے ان لوگوں سے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے بارے میں اپنی عقل سے بات کہتا ہوں میں تو حیلہ کر کے

خلاصی پاؤں گا۔ مسعر مجنوں ہو جائیں گے۔ سفیان بھاگ جائیں گے البتہ شریک قاضی مقرر ہوں گے جب وہ لوگ بغداد کے قریب پہنچے۔ سفیان نے ظاہر کیا کہ وہ قضائے حاجت چاہتے ہیں۔ ایک سپاہی ان کے ساتھ گیا۔ سفیان نے ایک کشتی دیکھی اس کے ملاح سے کہا کہ یہ شخص جو بیٹھا ہوا ہے مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے (اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے جو شخص قاضی بنایا گیا گویا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا) اور چند درہم ملاح کو دیئے جب اس سپاہی نے ان کو نہ پایا تو خود بھی ڈر سے بھاگ گیا۔ جب یہ تینوں منصورؒ کے پاس پہنچے مسعر آگے بڑھے اور بولے کہ ہاتھ لاؤ تم اچھی طرح ہو تمہارے چوپائے اچھی طرح ہیں تمہارے لڑکے اچھی طرح ہیں خلیفہ نے کہا اسے باہر نکالو دیوانہ ہے اس کے بعد امام صاحب پر یہ عہدہ پیش کیا آپ نے انکار کیا اس نے قسم کھائی کہ ضرور آپ کو قبول کرنا ہو گا۔ امام صاحب نے قسم کھائی کہ نہیں قبول کریں گے جب منصور قسم دہراتا امام صاحب بھی قسم دہراتے .... ربیع دربان شاہی نے کہا کہ کیا حضور نہیں دیکھتے کہ امیر المومنین قسم کھا رہے ہیں (یعنی پھر انکار کرتے ہیں) فرمایا ان کو قسم کا کفارہ دینا آسان ہے اور وہ میرے اعتبار سے اس پر زیادہ قدرت رکھتے ہیں خلیفہ نے آپ کی قید کا حکم دیا اس کے بعد بلوایا اور پوچھا آپ اس کام سے نفرت کرتے ہیں جس کو ہم کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ امیر المومنین کی اصلاح حال کرے اے امیر المومنین خدا سے ڈریئے

www.maktabah.org

اور اس کی امانت میں ایسے شخص کو شریک نہ کیجئے جو خدا سے نہ ڈرتا ہو بخدا میں خوشی کی حالت میں بھی مامون نہیں ہوں تو کیونکر غضب کی حالت میں مامون رہوں گا میں اس کام کے لائق نہیں۔ خلیفہ نے کہا آپ غلط کہتے ہیں آپ ضرور اس کے لائق ہیں امام صاحب نے فرمایا آپ نے تو خود فیصلہ فرما لیا اگر میں سچا ہوں تو اپنی حالت کی خود خبر دے رہا ہوں کہ میں اس کے قابل نہیں اور اگر میں دروغ گو ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ایک دروغ گو کو قاضی بنائیں علاوہ اس کے میں آزاد کیا ہوا شخص ہوں اور عرب اسکو کبھی پسند نہ کریں گے کہ آزاد کیا ہوا شخص ان پر حکومت کرے خلیفہ نے آپ کے قید کا حکم دیا اب شریک کی باری آئی انہوں نے قبول کر لیا اس وجہ سے سفیان ثوری نے ان سے کلام ترک کر دیا اور فرمایا کہ اور کچھ نہیں تو اتنا تو ہو سکتا تھا کہ تم بھاگ جاتے مگر نہ بھاگے اور یہ جو مشہور ہے کہ خلیفہ نے اپنی قسم پوری کرنے کو چند دنوں تک اینٹ گننے کو مقرر کر دیا تھا ائمہ کرام نے رد کر دیا ہے اور صحیح یہی ہے کہ انہوں نے قیدخانہ ہی میں مار کے صدمہ یا زہر کی مصیبت سے وصال فرمایا۔

انتیسویں فصل آپ کے سند قرأت کے بیان میں ہے۔

مشہور طریقوں سے منقول ہے کہ آپ نے قرأت امام عاصم سے حاصل

کی جو قرار سبعہ سے ایک معزز قاری ہیں ایک جماعت مفسرین وغیرہ نے آپ کی طرف قرأت شاذہ کو منسوب کیا ہے کہ آپ نے اس قرأت کو اختیار فرمایا ہے اور ائمہ حفاظ متاخرین نے ان لوگوں پر اس بارے میں سخت تشنیع کی ہے کہ ان لوگوں کو اس بارے میں دھوکا ہوا کہ اس کو کتاب قرأت ابی حنیفہ مصنفہ محمد بن جعفر خزاعی سے نقل کیا حالانکہ ایک جماعت دارقطنی وغیرہ نے تصریح کی کہ یہ کتاب موضوع ہے اس کی کچھ اصل نہیں اور امام صاحب اس سے پاک ہیں وہ بڑے عقلمند بڑے دیندار شخص ہیں ان کی شان سے بہت ہی بعید ہے کہ قرأت متواترہ سے عدول کریں اور قرأت شاذہ اختیار کریں جن میں بہت سی قرارتوں کے لئے کوئی محمل صحیح نہیں۔

تیسویں فصل آپ کی سند حدیث

کے بیان میں ہے۔

پہلے بیان ہوچکا کہ امام صاحب نے چار ہزار اساتذہ تابعین وغیرہم سے علوم حاصل کئے اس لئے علامہ ذہبی وغیرہ نے حفاظ محدثین میں ان کو شمار کیا ہے اور جس شخص نے حدیث کے ساتھ کم توجہی آپ کی بیان کی اس کا منشا تساہل یا حسد ہے کیونکہ جو شخص حدیث نہ جانتا ہو اس قسم کے بے شمار مسائل کیونکر مستنبط کر سکتا ہے طرفہ یہ کہ آپ اس طریقہ استنباط کے موجد اور اولین شخص ہیں جنہوں نے یہ طریقہ نکالا

www.maktabah.org

اور اسی مشغولی کی وجہ سے آپ کی حدیث آپ کے استنباط سے علیحدہ نہیں مشہور ہوئی جس طرح عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ عام مسلمانوں کی مصلحتوں میں مشغول ہوئے تو ان سے روایات حدیث اس کثرت سے نہیں ہوئی جس طرح اور صحابہ چھوٹے چھوٹے رُتبہ والوں سے ہوئی اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو یوں ہی امام مالک و شافعی سے بھی روایت حدیث اس قدر نہیں جتنی ان لوگوں سے ہے جو صرف اسی کے لئے فارغ ہیں جیسے ابوزرعہ ابن معین وغیرہ کیونکہ وہ لوگ اسی استنباط کے ساتھ مشغول رہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

علاوہ بریں بے سمجھے بوجھے کثرت روایت میں تو کوئی خوبی نہیں ہے بلکہ علامہ ابن عبدالبر نے تو اس کی برائی میں ایک مستقل باب مقرر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ فقہائے مسلمین و علمائے دین کا اتفاق ہے کہ بدون تفقہ اور بغیر تدبر کے کثرت روایت مذموم ہے ابن شبرمہ نے کہا کہ کم روایتی تفقہ ہے ابن مبارک نے کہا اثر پر بھی اعتماد کرنا چاہیئے۔ اور معتبر وہ رائے ہے جس سے حدیث کی تفسیر ہو سکے۔ امام صاحب کی قلت روایت کا سبب یہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک اسی شخص کو روایت کرنا جائز ہے جسے سننے کے دن سے روایت کے وقت تک حدیث یاد ہو تو وہ صرف حافظ کے لئے روایت کرنا درست بتلاتے تھے خطیب نے اسرائیل بن یونس سے روایت کی اس نے کہا امام ابو حنیفہ بہت اچھے آدمی ہیں کس قدر حدیثیں ان کو فقہ کی یاد تھیں پھر بھی حدیثوں کو بہت تلاش کیا

www.maktabah.org

کرتے اور تحقیق کرتے تھے حدیثوں میں جتنے فقہی مسائل ہوتے۔ ان سب کو بہت زیادہ جانتے تھے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ میرے نزدیک حدیث کی تفسیر اور حدیث میں فقہی نکتوں کے مقامات کا جاننے والا امام ابوحنیفہ سے بڑھکر کوئی نہیں ہے انہیں سے منقول ہے کہ میں نے جن جن مسئلوں میں امام صاحب کا خلاف کیا ان سب میں امام صاحب کی رائے کو آخرت میں زیادہ نجات دینے والا پایا اور بسا اوقات میں حدیث کی طرف نگاہ کرتا تو ان کو اپنے سے زیادہ واقف کار صحیح حدیث کے بارے میں پاتا۔ جب امام صاحب کسی قول پر رائے مصمم فرمالیتے میں مشائخ کوفہ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اس رائے کی تقویت میں کوئی حدیث تلاش کرتا تو کبھی دو بلکہ تین حدیثیں پاتا اور ان کو آپ کے پاس لاتا تو بعض حدیثوں میں یہ فرماتے کہ یہ حدیث صحیح نہیں یا یہ حدیث غیر معروف ہے۔ میں عرض کرتا اس کا حضور کو کیونکر علم ہوا حالانکہ یہ تو آپ کے قول کے مطابق ہے۔ آپ فرماتے ہیں کوفہ والوں کے علم سے واقف ہوں۔ آپ امام اعمش کے پاس تھے کہ کسی نے چند مسئلے ان سے دریافت کئے انہوں نے امام صاحب سے کہا آپ ان مسئلوں میں کیا فرماتے ہیں آپ نے سب کا جواب دیا انہوں نے کہا یہ جوابات آپ کو کہاں سے معلوم ہوئے فرمایا ان احادیث سے جن کو میں نے آپ سے روایت کی اور چند حدیثیں بسند آپ نے پڑھیں امام اعمش نے فرمایا آپ کو کافی ہے وہ حدیثیں جو میں نے سو دن میں

www.maktabah.org

روایت کی تم نے مجھ سے ایک ساعت میں روایت کر دیا۔ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ تم ان احادیث پر عمل کرو گے۔ اے گروہ فقہا تم لوگ اطبا ہو۔ اور ہم لوگ عطار ہیں۔ اور اے ابو حنیفہ تم دونوں طرف کو لئے ہوئے ہو۔ یعنی طبیب و عطار فقیہہ و محدث دونوں ہو حفاظ حدیث نے آپ کی احادیث سے کئی مسندیں بیان کیں جن میں اکثر ہم تک متصل ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مشائخ کے مسانید میں مذکور ہے۔ اور میں نے ان کو اس لئے حذف کر دیا۔ کہ کلام اور بہیں طویل ہے۔ اور چنداں فائدہ نہیں۔

اکتیسویں فصل آپکی وفات کے سبب کے بیان میں ہے

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ خلیفہ منصور نے آپ کو عہدہ قضا کے لئے طلب کیا۔ اور اس کی خواہش تھی۔ کہ جملہ قضاۃ اسلام آپ کے ماتحت ہوں۔ مگر آپ نے اس سے انکار فرمایا۔ اس پر اس نے قسم کھائی اور سخت قسم کھائی۔ کہ اگر آپ اسے قبول نہ فرمائیں گے تو میں قید کروں گا۔ اور نہایت سخت برتاؤ کرونگا۔ جب آپ نے انکار فرمایا تو اس نے آپ کو قید کر دیا۔ اور کہلا بھیجا تھا۔ کہ اگر قید سے رہائی چاہتے ہیں۔ تو عہدۂ قضا قبول کیجئے۔ آپ انکار فرماتے رہے جب آپ نے انکار شدید کیا۔ خلیفہ نے حکم دیا۔ کہ آپ قید سے باہر لائے جائیں۔ اور ہر روز دس کوڑے مارے جائیں۔ اور بازاروں میں اون کی تشہیر ہو۔ چنانچہ ایک دن آپ نکالے گئے اور بہت ہی دردناک مار آپ پر پڑی یہاں تک کہ آپ

www.maktabah.org

کے دونوں ایڑیوں تک خون بہہ آیا اور اسی طرح سر بازار آپ کی تشہیر کی گئی۔ پھر قید خانے واپس بھیجے گئے اور کھانے پینے میں نہایت ہی تنگی کی گئی اسیطرح دوسرے تیسرے دن ہوا۔ یونہیں برابر دس دن تک تب آپ روئے اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کی اس کے پانچویں دن آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور ایک جماعت نے یوں روایت کیا ہے کہ آپ کو زہر کا پیالہ پینے کو دیا گیا آپ نے انکار کیا اور فرمایا میں جانتا ہوں جو اس میں ہے۔ میں اپنے قتل میں قاتل کا مددگار ہونا پسند نہیں کرتا ہوں آپ کو پٹک کر آپ کے مونھ میں زبردستی وہ زہر دیدیا گیا۔ جس سے آپ نے وفات پائی۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ منصور کے سامنے کا واقعہ ہے۔ اور یہ بات صحیح ہے۔ کہ جب آپ نے اپنی وفات کا احساس فرمایا سجدہ کیا روح مبارک نے اوس حالت میں مفارقت کی کہ آپ سجدہ میں تھے۔ بعضوں نے کہا کہ امام صاحب کا رکنا اور عہدہ قضا قبول نہ کرنا اس کا باعث نہیں کہ خلیفہ وقت اس بُری طرح سے آپ کو قتل کرے بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ امام صاحب کے بعض دشمنوں نے منصور تک یہ خبر پہونچائی کہ امام ابو حنیفہ ہی نے ابراہیم بن عبداللہ ابن حسن ابن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برانگیختہ کیا ہے جو انہوں نے بصرہ میں مخالفت ظاہر کی جس سے منصور بہت ڈرا اور اس کو کسی صورت اطمینان نہ ہوا اور یہ بھی دشمنوں نے اوس تک پہونچائی۔ کہ آپ نے بہت سے مال کے ساتھ اون کی قوت بڑھائی ہے۔ منصور اس سے ڈرا کہ مبادا

www.maktabah.org

امام صاحب ابراہیم بن عبداللہ کی طرف مائل ہو جائیں۔ تو بہت بڑی دقت ہو گی۔ اس لئے کہ امام صاحب صاحبِ وجاہت اور بہت بڑے مالدار تھے اس لئے آپ کو بغداد بلا بھیجا اور بے وجہہ قتل کی جرأت نہ کی اس لئے عہدہ قضا کا بہانہ نکالا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ اس عہدہ کو ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے امام صاحب کے قتل کا موقعہ ملے۔

تبیسویں فصل تاریخ وفات کے بیان میں ہے

ارباب تواریخ کا اتفاق ہے کہ امام صاحب ۱۵۰ھ میں ستر برس کی عمر میں رہگرائے عالم آخرت ہوئے ۱۵۱ھ میں آپ کا وصال ماننا بالکل غلط بے اصل ہے اکثروں کا خیال یہ ہے کہ آپ نے رجب میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے کہا کہ شعبان میں اور بعضوں نے نصف شوال بیان کیا ہے آپ نے سوائے حضرت حماد کے اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

تینتیسویں فصل آپ کے تجہیز و تکفین کے بیان میں ہے

جب آپ کا وصال ہوا تو قید خانہ سے آپ کو پانچ آدمی لائے اور اوس جگہ تک پہونچایا جہاں آپ کو غسل دیا گیا۔ آپ کو حسن بن عمارہ قاضی بغداد نے غسل دیا۔ ابو رجاء عبداللہ ابن واقد ہروی پانی دیتے تھے۔ جب قاضی صاحب آپ کے غسل سے فارغ ہوئے بولے اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔

www.maktabah.org

آپ نے تیس سال سے افطار نہ کیا اور چالیس سال سے رات کو نہ سوئے
آپ ہم سب لوگوں سے زیادہ فقیہہ اور عابد و زاہد اور اوصاف خیر کے
زیادہ جامع تھے۔ اور جب آپ نے انتقال فرمایا۔ جب ہی بھلائی اور سنت
کی طرف گئے اور اپنے پچھلوں کو تعب اور مصیبت میں ڈال رکھا لوگ آپ
کے غسل سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ بغداد کی بے شمار خلقت ٹوٹ پڑی
گویا کہ کسی نے آپ کے وصال کی ہر جگہ خبر دے دی۔ آپ پہ جتنے آدمیوں نے
نماز پڑھی وہ شمار میں بقول بعض کے پچاس ہزار اور بقول بعض اس سے زیادہ
ہی تھے آپ کے جنازہ کی نماز چھ مرتبہ پڑھی گئی سب سے آخر آپ کے
صاحبزادے حضرت حماد نے پڑھی کثرت ازدحام سے عصر کے بعد تک ہی
آپ کے دفن سے فراغت نہ ہو سکی۔ بیس دن تک لوگ برابر آپ کی قبر
پر نماز پڑھتے رہے۔ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مقبرہ خیزران میں پورب
جانب دفن کئے جائیں۔ اس لئے کہ وہاں کی زمین پاک صاف ہے مغصوب
نہیں۔ جب خلیفہ منصور کو یہ خبر پہونچی کہا آپ کی زندگی کی حالت میں اور
بعد وفات بھی معذور ہیں۔ جب فقیہہ مکہ ابن جریج استاذ الاستاذ حضرت
امام شافعی رضی اللہ عنہا کو آپ کے وفات کی خبر پہونچی۔ انا للّٰہ وانا الیہ
راجعون پڑھا اور فرمایا کتنا بڑا علم جاتا رہا۔ جب شعبہ نے آپ کے وصال
کی خبر سنی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا کہ علم کا نور کوفہ سے
بجھ گیا۔ اب ایسا شخص کبھی پیدا نہ ہوگا۔ ایک زمانہ کے بعد سلطان ابوسعد
مستوفی خوارزمی نے آپ کی قبر مبارک پر ایک بڑا شاندار قبہ بنوایا۔ اور اوس

www.maktabah.org

کے ایک جانب مدرسہ جاری کیا۔

چونتیسویں فصل ہیں وہ غیبی ندائیں ہیں۔ جو آپ کے انتقال کے بعد سُنی گئیں ﴿

صدقہ مغابری سے منقول ہے۔ (یہ شخص مجیب الدعوات تھے) کہ جب لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو دفن کر چکے تین رات تک ندائے غیبی سُنی گئی۔ کہ کوئی شخص کہتا ہے ؎

ذهب الفقه فلا فقه لكم　　فاتقوا الله وكونوا اخلفا

مات نعمان فمن هذا الذي　　يحيي الليل اذا ما سجفا

فقہ جاتا رہا اب تمہارے لئے فقہ نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اون کے خلف بنو۔ امام ابوحنیفہ نے انتقال کیا تو کون ہے۔ اوس رتبہ کا۔ جو شب کو عبادت کرتا ہو۔ جب تاریک ہو جائے۔ بعضوں نے کہا جس شب میں آپ نے انتقال فرمایا جن روتے تھے۔ اون کے رونے میں یہ دو شعر سنے گئے اور کوئی کہنے والا نظر نہ آیا۔

پینتیسویں فصل وفات کے بعد بھی ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ آپکا ویسا ہی ادب کرتے تھے جس طرح حین حیات میں اور اس باب کے بیان میں کہ آپکی قبر کی زیارت

www.maktabah.org

قضاء حاجت کی باعث ہے

ہمیشہ سے علما اور اہل حاجت کا داب رہا کہ وہ آپ کی قبر مبارک کی زیارت
کرتے اور اوس کے وسیلے سے قضاء حاجت چاہتے اور اس ذریعہ سے کامیابی
کا اعتقاد رکھتے اور مونھ مانگی مراد پاتے تھے۔ از آنجملہ رکن اسلام امام شافعی
رحمتہ اللہ تعالیٰ ہیں کہ جب بغداد میں فروکش تھے۔ فرمایا کہ میں امام ابو حنیفہ
سے برکت لیتا ہوں اون کی قبر مبارک کی زیارت کرتا ہوں۔ جب مجھے کوئی
حاجت پیش آتی ہے۔ دو رکعت نماز پڑھ کر اون کی قبر کے پاس جاتا ہوں
خداوند عالم سے وہاں دُعا کرتا ہوں تو فوراً حاجت روائی ہوتی ہے۔ منہاج
نووی کے حاشیہ پر بعض متکلمین نے بیان کیا ہے۔ کہ امام شافعی نے صبح
کی نماز امام صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی قبر کے پاس پڑھی۔ جس میں دعاء قنوت
کو ترک کیا کسی نے سبب پوچھا فرمایا۔ کہ اس قبر والے کے ادب سے اس
کو اور لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس قدر اور بڑھایا ہے کہ آپ نے
بسم اللہ بھی زور سے نہ پڑھی۔ اور اس میں کوئی اعتراض نہیں جیسا کہ بعضوں
نے خیال کیا ہے۔ کیونکہ کبھی سنّت کے معارض ایسی بات عارض ہوتی
ہے۔ جس سے اوس کا ترک راجح ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اس وقت
اہم تر ہے۔ اور بے شبہ علما کے مقام کی برتری بتانا امر موکد و مطلوب
ہے۔ اور جبکہ اسکی ضرورت ہو کسی حاسد کے ذلیل کرنے یا جاہل کے
تعلیم دینے کو تو مجرد قنوت پڑھنے اور زور سے بسم اللہ کہنے سے بڑھا ہوا

www.maktabah.org

ہے۔ اس لئے کہ ان دونوں میں خلاف ہے۔ اور وہ خلاف سے پاک و صاف ہے۔ اور اس لئے بھی کہ اوس کا نفع متعدی ہے۔ اور اس کا نفع غیر متعدی ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں۔ کہ حاسدین امام آپ کے حیات میں اور بعد وفات بھی بہت زیادہ تھے۔ یہانتک کہ بڑی بڑی جھوٹی تہمتیں آپ پر رکھیں۔ اور آپ کے ایسی بری طرح کے قتل میں کوشش کی۔ جسکا بیان گذر چکا ہے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ کسی بات کا بیان فعل کے ساتھ زیادہ واضح ہوتا ہے۔ قول کیساتھ بیان کرنے سے کیونکہ دلالت فعل عقلی ہے اور دلالت قول وضعی اور اسمیں مدلول سے تخلف ممکن ہے۔ اور وہاں ناممکن اس لئے کہ زید کے کریم ہونے پر فعل کرم کی دلالت اقوی ہے۔ اس کہنے سے کہ میں کریم ہوں۔ جب یہ سب باتیں معلوم ہوچکیں تو واضح ہوگیا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فعل دُعا قنوت پڑھنے بسم اللہ زور سے کہنے سے افضل تھا۔ کیونکہ اس میں اس بات کو ظاہر کرنا ہے۔ کہ امام صاحب کے ساتھ بہت ادب چاہیئے۔ وہ بڑے رتبہ کے عالی شخص تھے۔ اور اون ائمہ مسلمین میں سے تھے۔ جن کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور سب لوگوں پر اون کی تعظیم و توقیر واجب ہے۔ اور آپ اون بزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالےٰ میں سے ہیں۔ جن سے شرم اور اُن کا ادب و لحاظ ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اون کے سامنے داگرچہ بعد وفات ہی کیوں نہ ہو۔ کوئی ایسی بات کی جائے۔ جو اونکے ارشاد کے خلاف ہو اور یہ کہ آپ کے حساد خائب و خاسر ہیں اونکو اللہ تعالیٰ

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

سے کسی ایک کو بھی نہ دیکھا۔ کہ اُس نے کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ثابت کی ہو۔ پھر اُس کو بغیر حُجت (مثل ادعاء نسخ یا اجماع یا عمل جس کی اصل پر انقیاد ضروری ہو۔ یا طعن فی السند) کے رد کیا ہو۔ اور اگر کوئی عالم کسی حدیث کو بغیر حجت کے رد کرتا تو اوس کی عدالت ساقط ہو جاتی اور ایسے شخص کو فاسق کہا جاتا چہ جائیکہ وہ امام بنا رہے اور یقیناً اللہ تعالےٰ نے ان باتوں سے ان کو بچائے رکھا ہے۔ اور بیشک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی اجتہاد بالرائے اور قول بالقیاس مروی ہے، اور جن اصول پر اُن کا قیاس مبنی ہوتا ہے۔ اس کا بیان بہت طویل ہے یوہیں تابعین میں سے ایک کثیر جماعت سے اجتہاد بالرائے ثابت ہے ختم ہوا کلام علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہما کا اور اُس کلام میں اُس اعتراض کا شافی جواب ہے تو تُو خوب سوچ لے خلاصہ یہ کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالےٰ تنہا قیاس کے ساتھ منفرد نہیں۔ بلکہ فقہاء امصار کا اس پر عمل ہے جیسا کہ حافظ ابن عبد البر نے بیان کیا۔ اور اُس کو بہت تفصیل کے ساتھ لکھا اور جن نے اسے عیب جانا اُس کا رَد کیا (تنبیہ) ایک جماعت نے امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرجئہ میں سے شمار کیا اور یہ کلام بوجوہ ٹھیک نہیں اولا شارح مواقف رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے کہا کہ غسان مرجی اپنے مذہب ارجاء کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالےٰ سے روائت کرتا تھا اور اُن کو

www.maktabah.org

بھی مرجیئہ سے شمار کرتا۔ اور یہ امام صاحب پر اُس کا افترا ہے۔ اس سے غسان کا مقصود امام صاحب جیسے جلیل القدر مشہور شخص کی طرف منسوب کرکے اپنے مذہب کو رواج دینا تھا۔ ثانیاً آمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ جس نے امام صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو مرجیۂ اہلسنت سے گنا۔ اُس کا عذر یہ ہے کہ معتزلہ صدر اول میں اپنے مخالفین فی العذر کا لقب مرجیئہ رکھتے تھے۔ یا چونکہ امام صاحب کا مسئلہ یہ تھا۔ الایمان ولا یزید ولا ینقص اس سے آپ کا مرجیئہ ہونا سمجھا کیونکہ مرجیۂ عمل کو ایمان سے مؤخر خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں اس لئے عمل میں آپ کا کمال مبالغہ اور بلیغ کوشش معروف و مشہور ہے۔ ثالثاً ابن عبد البر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محسود تھے۔ اُن کی طرف ایسی باتیں منسوب ہوا کرتی تھیں۔ جو آپ میں نہ تھیں۔ اور آپ کے بارے میں ایسی باتیں گڑھی جاتیں۔ جو آپ کے لائق نہ تھیں۔ آپ کے پاس وکیع رضی اللہ تعالےٰ عنہ آئے تو دیکھا کہ آپ متفکر سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ پھر پوچھا آپ کہاں سے تشریف لائے وکیع بولے شریک کے یہاں سے تو آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

اِنْ یَحْسُدُوْنِیْ فَاِنِّیْ غَیْرُ لَائِمِھِمْ ‏ ‏ ‏ قَبْلِیْ مِنَ النَّاسِ مِنْ اَھْلِ الْفَضْلِ قَدْ حُسِدُوْا

www.maktabah.org

فَدَامَ لِیْ وَلَهُمْ مَابِیْ وَمَا بِهِمْ وَمَاتَ اَکْثَرُنَا غَیْظًا بِمَا یَجِدُ

اگر وہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں۔ تو میں اُنہیں ملامت نہیں کرتا۔ مجھ سے پہلے اور اہل فضل بھی محسود ہوئے۔ تو ہمیشہ رہا میرے لئے اور اُن کے لئے وہ کہ میرے ساتھ اور اُن کے ساتھ ہے۔ اور اکثر لوگ اُس سبب سے جو اُنہوں نے پایا مارے غصہ کے مر گئے۔ وکیع رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ شاید شریک کے متعلق اس قسم کی کوئی خبر آپ کو معلوم ہوئی ہوگی۔

اڑتیسویں فصل آپ کے بارے میں جو جرح ہوئی اس کے رد کے بیان میں ہے

ابو عمر یوسف بن عبد البر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے کہا کہ جن لوگوں نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے روائتیں کیں اور اُن کو ثقہ کہا۔ اور ان کی مدح سرائی کی وہ آپ کے حق میں کلام کرنیوالوں سے بہت زیادہ ہیں۔ اور صرف اہلحدیث نے آپ کے بارے میں کلام کیا۔ اور اکثر کا اعتراض صرف یہ ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے اور قیاس میں بالکل مستغرق تھے۔ اور پہلے بیان ہو چکا کہ یہ کوئی عیب نہیں۔ اور مثل مشہور ہے کہ آدمی کے تیز ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ لوگ اُس کے بارے میں مُتباین

www.maktabah.org

خیال کے ہوں۔ دیکھو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں دو فرقے ہلاک ہوئے۔ ایک محب جنہوں نے ادعا محبت میں حد سے زیادہ افراط کیا۔ دوسرے مبغض جنہوں نے مرتبہ گھٹانے میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔ امام علی بن المدینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ ثوری ابن مبارک حماد بن زید ہشام وکیع عباد بن العوام جعفر بن عون رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی اور کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔ ان میں کوئی مضائقہ نہیں شعبہ بھی امام صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے ساتھ اچھا خیال رکھتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہما نے کہا۔ کہ ہمارے اصحاب امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حق میں بہت تفریط سے کام لیتے ہیں۔ اُن سے کہا گیا تو کیا وہ جھوٹ بولتے تھے۔ کہا آپ اس سے بہت بیزار تھے۔ طبقات شیخ الاسلام تاج الدین سبکی میں ہے بہت ڈرو بہت۔ بچو اس بات سے کہ محدثین کے اس قاعدے سے کہ جرح مقدم ہے تعدیل پر ایسا سمجھنے لگو۔ کہ یہ علی الاطلاق ہے بلکہ درست یہ ہے کہ جس شخص کی امامت و عدالت ثابت ہو، اور اُس کے مدح کرنے والے تزکیہ کرنے والے زائد ہوں ...... اور جرح کرنے والے تھوڑے اور وہاں تعصب مذہبی وغیرہ اسباب جرح موجود ہوں تو کبھی اس کی جرح کی طرف التفات نہ کی جائے گی، پھر ایک طویل کلام کے بعد ذکر کیا ہے۔ کہ میں نے تجھے بتا دیا ہے،

www.maktabah.org

کہ جارح کی جرح اگرچہ مفسر ہو جب بھی اس شخص کے حق میں مقبول نہیں جس کی طاعتیں معصیت پر غالب ہوں۔ اور جس کے مداح مذمت کرنے والے سے زیادہ ہوں۔ اور جس کے مزکی جرح کرنے والوں سے وافر ہوں۔ جبکہ وہاں کوئی ایسا قرینہ ہو۔ جس کی وجہ سے عقل گواہی دے کہ مثلاً تعصب مذہبی یا منافست دنیوی اس کا باعث ہے جیسا کہ عام طور پر ہمعصروں میں ہؤا کرتا ہے۔ تو ایسی حالت میں امام صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے خلاف ثوری وغیرہ رحمہم اللہ تعالےٰ کے کلام کی طرف التفات نہ ہوگا۔ نہ امام مالک کے خلاف ابن ابی ذئب وغیرہ نہ امام شافعی کے خلاف ابن معین وغیرہ نہ احمد بن صالح کے خلاف امام نسائی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے کلام کی طرف التفات کیا جائیگا۔ تاج سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ اگر ہم تقدیم جرح کو مطلق رکھیں۔ تو ائمہ میں سے کوئی شخص سالم نہ رہے گا۔ اس لئے کہ کوئی امام بھی ایسا نہیں۔ جس پر طعن کرنے والوں نے طعن نہ کیا ہو۔ اور ہلاک ہونے والے اُس میں ہلاک نہ ہوئے ہوں۔ ابن عبدالبر رحمہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس باب میں بہتیروں سے غلطی ہوئی۔ اور فرقہ جاہلیہ اس میں گمراہ ہوا۔ وہ نہیں جانتا کہ اس بارے میں اُس پر کیا گناہ ہے۔ پھر فرمایا کہ جس کو جمہور نے اپنا دینی پیشوا مان لیا ہو۔ اُس کے بارے میں کسی طعن کرنے والے کا قول معتبر نہ ہوگا۔

www.maktabah.org

اس پر یہ دلیل ہے کہ سلف رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی بعضوں نے بعضوں کو حالت غیظ و غضب میں بہت سخت و سُست کہا ہے۔ اس میں سے بعض تو حسد پر محمول کیا گیا اور بعض کی ایسی تاویل کی گئی۔ کہ اس سے مقول فیہ میں کچھ لازم نہیں آتا۔ یوہیں صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے کلمات میں بعضوں کا ایک دوسرے پر طعن کرنا بہت سا مذکور ہے۔ جس کی طرف ایک عالم نے بھی التفات نہ کیا نہ اس کا خیال کیا کیونکہ وہ بھی بشر ہیں۔ آپس میں کبھی ایک دوسرے سے خوش رہتے ہیں۔ اور کبھی ناراض ہوتے ہیں۔ اور رضامندی کے وقت کی بات اور ہوتی ہے۔ اور ناراضی کے وقت کی دوسری۔ تو جو شخص علماء میں سے ایک کا طعن دوسرے پر قبول کرے۔ اُس کو چاہیئے۔ کہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں بھی ایک کی تشنیع دوسرے کے حق میں قبول کرے۔ اور یوہیں تابعین و تبع تابعین و ائمہ مسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں بھی بعضوں کا اعتراض بعضوں کے حق میں مان لے تو اگر ایسا کوئی کرے گا غایت درجہ گمراہ اور نہایت ہی نقصان میں ہوگا۔ اور اگر اُسے خُدا نے ہدایت کی اور ٹھیک راستہ الہام کیا۔ تو ایسا نہ کرے گا۔ اور ہرگز ایسا نہ کرے گا۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ جو میں نے شرط کیا ہے۔ وہاں ٹھہر جائے۔ کیونکہ وہ حق ہے۔ اور اس کے سوا باطل ہے۔ اس کے بعد بہتیرا کلام امام مالک کے بعضوں کا اُن کے حق میں اور ابن معین کا

www.maktabah.org

کلام امام شافعی کے حق میں ذکر کیا۔ اعذ کہا کہ جن لوگوں نے امام مالک اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان میں کلام کیا۔ اُس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے حسن بن ہانی نے کہا ہے

یَا نَاطِحَ الْجَبَلِ الْعَالِی لِیُکْلِمَہٗ   اَشْفِقْ عَلَی الرَّاْسِ لَا تُشْفِقْ عَلَی الْجَبَلِ

اے بلند پہاڑ پر اس لئے سر مارنے والے کہ اُسے زخمی کرے۔ تو اپنے سر پر ڈر پہاڑ کا مت خیال کر۔ اور ابو العتاہیہ نے کیا اچھا کہا ہے

وَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْجُوْ مِنَ النَّاسِ سَالِمًا   وَلِلنَّاسِ قَالٌ بِالظُّنُوْنِ وَقِیْلٌ

وہ کون شخص ہے جو تم لوگوں سے سلامت رہے۔ حالانکہ اپنے گمان سے لوگ قال و قیل کرتے ہیں۔ کسی نے ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فلاں شخص امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں بد گوئی کرتا ہے۔ تو آپ نے یہ شعر پڑھا۔

حَسَدُوْکَ اِذَا مَا فَضَّلَکَ اللّٰہُ بِمَا فُضِّلَتْ بِہِ النُّجَبَاءُ

لوگ تجھ سے حسد کرتے ہیں۔ اس لئے کہ خدا نے تجھے فضیلت دی۔ ساتھ اُس چیز کے کہ اُس کے ساتھ شریف لوگ فضیلت دیئے گئے ہیں۔ کسی نے یہ بات ابو عاصم نبیل رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ذکر کی بولے وہ ویسا ہی ہے۔ جیسا ابو الاسود دؤلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے

حَسَدُوا الْفَتٰی اِذْ لَمْ یَنَالُوْا سَعْیَہٗ   فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَہٗ وَخُصُوْمٌ

لوگ جوان سے حسد کرنے لگے۔ جبکہ انہوں نے اُس کی کوشش کو اپنا یا تو قوم اُس کی دشمن اور مخالف ہوئی۔ ابو عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن

www.maktabah.org

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ علم حاصل کرو۔ جہاں تم پاؤ اور فقہا، رحمہم اللہ تعالیٰ کا وہ قول جو بعضوں نے دوسروں کے حق میں کہا مت قبول کرو اس لئے کہ وہ عار کرتے ہیں۔ جیسے نر بکرے خوابگاہوں کے بارے میں عار کرتے ہیں۔ دوسری روایت انہیں کی ہے۔ علماء کا کلام سنو اور ایک کی دوسروں پر طعن کرنے میں تصدیق نہ کرو۔ اس لئے کہ بخدا وہ لوگ زیادہ عار کرتے ہیں۔ نر بکروں سے اپنی خوابگاہوں کے بارے میں۔ اسی طرح عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے۔ اسی واسطے مبسوط میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب مذکور ہے کہ علما کی گواہی علما کے خلاف جائز نہیں۔ اس لئے کہ وہ آپس میں سب سے زیادہ حسدی اور ایک دوسرے سے بہت بغض رکھنے والے ہیں۔ فقیر مترجم غفرلہٗ المولی القدیر کہتا ہے کہ یہ صرف ان دونوں حضرات کا خیال ہے ورنہ علمائے کرام کی شان ارفع و اعلےٰ ہے۔ اس بات سے کہ وہ ایک دوسرے سے حسد رکھیں یا بلاوجہ بغض و عداوت رکھیں۔

اونتالیسویں فصل خطیب نے جو تاریخ میں امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالفین کا کلام نقل کیا ہے اسکے رد میں ہے

مخفی نہ رہے کہ قادحین کے اقوال نقل کرنے سے خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی اور کوئی غرض نہیں سوا اس کے کہ امام صاحب کے بارے میں لوگوں

= مولانا طاہر القادری کی تحقیق کے مطابق ۲۰ مسانید ہیں کہاں کہاں ہیں۔ دارقطنی نے بھی مسند امام اعظم خطیب بغدادی نے بھی مسند لکھی ہے۔ 128 ائمہ حدیث نے اپنی اپنی کتابوں میں امام اعظم کی مروی احادیث روایت کی ہیں۔

www.maktabah.org

نے جو کچھ کہا ہے ۔ وہ سب جمع کر دیئے جائیں ۔ جس طرح مؤرخوں کی عادت ہوا کرتی ہے ۔ کہ ہر رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں ۔ اس سے اُن کی نیت توہین و تنقیص شان نہیں ۔ اس لئے کہ اونہوں نے اس سے پہلے امام صاحب کے مدح کرنے والوں کا بھی کلام نقل کیا ہے ۔ اور اس بارے میں بہت کچھ لکھا ۔ اور آپ کے ایسے اوصاف بیان فرمائے ۔ کہ دیگر اہل مناقب اُس پر اعتماد کر کے اس کو نقل کیا کرتے ہیں ۔ اس کے پیچھے قادحین کا کلام اس لئے نقل فرمایا ۔ تاکہ معلوم ہو جائے ۔ کہ اتنا بڑا شخص بھی حاسدین و جہال کے طعن سے محفوظ نہ رہا ۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ طعن کی جتنی روائتیں ہیں ۔ اکثر ان میں متکلم فیہ یا مجہول سے خالی نہیں ۔ اور اس پر اجماع ہے ۔ کہ ایسی روایتوں کی وجہ سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی آبرو ریزی درست ۔ چہ جائیکہ مسلمانوں کے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۔ شیخ الاسلام امام تقی بن دقیق العید رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں کی عزت آبرو جہنم کے گڑھوں سے ایک گڑھا ہے ۔ جس کے کنارے پر حکام اور محدثین ٹھہرے ہیں ۔ اور اگر قادحین کا وہ کلام جسے خطیب نے ذکر کیا بالفرض صحیح بھی مان لیا جائے ۔ جب بھی معتبر نہیں ۔ اس لئے کہ طعن کرنے والا اگر امام صاحب کا معاصر نہیں ۔ تو وہ مقلد محض ہے ۔ جو کچھ امام صاحب کے دشمنوں نے لکھا ۔ اس کا متبع ہے ۔ اور اگر امام صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہمعصر ہے ۔ جب بھی قابل قبول نہیں ۔ اس لئے کہ پہلے یہ بات گزر چکی کہ اقران کا قول در بارۂ طعن

www.maktabah.org

ایک دوسرے کے حق میں مقبول نہیں علامہ ذہبی اور ابن حجر رحمہا اللہ تعالیٰ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ خصوصاً جب کہ ظاہر ہو کہ یہ کسی عداوت یا اختلاف مذہب کی وجہ سے ہے۔ اس لئے کہ حسد سے کوئی نہیں بچتا سوا اُس کے جسے خدا تعالیٰ محفوظ رکھے۔ ذہبی علیہ الرحمۃ نے کہا میں کسی زمانہ کو ایسا نہیں دیکھتا ہوں۔ جس میں معاصر سلامت رہا ہو۔ سوائے زمانہ انبیائے کرام علی انبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور زمانہ صدیقین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے طالب ہدایت تجھے لائق ہے کہ ائمہ ماضیین کیساتھ ادب کا راستہ اختیار کرو اور یہ کہ بعضوں کا کلام جو بعضوں کے حق میں ہوا ہے اُسے نہ دیکھ مگر جب مدلل بیان کیا جائے پھر بھی اگر تاویل اور حسن ظن ہو سکے تو اسکو اختیار کرو ورنہ اُن اختلافات سے جو اُن میں ہوئے درگزر کر۔ اس لئے کہ تم اسلئے نہیں پیدا ہوئے۔ بلکہ جو باتیں کار آمد ہیں۔ اُن میں مشغول رہ اور لایعنی باتوں سے احتراز کر اور میرے نزدیک ہمیشہ طالب علم ہوشیار رہتا ہے۔ جب تک اس میں غور و خوض نہ کرے۔ جو سلف صالحین میں ہوا ہو اور اس میں بعضوں کے حق میں بعضوں پر فیصلہ نہ کرنے لگے تو خبر دار ایسا نہ ہو کہ تم اُسکی طرف کان لگاؤ۔ جو امام صاحب اور سفیان ثوری یا امام مالک اور ابن ابی ذئب یا احمد بن صالح اور نسائی یا احمد اور حارث بن اسد محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان واقع ہوا ہے۔ اور اسیطرح زمانہ عز بن سلام اور تقی بن صالح رحمہم اللہ تعالیٰ تک اس لئے کہ اگر تو اس میں پھنسیگا تو تجھ پر ہلاک ہونے کا خوف ہے۔ پس قوم ائمہ اعلام ہیں اور اُن کے اقوال کے لئے

www.maktabah.org

مختلف محامل ہیں۔ تو بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض محمل سمجھ میں نہ آئے، تو ہمیں بھی چاہیئے کہ اُن سب کے حق میں دُعا کریں، کہ اللہ تعالےٰ اُن سب سے راضی ہو۔ اور جو کچھ اُن میں واقع ہؤا اُس سے سکوت کریں۔ جس طرح ہم اُن باتوں میں سکوت کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے درمیان واقع ہؤا۔

چالیسویں فصل اس کے بیان میں ہے جو کہا گیا کہ امام صاحب نے صریح احادیث صحیحہ کا بغیر حجت کے خلاف کیا ہے،

یہ باب بہت وسیع ہے چاہتا ہے کہ جس قدر ابواب فقیہہ ہیں۔ سب شمار کئے جائیں (اور یہ نہایت مشکل ہے) تو ہم صرف چند قواعد اجمالیہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ تاکہ جو شخص اُن کو ادلہ تفصیلیہ کے وقت مستحضر رکھے۔ نفع اوٹھائے جان لو کہ متقدمین رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں سے جن لوگوں نے ایسا گمان کیا اُن میں سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اور متاخرین میں سے حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ کوفی شیخ بخاری ہیں۔ اور ان لوگوں سے اس قسم کی بات کے صادر ہونے کا سبب یہ ہے، کہ ان لوگوں نے آرام طلبی کی اور امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قواعد و اصول میں تامل نہ کیا۔ اس لئے کہ امام صاحب کے قواعد سے ایک یہ ہے کہ جز واحد جب اصول مجمع علیہا کے مخالف ہو تو وہ قابل قبول نہیں۔ کما ذکرہ الحافظ ابوعمر بن عبد البر وغیرہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم تو اس وقت قیاس

امام محمد نے کتاب الاثار میں آپ کی مروی احادیث لکھی ہیں اسی طرح امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کتاب الاثار لکھی ہے امام اعظم کی مروی روایات درج ہیں۔

www.maktabah.org

کو مقدم کرنا ہوگا۔ اور امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیاس کو خبر احاد پر مقدم کرنیکی معذرت کی ہے۔ کہ یہ کسی سبب سے ہے بے وجہہ ایسا نہیں کیا ہے۔ اور نہ حاشا و کلا باوجود قوادح سے حدیث صحیح ہونیکے پھر بھی اسکے رد کرنیکو ایسا کیا ہے۔ یا ایسا کسی خاص امر کے باعث ہے۔ مثلاً وہ حدیث پر مطلع نہ ہوئے یا مطلع تو ہوئے مگر وہ حدیث انکے نزدیک صحیح نہ ثابت ہوئی یا اس لئے کہ وہ روایت غیر فقیہ کی ہے اور مخالف قیاس ہے اس لئے فقہا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مصرات کو رد کر دیا ہے۔ لیکن اکثر علمائے احناف نے اس قول کی مدد کی جسپر جمہور علما ہیں۔ یعنی راوی کا فقیہ ہونا شرط نہیں بغیر اسکے بھی خبر کو قیاس پر مقدم کرنا چاہیئے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اصحاب رحمہم اللہ تعالےٰ نے باوجودیکہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیاس کے خلاف ہے پھر بھی اس صورت میں کہ روزہ دار بھول کر کھلائے یا پئے اس کو معمول بہ ٹھہرایا ہے۔ یہاں تک کہ امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر روایت موجود نہ ہوتی تو میں قیاس سے کہتا اور امام صاحب سے ثابت ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد آئے تو ہمارے سر آنکھوں پر اور سلف میں کسی سے یہ منقول نہیں کہ انہوں نے راوی کا فقیہ ہونا شرط کیا ہو تو یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ شرط لگانا ایک نئی بات ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فقیہ تھے۔ کیونکہ وہ جملہ اسباب اجتہاد کے جامع تھے اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہی کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ حالانکہ اس زمانہ میں کوئی شخص سوائے نیتہ مجتہد کے فتویٰ دینے کا مجاز نہ تھا۔ اور اسی کا اتباع محبوبی قرشی رحمتہ اللہ تعالےٰ نے طبقات حنفیہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہاء

www.maktabah.org

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے تھے۔ اسے ابن حزم نے ذکر کیا ہے۔ اور ہمارے استاد شیخ الاسلام علامہ تقی سبکی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاوے کو ایک جلد میں جمع فرمایا ہے۔ جس کو میں نے اُن کی زبان مبارک سے سُنا انتہیٰ۔ یا اس لئے کہ راوی کا عمل اپنے حدیث مروی کے خلاف ہو کیونکہ یہ نسخ یا اسکے مثل پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے لوگوں نے کتے کے منہ ڈالنے سے برتن کو تین دفعہ دہونے پر عمل کیا۔ باوجودیکہ سات مرتبہ دہونے کی حدیث اُن سے مروی ہے۔ کیونکہ وہ خود تین ہی مرتبہ دہوتے تھے اور اسی طرح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس قول کو لیا کہ مرتدہ قتل نہ کی جائیگی۔ باوجودیکہ اُن سے حدیث مروی ہے۔ کہ جو شخص اپنے دین کو بدل دے اُسے قتل کر ڈالو۔ یا اس لئے کہ حدیث ایسی ہو جس سے واقف ہونیکی تمام لوگوں کو ضرورت ہو پھر بھی ایک راوی کے سوا اور کسی سے روایت نہ آئی ہو تو اس حدیث کی روایت میں ایک شخص کا منفرد ہونا یہ قدح اور عیب ہے۔ اسی لئے لوگوں نے مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کی حدیث کو نہیں لیا جس کا راوی بسرہ ہے۔ کیونکہ اس مسئلہ کی ضرورت عام ہے یا اس لئے کہ وہ حدیث حد یا کفارہ میں وارد ہوئی ہو۔ کیونکہ یہ دونوں شبہ کیوجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں۔ اور جو راوی کہ اس کے ساتھ منفرد ہوا ہے اسکے خطا کا احتمال بھی ایک قسم کا شبہ ہے۔ یا اس لئے کہ وہ حدیث قیاس جلی کے مخالف ہو یا اُس حدیث کے خلاف ہو جس کو دوسری حدیث سے قوت ملی ہو۔ یا اس لئے کہ اُس حدیث میں بعض سلف پر طعن ہو جیسے حدیث قسامہ۔ یا اس لئے کہ جس مسئلہ میں خبر واحد وارد ہوئی ہو۔ پھر بھی صحابہ کرام میں وہ مسئلہ مختلف فیہا ہوا اور کسی نے

www.maktabah.org

اس حدیث سے استدلال نہ کیا تو باوجود شدت اعتناء بالحدیث صحابہ کرام کا اُس حدیث کو مطلقاً چھوڑ دینا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حدیث منسوخ ہو یا پایہ ثبوت تک نہ پہونچی ہو جیسے حدیث الطلاق بالرجال کیونکہ اس مسئلہ میں اختلاف ہو ایک جماعت نے کہ انہیں میں امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہیں۔ یہ کہا کہ عدد طلاق میں شوہر کے حر اور غلام ہونے کا اعتبار ہے اور ایک جماعت نے کہ اُن میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ یہ فرمایا کہ عدد طلاق میں عورت کے حرہ اور کنیز ہونے کا اعتبار ہے اور بعضوں کے نزدیک دو میں سے جو رقیق ہو اس کا لحاظ کیا جائیگا۔ یا[۱۱] اُس لئے کہ وہ خبر واحد ظاہر عموم قرآن کے مخالف ہو اس لئے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عموم قرآن کو خبر واحد سے خاص کرنا یا قرآن کو منسوخ ماننا جائز نہیں جانتے تھے۔ کیونکہ خبر واحد ظنی ہے اور قرآن شریف یقینی ہے۔ اور اقوی کو مقدم کرنا واجب ہے جیسے حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کہ یہ عموم آیہ کریمہ فاقرؤا ما تیسر منہ کے مخالف ہے۔ یا[۱۱] اُس لئے کہ وہ خبر واحد سنت مشہورہ کے مخالف ہو کیونکہ حدیث خبر الواحد سے قوی ہے جیسے حدیث شاہد اور یمین کی کہ یہ عموم خبر مشہور اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ کے مخالف ہے۔ یا[۱۲] اُس لئے کہ وہ خبر قرآن شریف پر زائد ہو جیسے یہی حدیث کہ قرآن شریف میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کا ذکر ہے۔ تو شاہد اور یمین اُن دونوں پر زائد ہیں، جب بات ثابت ہو چکی تو امام صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بری ہونا اس سے ظاہر ہو گیا۔ جو اُن کے دشمنوں اور اُن لوگوں نے جو اُن کے قواعد

www.maktabah.org

بلکہ مواقع اجتہاد کے بالکل ناواقف ہیں۔ آپ کی طرف نسبت کیا کہ آپ خبر المعاد کہلے وجہ ترک فرمایا کرتے ہیں۔ اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ آپ نے کسی حدیث کو نہیں چھوڑا۔ مگر کسی ایسی دلیل کی وجہ سے جو اُن کے نزدیک قوی اور واضح تر ہے۔ ابن حزم نے کہا کہ تمام حنفیوں کا اجماع ہے۔ کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اُن کے نزدیک ضعیف حدیث بھی رائے پر مقدم ہے۔ تو حدیث کے ساتھ امام صاحب کا اعتنا اور جلالت حدیث اور اُس کا رتبہ سمجھ لے اسی لئے امام صاحب نے حدیث مرسل کو قیاس پر عمل کرنے سے متقدم جانا تو وضو کو قہقہہ کی وجہ سے واجب کیا حالانکہ وہ قیاساً حدث نہیں۔ اس لئے کہ حدیث مرسل میں وارد ہے اور نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت میں قہقہہ کو ناقض نہ مانا۔ اس لئے کہ نص وارد ہوئی اس نماز میں جو رکوع وسجود والی ہو۔ محققین رحمہم اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نہ تو صرف رائے پر عمل کرنا درست ہے اور نہ فقط حدیث پر عمل کرنا ٹھیک ہوتا ہے۔ جب تک کہ اس میں رائے نہ استعمال کی جائے۔ اس لئے کہ حدیث کے معانی کو رائے ہی دریافت کرنے والی ہے۔ جس پر احکام کا مدار ہے۔ اسی لئے جب کہ بعض محدثین رحمہم اللہ تعالےٰ نے مدرک تحریم فی الرضاع میں غور نہ کیا تو حکم دیدیا کہ وہ دو شخص جنہوں نے ایک بکری کا دودھ پیا ہو اُن میں محرمیت ثابت ہے۔ اسی وجہ سے بھول کر کھالینے سے روزہ نہیں جاتا اور قصداً قے کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے۔ باوجودیکہ اول میں بوجہ وجود ضد صوم قیاس افطار کو چاہتا ہے۔ اور دوسری صورت میں قیاس مقتضی عدم

www.maktabah.org

افطار ہے۔ اس لئے کہ روزہ کو پیٹ کے اندر جانے والی چیز توڑتی ہے، پیٹ سے باہر نکلنے والی چیز روزہ کو نہیں توڑتی ہے۔

خاتمہ رَزَقَنَا اللّٰہُ حُسْنَہَا

یہ بات واضح طور پر ظاہر ہوگئی ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن قواعد اور اُن وجوہ کی بنا پر جس کی طرف میں نے اشارہ کیا اور اُنپر میں نے تنبیہ کی ہے بعض اخبار احاد پر عمل کرنا چھوڑا ہے۔ تو خبردار بچو اس بات سے کہ تیرا قدم بھی اُن لوگوں کے ساتھ پھسلے جن کا قدم پھسل چکا یا تیری سمجھ بھی بھٹکے جیسے اُن لوگوں کی سمجھ بھٹکی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو جملہ خاسرین کے ساتھ تیرے اعمال بھی ٹوٹے میں پڑینگے اور برائی اور رسوائی کیساتھ اُن لوگوں کے ساتھ تو بھی یاد کیا جائیگا۔ جو برائی اور رسوائی کیساتھ یاد کئے گئے ہیں۔ اور تو ایسے امر کیلئے پیش کیا جائیگا جسکے ضرر کو تو اُٹھا نہ سکیگا۔ اور تجھے ایسے خالی اور ویران جگہ میں پہنچائیگا جسکے خطرے سے نجات کی تجھے قدرت نہیں تو تجھے چاہیئے کہ جہاں تک جلد ہو سکے اس سے سلامتی کیطرف سبقت کر اور انلوگوں سے ہوجا جو نجات کے راستے پر چلے ہیں اور دوسروں کو صبح و شام اسکی طرف بلایا کئے اور اپنے ظاہر و باطن کو اس بات سے محفوظ رکھا کہ کسی ایک مسلمان کے بارے میں ذرا بھی غور و خوض کیا جائے کیونکہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ تجھے سخت شرمندہ کریگا اور بہت ہی رسوا بنائیگا یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کا اُن بندوں میں رہا جو پہلے گذرے اور اللہ کے طریقہ میں ردوبدل نہیں اور بیشک جنھوں نے اپنے آپکو تیر کے نشانے کیلئے پیش کیا اور جو صفات قبیحہ سے موصوف ہوئے انہوں نے اس امر کی کوشش کی کہ اس حبر متقدم امام اعظم قدس اللہ تعالیٰ سرہ الشریف کو اس کے بلند رتبہ سے گرادیں اور انکے ہمعصروں اور بعد کے آنیوالوں کے دلوں کو

انکی محبت اور انکی تقلید اور انکی اتباع اور انکی عظمت و امامت کے اعتقاد سے پھیر دیں مگر وہ
اسپر قادر نہ ہو سکے اور انکا کلام اس بارہ میں کسی مسلک میں مفید نہیں۔ اور اسکا سوائے اسکے اور کوئی
سبب نہیں کہ امام صاحب کا معاملہ آسمانی امر ہے جس کے اٹھانے میں کسی کا حیلہ کارگر نہیں اور
جسکو خدا تعالیٰ بلند کرے اور جسے اپنے وسیع خزانے سے عطا فرمائے اُس کے روکنے اور پست کرنے
پر کوئی قادر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ ہمکو اُن لوگوں میں سے بنائے جو ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حقوق مانتے اور
قطعیہ اور عقوق کیساتھ ملے نہیں ہوتے اور ہر حق والے کے حق کو پہچانتے ہیں اور جسطرح واجب ہے ادا
کرتے ہیں۔ اور انکو عنایت باری کی نگاہ شامل ہے اور تاریکی کے چراغوں آسمان کے ستاروں
(یعنی علمائے دین و ائمہ مسلمین) کی مدد کے مقابل کسی ملامت گر محروم التوفیق کی ملامت سے نہیں
ڈرتے اور نہ خوف کرتے ہیں بچنے سے اس محروم کے جسے اسکے تعصب نے مکان سحیق تک پہنچایا
ہو نہ غصہ ہونیسے اس ممقوت کے جسے اسکی کمزور رائے نے گمراہ کیا یہانتک کہ اہل انصاف تشریف
کے مرتبوں سے گر گیا ہو اے اللہ تعالیٰ تجھسے کرم کرکے یہ سوال ہے کہ مجھے اُن لوگوں میں سے بنا
جو اپنے دینی آبا خصوصا اکابر سلف رحمہم اللہ تعالیٰ کے حقوق کا لحاظ کرتے ہیں جنکے متعلق
صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے کہ وہ لوگ بہترین قرون سے ہیں جو
ہر عیب و منقصت سے پاک و صاف ہیں۔ برخلاف اُن حاسدوں کے جو اُن
اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کو ایسے عیوب کے ساتھ متہم کرتے ہیں۔ جن سے وہ بری ہیں اور مجھے
ان لوگوں میں سے بنا جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنی [illegible] میں ساتھ دعا کرنے
[illegible] والے ہر عامل عظیم کے ان [illegible] لفظوں میں فرمائی ہے۔ والذین جاءوا من بعدھم
یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا
غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف رحیم۔ اور اے اللہ تو ہمیں انہیں لوگوں سے اٹھا
اسلئے ہم اُن کو دوست رکھتے ہیں اور جو شخص کسی قوم کو دوست رکھتا ہے
انہیں کیساتھ اٹھایا جائیگا اور ہمیں اُن کے زمرہ میں داخل فرما اور ہمیں ان کے
خادموں سے بنا اور ہمپر ان کے نیک معاملات اور روشن احوال اور ظاہر مآثر

کرامت کا اعادہ فرمایا یہانتک کہ ہم بھی اُن کے متبعین اور اُن کے گروہوں میں سے ہوجائیں بیشک تو جواد کریم رؤوف رحیم ہے۔ اے ہمارے رب تیرے ہی لئے حمد ہے جسطرح تیرے جلال شان کے لائق ہے اور تیری بڑی سلطنت قدیم کے شایاں ہے۔ اور تیرے ہی لئے شکر کامل ہے۔ کہ تونے ہمیں اس کا اہل بنایا کہ تیرے اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اشارے کے نیچے جھکیں اور تونے ہمیں اپنے محبت والوں میں بنایا ہے لے اللہ تو ہمیشہ ہمیشہ بہترین سلام برترین صلاۃ بزرگترین برکت نازل فرما۔ سب سے اچھے مخلوق ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور اُن کے آل واصحاب پر بقدر اپنے معلومات کے اور بقدر سیاہی اپنے کلمات کے جب کہ تجھے یاد کرنے والے یاد کریں اور بھولنے والے تجھے بھولیں اے عزت والے میرا مالک تو پاک ہے اُن تمام عیبوں سے جس کے ساتھ لوگ تجھے موصوف کرتے ہیں۔ اور دائمی سلامتی تیرے رسولوں پر ہو اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

خوشخبری

اعلیحضرت عظیم البرکت اس صدی کے مجدد برحق علامہ شاہ عبد المصطفیٰ

محمد احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و دیگر علماء حق اہل سنت و جماعت کی جملہ تصانیف

عربی، اُردو، فارسی، درسی و غیر درسی

بارعایت خریدنے کیلئے

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ (A) (بغدادی مسجد) لائلپور کو یاد رکھیں،

www.maktabah.org

امام اعظم بحضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

قصیدۂ نعمانیہ مع ترجمہ در اشعار

از تبرکات

سراج الاُمّت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ذیل کا قصیدہ حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمودات کا مجموعہ ہے جس سے آپکے علم وفضل بارگاہ رسالت سے عقیدت وابستگی، محبّت ونیازمندی اور آپ کے عقیدہ کے مطابق سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مالک ومختار۔ نورمجسّم، حاضر و ناظر، حاجت روا ومشکلکشا، باعث ارض وسما سیّد انبیاء شافع روز جزا اور تمام مخلوقات کے آقا ومولیٰ اور ملجا وماویٰ ہونے پر واضح طور پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ نورانی و پیارا قصیدۂ مبارکہ صحیح العقیدہ اہل محبّت احناف کیلئے جام کیف وسرور اور ان معتقدات کو شرک سے تعبیر کرنے اور سیّد عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذات پاک کو ہدف تنقید بنانیوالے خشک "حنفیوں" کیلئے درس عبرت ہے۔ پڑھیئے اور ایمان تازہ فرمایئے

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا ... اَرْجُوْا رِضَاكَ وَاَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ

یا رسول اللہ! بندہ حاضر دربار ہے ... آپ کی خوشنودی وحفظ وامان درکار ہے

وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ ... قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكَ

ہے مرے پہلو میں یا خیر الخلائق ایسا دل ... جو ہے شیدا آپ کا اور غیر سے بیزار ہے

وَبِحَقِّ جَاهِكَ اِنَّنِیْ بِكَ مُغْرَمٌ — وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَهْوَاكَ

آپ کی عظمت کی میں کھا کر قسم کہتا ہوں سچ — یہ دلِ عاشق شرابِ عشق سے سرشار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ — كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاكَ

گر نہ ہوتے آپ تو پیدا نہ ہوتی کوئی شے — آپ کے ہونے سے ہی یہ گلشن و گلزار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی — وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

آپ ہی کے نور سے روشن ہیں یہ شمس و قمر — آپ ہی سے سارا عالم مطلعِ انوار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا رُفِعْتَ اِلَی السَّمَاءِ — بِكَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَیَّنَتْ لِسُرَاكَ

آپ کی معراج سے رتبہ ملا افلاک کو — فخر کرتا آپ پر ہر ثابت و سیار ہے

اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاكَ رَبُّكَ مَرْحَبًا — وَلَقَدْ دَعَاكَ لِقُرْبِهٖ وَحَبَاكَ

مرحبا کہہ کر پکارا آپ کو اللہ نے — اور بلا کر قرب کی خاطر جو دینا تھا دیا

اَنْتَ الَّذِیْ فِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَةً — لَبَّاكَ رَبُّكَ لَمْ تَكُنْ لِسِوَاكَ

جب شفاعت کی ہماری التجا کی آپ نے — حق نے فرمایا تمہارا ہی یہ حق ہے مصطفےٰ

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ — مِنْ زَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

آپ کے دادا صفی اللہ ہوئے جب کامیاب — اپنی لغزش پر وسیلہ جبکہ چاہا آپ کا

وَبِكَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهٗ — بَرْدًا وَقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

آگ ابراہیم پر فوراً ہوئی سرد و فرد — واسطہ دے کر انہوں نے آپ کا جب کی دُعا

وَدَعَاكَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّهٗ — فَاُزِیْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاكَ

وقت سختی جب پکارا آپ کو ایوب نے — دُور سختی ہو گئی ان کی وہیں یا مجتبےٰ

www.maktabah.org

وَبِكَ الْمَسِيحُ أَتَى بَشِيرًا مُخْبِرًا بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا بِعُلَاكَ

بن کے مدّاحِ علیٰ اور مخبرِ حسن صفات آئے عیسیٰ آپ کا مژدہ سنانے بے ریا

وَكَذَاكَ مُوسىٰ لَمْ يَزَلْ مُتَوَسِّلًا بِكَ فِي الْقِيَامَةِ يَحْتَمِي بِحِمَاكَ

آپ کے متوسل اس دنیا میں بھی موسیٰ رہے روزِ محشر بھی رکھیں گے آپ پر ہی آسرا

وَالْأَنْبِيَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِي الْوَرىٰ وَالرُّسْلُ وَالْأَمْلَاكُ تَحْتَ لِوَاكَ

سب رسل - کل انبیا - سلسلے فرشتے اور خلق آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے یا خیر الوریٰ

لَكَ مُعْجِزَاتٌ أَعْجَزَتْ كُلَّ الْوَرىٰ وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَيْسَ تُحَاكَ

لوہا مانا خلق نے ہے معجزوں کا آپ کے ہو نہیں سکتا فضائل کے بیاں کا حق ادا

نَطَقَ الذِّرَاعُ بِسُمِّهِ لَكَ مُعْلِنًا وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاكَ حِينَ أَتَاكَ

بکری کے شانہ نے زہر آلودگی کردی بیاں گوہ حاضرِ خدمت ہوئی لبیک کہتی بر ملا

وَالذِّئْبُ جَاءَكَ وَالْغَزَالَةُ قَدْ أَتَتْ بِكَ تَسْتَجِيرُ وَتَحْتَمِي بِحِمَاكَ

بھیڑیا و ہرنی نے آپ کی چاہی حمایت حاضرِ خدمت ہوئے وہ آپ سے چاہنے پناہ

وَكَذَا الْوُحُوشُ أَتَتْ إِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ وَشَكَا الْبَعِيرُ إِلَيْكَ حِينَ رَآكَ

آئے وحشی جانور رکھنے لگے تجھ کو سلام اونٹ نے بھی اپنا شکوہ آپ کو سب کہدیا

وَدَعَوْتَ أَشْجَارًا أَتَتْكَ مُطِيعَةً وَسَعَتْ إِلَيْكَ مُجِيبَةً لِنِدَاكَ

جب بلایا اشجار کو ہو کر مطیع حاضر ہوئے دوڑے آئے آپ کی خدمت میں وہ سنکر ندا

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْكَ وَسَبَّحَتْ صُمُّ الْحَصَى بِالْفَضْلِ فِي يُمْنَاكَ

آپ کی ہتھیلیوں سے پانی جاری ہو گیا پہلے داہنے ہاتھ میں پتھر نے بھی کلمہ پڑھا

www.maktabah.org

وَعَلَيْكَ ظَلَّلَتِ الْغَمَامَةُ فِي الْوَرٰى ‏ وَالْجِذْعُ حَنَّ إِلٰى كَرِيْمِ لِقَاكَ

مخلوق میں وہ آپ ہیں کہ ابر بھی سایہ کرے ‏ آپ کی قربت کی خاطر حنانہ بھی رونے لگا

وَكَذَاكَ لَا أَثَرٌ لِمَشْيِكَ فِي الثَّرٰى ‏ وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهٖ قَدَمَاكَ

یونہی چلنے سے نہ پڑتا خاک پر کوئی نشان ‏ پتھر کے سینے میں اتر جاتا تھا اکثر نقش پا

وَشَفَيْتَ ذَا الْعَاهَاتِ مِنْ أَمْرَاضِهٖ ‏ وَمَلَأْتَ كُلَّ الْأَرْضِ مِنْ جَدْوَاكَ

سب مریضوں کو بیماری سے شفا دی آپ نے ‏ اپنے جود و لطف سے روئے زمیں کو بھر دیا

وَرَدَدْتَ عَيْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَمٰى ‏ وَابْنَ الْحُصَيْنِ شَفَيْتَهٗ بِشِفَاكَ

آپ نے نابینا قتادہ کو بینائی پھیر دی ‏ ابن حصین کو اپنے فضل و کرم سے بخشی شفا

وَكَذَا خُبَيْبًا وَابْنَ عَفْرٍ بَعْدَ مَا ‏ جُرِحَا شَفَيْتَهُمَا بِلَمْسِ يَدَاكَ

ابن عفرا و خبیب جبکہ تھے زخمی بہت ‏ دونوں ہاتھوں سے کیا مس اور اچھا کر دیا

وَعَلِيٌّ مِنْ رَمَدٍ بِهٖ دَاوَيْتَهٗ ‏ فِي خَيْبَرَ فَشُفِيْ بِطِيْبِ لَمَاكَا

آپ کی خوشبوئے لب سے حضرت علی اچھے ہوئے ‏ یوم خیبر عارضۂ چشم میں تھے مبتلا

وَسَأَلْتَ رَبَّكَ فِي ابْنِ جَابِرٍ الَّذِيْ ‏ قَدْ مَاتَ اِبْنَاهُ وَقَدْ أَرْضَاكَ

حق نے زندہ کر دیا جابر کے مردہ پسر کو ‏ آپ کی سن کر دعا آپ کو راضی کیا

شَاةٌ مَسَسْتَ لِأُمِّ مَعْبَدَ الَّتِيْ ‏ نَشِفَتْ فَدَرَّتْ مِنْ شِفَا رُقْيَاكَ

دودھ اس کا خشک تھا پر دودھاری ہو گئی ‏ ام معبد کی بکری کو جب آپ نے مس کر دیا

وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّكَ مُعْلِنًا ‏ فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحْبِ حِيْنَ دُعَاكَ

قحط سالی میں دعا کی آپ نے اللہ سے ‏ مینہ برسنے لگ گیا فی الفور ہی وقت دعا

www.maktabah.org

وَدَعَوْتَ كُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْا إِلٰى　　دَعْوَاكَ طَوْعًا سَامِعِيْنَ نِدَاكَ

آپ نے اسلام کی دعوت دی جملہ خلق کو　　آئے طوعاً آپ کی جانب سبھی سُن کر ندا

وَخَفَضْتَ دِيْنَ الْكُفْرِ يَا عَلَمَ الْهُدٰى　　وَرَفَعْتَ دِيْنَكَ فَاسْتَقَامَ هُدَاكَ

کر دیا پست آپ نے کفر اے ہدایت کے علم　　سربلندی دین کو دی۔ جم گیا نقشِ ھدیٰ

أَعْدَاكَ عَادُوْا فِي الْقَلِيْبِ بِجَهْلِهِمْ　　صَرْعٰى وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰى بِجَفَاكَ

اندھے کنوئیں میں گرے دشمن جہالت سے تمام　　ہو گئے محروم رحمت آپ پر کر کے جفا

فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ قَدْ أَتَتْكَ مَلَائِكُ　　مِنْ عِنْدِ رَبِّكَ قَاتَلَتْ أَعْدَاكَ

بدر کے دن آئے اللہ کے فرشتے فوج فوج　　آپ کے اعداء سے لڑ کر کر دیا ان کو فنا

وَالْفَتْحُ جَاءَكَ يَوْمَ فَتْحِكَ مَكَّةَ　　وَالنَّصْرُ فِي الْأَحْزَابِ قَدْ وَافَاكَ

یوم فتح مکہ بھی حضرت ہوئے فیروز مند　　اور ہوئی احزاب میں بھی نصرتِ حق رہنما

هُوْدٌ وَيُوْنُسُ مِنْ بَهَاكَ تَجَمَّلَا　　وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاكَ

ہود و یونس حسن حضرت سے ہوئے صاحب جمال　　نور سے تھی آپ ہی کے حُسن یوسف کی ضیاء

فَقَدْ فُقْتَ يَا طٰهٰ جَمِيْعَ الْأَنْبِيَاءِ　　طُرًّا فَسُبْحَانَ الَّذِيْ أَسْرَاكَ

آپ سارے انبیاء پر فائق اے طٰہٰ ہوئے　　آپ کو شب میں خدا عرشِ بریں پر لے گیا

وَاللهِ يَا يٰسِيْنُ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ　　فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ أَنْبَاكَ

آپ کا یٰسین مخلوقات میں ثانی نہیں　　اس کا شاھد ہے وہ رب جس نے نبوت کی عطا

عَنْ وَصْفِكَ الشُّعَرَاءُ يَا مُدَّثِّرُ　　عَجَزُوْا وَكَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاكَ

ہمارے مدثر کے ہیں اتنے صفات عالیہ　　جن کی ہے تعریف سے قاصر ہر اک شاعر ہوا

www.maktabah.org

اِنْجِیْلُ عِیْسٰے قَدْ اَتٰی بِكَ مُخْبِرًا   وَلَنَا الْکِتَابُ اَتٰی بِمَدْحِ حُلَاكَ

آئی تھی انجیل عیسیٰ آپ کی دینے خبر   اور ہے قرآن میں مدح حضرت کی سوا

مَاذَا یَقُوْلُ الْمَادِحُوْنَ وَمَا عَسٰے   اَنْ یَّجْمَعَ الْکُتَّابُ مِنْ مَعْنَاكَ

مدح میں کیا آپ کی کوئی کہے گا مدح گو   لکھنے والے کیا لکھیں آپ کے وصف و ثنا

وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُھُمْ   وَالشُّعْبُ اَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاكَ

روشنائی ان کی ہو جائیں اگر دریا تمام   اور اشجار جہاں سے لیں قلم سنکھوں بنا

لَمْ یَقْدِرِ الثَّقَلَانِ یَجْمَعُ نَذْرَہٗ   اَبَدًا وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَہٗ اِدْرَاكَ

جب بھی جن و انس ملکر جو لکھیں گے ہوگا ہیچ   کیا لکھیں یارا نہیں جب شان کے ادراک کا

بِكَ لِیْ قُلَیْبٌ مُغْرَمٌ یَا سَیِّدِیْ   وَحَشَاشَۃٌ مَحْشُوَّۃٌ بِھَوَاكَ

دل میرا ہے آپ ہی کا شیفتہ یا سیّدی   جو ان جو باقی ہے اس میں آپ ہی کی ہے سوا

فَاِذَا سَکَتُّ فَفِیْكَ صَمْتِیْ کُلُّہٗ   وَاِذَا نَطَقْتُ فَمَادِحًا عُلْیَاكَ

چپ جو ہوتا ہوں تو ہوتا ہوں تصوّر میں ترے   بولتا جب ہوں تو مدحت میں تری ہوں بولتا

وَاِذَا سَمِعْتُ فَعَنْكَ قَوْلًا طَیِّبًا   وَاِذَا نَظَرْتُ فَمَا اَرٰی اِلَّاكَ

سنتا ہوں جب تو ہوں سنتا آپ کے اقوال کو   دیکھتا ہوں جب تو میں ہوں آپ ہی کو دیکھتا

یَا مَالِکِیْ کُنْ شَافِعِیْ فِیْ فَاقَتِیْ   اِنِّیْ فَقِیْرٌ فِی الْوَرٰی لِغِنَاكَ

میرے مالک فقر میں ہیں آپ ہی شافع میرے   سب سے بڑھ کر آپ کا ہوں میں ہی محتاج غنا

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی   جُدْ لِیْ بِجُوْدِكَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاكَ

اکرم الثقلین اور کنز الوریٰ بھی آپ ہیں   کیجئے راضی رضا سے جود سے بھی کچھ عطا

www.maktabah.org

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ　　لِأَبِي حَنِيْفَةَ فِي الْأَنَامِ سِوَاكَ

میں حریص بخشش حضرت کیوں نہ ہوں جبکہ نہیں　　بوحنیفہ کا کوئی یاور محمد کے سوا

فَعَسَاكَ تَشْفَعُ فِيْهِ عِنْدَ حِسَابِهِ　　فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّكًا بِعُرَاكَ

ہے امید اس کو کہ ہونگے آپ شافع روزِ حشر　　اس لئے کہ اُس نے اک دامن ہے پکڑا آپ کا

فَلَأَنْتَ أَكْرَمُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ　　وَمَنِ الْتَجِي بِحِمَاكَ نَالَ رِضَاكَ

سب سے بڑھ کر آپ مقبول شفاعت میں شفیع　　جس نے تھاما آپ کا دامن ملی اس کو رضا

وَاجْعَلْ قِرَاكَ شَفَاعَةً لِّيْ فِيْ غَدٍ　　فَعَسٰى أَرٰى فِي الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاكَ

میری مہمانی شفاعت آپ کی ہو کل کے دن　　ہوں میں حضرت روزِ محشر آپ کے تحت لوا

صَلَّى عَلَيْكَ اللّٰهُ يَا عَلَمَ الْهُدٰى　　مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ إِلٰى مَثْوَاكَ

اے ہدایت کے نشان اللہ کی رحمت آپ پر　　ہو جہاں تک کوئی مشتاق آپ کے دیدار کا

وَعَلٰى صَحَابَتِكَ الْكِرَامِ جَمِيْعِهِمْ

آپ کے صحب کرام اور تابعین پر بھی درود

وَالتَّابِعِيْنَ وَكُلِّ مَنْ وَالَاكَ

اور اُس پر بھی جو رکھے دوست حضرت کو سوا

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

یہ بندہ ناچیز ایک دن اپنے ایک محترم دوست جناب مولانا میر احمد یوسفی صاحب ایم اے کے ہاں اُن کے کتب خانہ واقع وتن پورہ لاہور گیا اُن کے پاس ایک کتاب بزبان انگریزی ”دی سُنی پاتھ“ دیکھی جو کہ جناب حسین علی عشق صاحب نے استنبول (ترکی) سے چھپوا کر بطور تحفہ برائے ثواب دارین و استفادہ اہل سنت والجماعت اُن کو ارسال کی تھی۔ میں نے اُن سے یہ کتاب چند منٹوں کے لیے لی اور مولف موصوف کو وہیں بیٹھے بیٹھے ایک خط لکھ دیا کہ وہ راقم الحروف کو ایک کتاب کا نسخہ ارسال فرما دیں۔ یہ واقعہ ۱-۵-۷۸ کا ہے اور میری حیرانی کا کوئی انتہا نہ رہی جب بتاریخ ۲۵-۵-۷۸ کو اس کتاب کے علاوہ دو اور کتب بزبان انگریزی بذریعہ رجسٹری مجھے ملیں ان کے نام

۱۔ بیلیف اینڈ اسلام
BELIEF AND ISLAM

۲ آنسر ٹو این اینیمی آف اسلام
ANSWER TO AN ENEMY OF ISLAM

یہ تینوں کتب بطور تحفہ مجھے ارسال کی گئی تھیں۔ جس کا کوئی خرچہ میرے ذمہ نہیں تھا۔ ان کتب کو وصول کر کے بہت خوش ہوا۔ اور اسی دن سے انکے

www.maktabah.org

مطالعہ میں مصروف ہوگیا۔ جوں جوں میں نے ان کتب کا مطالعہ کیا توں توں میرے علم میں اضافہ ہوتا گیا۔

ان کتب کے مصنف جناب حسین حلمی عشق صاحب ایم ایس سی کیمیکل انجنیئرنگ ہیں اور ترکی کے ریٹائرڈ کرنل ٹیچر ہیں ان دنوں اُن کے پاس ادویات کا ایک سٹور ہے اور اس آمدنی سے جو کچھ اُن کے پاس بچتا ہے اُسے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے دینی کتب چھپوا کر ضرورت مند اصحاب کو اکنافِ عالم تک ارسال کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کارِ خیر کے عوض جزائے افضل دے۔ آمین

میں نے اُن کتب میں سے ایک کتاب "دی سُنّی پاتھ" میں جناب امام الاعظم ابوحنیفہؒ کے بارے میں بہت کچھ پڑھا۔ بے شک میں پیدائشی طور پر حنفی عقیدہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ مگر جو انکشاف مجھے اُن کتب کے مطالعہ سے ہوا اُس سے میرا ایمان مزید تازہ ہوگیا۔ بالآخر میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں بھی جناب امام الاعظم ابوحنیفہؒ کی سوانح حیات کے بارے میں تذکرہ لکھوں۔ اور میرا یہ شوق اب آپ کے سامنے ہے۔ اس میں سب ہمت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اور فیض تحریر میرے مرشد کامل حضرت فیض محمد شاہ معروف بہ پیر قندھاری کا ہے۔

ملتی ہے گوہر کو دامانِ صدف میں آب و تاب
رنگ و بو کا شیانہ گلزار میں پاتا ہے پھول

www.maktabah.org

مسلمانوں کے چار امام گذرے ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ ۔ امام شافعیؒ، امام مالکؒ ۔ امام احمد بن حنبلؒ ۔ ان سب آئمہ میں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کو امام الاعظم کہا جاتا ہے، کیونکہ حنفی عقیدہ والے مسلمان تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہیں۔

اِس تذکرہ کو لکھنے کے بعد میں نے اس کتاب میاں اخلاق احمد صاحب ایم اے مصنف "تذکرہ، حضرت ایشاں"

و "حضرت بلاول شاہ قادری" اور امام علی الحق" کی خدمت میں ۳۲۳ شاد باغ لاہور پیش کیا۔ جنہوں نے کمال مہربانی سے حق ہمسائیگی ادا کیا اور مجھے میرا مسودہ بعد از تعارف کے جو انہوں نے اپنی قلم سے لکھا برائے طباعت واپس دے دیا۔

نہ زر ہے پاس نہ کوئی دفینے ۔ نہیں آتے مجھے کوئی قرینے
خدایا کر عطا روشن ضمیری ۔ ابھی منجدھار میں میرے سفینے
پشیماں ہوں اگر اعمال پرکھوں ۔ میری توبہ ہوئی پانی پسینے

مؤلف

اپنے لختِ جگر سرفراز ملی مرحوم کے نام

203

www.maktabah.org

تعارف

میرے دوست ایم حسین حلمی نقشبندی کو اکابرِ دین اور اولیاءِ کرام فقہا و
صلحا سے والہانہ محبت و عقیدت ہے اور اُن کے علمی اور روحانی کارناموں
کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس تحقیق اور جستجو میں لگے رہتے ہیں۔
کہ کھوئے ہوؤں کا سراغ پالیں۔ چند دلی دوستوں اور قلمی محبوں نے مؤلف کو
مجبور کیا۔ کہ آپ کا حضرت امام ابوحنیفہ رح کے بارے میں بہت گہرا مطالعہ ہے
اور پیدائشی طور پر آپ حنفی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کچھ آپ کو کتب حنیفہ سے
مطالعہ سے استفادہ کرنے کے بعد حاصل ہو سکا ہے۔ اس کو کتاب کی صورت
میں پیش کریں تاکہ لوگ مستفید و مستفیض ہوں اور حضرت امام ابوحنیفہ رح کے
عہد حالات واقعاتِ زندگی اور علمی و روحانی فیوض و برکات پر ایک چھوٹی
سی تالیف کریں۔ جو مختصر جامع اور مستند ہو۔ تاکہ عقیدت مند اس سے مستفید
ہوں تلاش بسیار کے بعد فاضل مؤلف نے جس قدر مواد حضرت امام ابوحنیفہ رح
کے متعلق فراہم ہو سکا اس کتاب میں درج کر دیا ہے۔ اور پیشِ خدمت ہے،
اگرچہ کسی کتاب کو بھی کسی زمانہ میں حرفِ آخر نہیں کہا جا سکتا تحقیق و تلاش
ہر زمانہ میں وابستہ رہی ہے اور رہے گی آپ کی سعی و کاوش کے باوجود
اس مسئلہ میں مزید تحقیقات اور تجسس کی گنجائش اب بھی موجود ہے۔

www.maktabah.org

فاضل مولف نے تجسس اور تلاش کے بعد حضرت امام ابوحنیفہؒ کے حالات ۔ واقعات اور دینی خدمات کچھ اس طریقے سے اس چھوٹی سی کتاب کے اندر سمونے میں کامیاب ہوئے ہیں جو قابل تعریف ستائش ہیں آپ نے اس دور کے علمی روحانی ثقافتی اور تاریخی پہلو اجاگر کرنے کی بے حد کوشش کی ہے اور مسلمانوں کی ثقافتی تاریخ میں فصل تازہ کا اضافہ کیا ہے۔ تبارک تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

مولف کا یہ نقش اول ہے اور اگر مولف کے ذوق جستجو کا یہی عالم رہا تو شاید نقش دوئم پہلے نقش سے اکمل ترین ہو اس لحاظ سے آپ کی یہ کوشش کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔ قارئین کرام استفادہ حاصل کریں گے۔

آمین ثم آمین

احقر میاں اخلاق احمد
ایم اے

۳۳۳ شادباغ ۔ لاہور

۲۹ جون ۱۹۷۸ء

تاریخ کوفہ

مملکت عراق کا مشہور شہر کوفہ جو ۱۷ھ میں حضرت فاروق رضؓ کے فرمان اقدس سے حضرت سعد بن ابی وقاص جیسے جلیل القدر صحابی کی خاص نگرانی میں تعمیر و آباد ہوا تھا۔ تاریخ الامت میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

حضرت علیؓ جب سر برآرائے مسند خلافت ہو کر کوفہ تشریف لے گئے

www.maktabah.org

تو اُس وقت ہر سمت دینی و تبلیغی مراکز موجود تھے ۔ اور اُن مراکز کا روح پرور اور ایمان افروز سماں دیکھ کر آپ نے ابنِ مسعود کے لیے دعا فرمائی تھی۔ کیونکہ جناب حضرت فاروق رضؓ کی حسبِ ہدایت حضرت عبداللہ ابن مسعود نے اس بستی میں دینی علوم کا اتنا زیادہ اہتمام کیا تھا کہ عہد عثمان رضؓ کے آخری ایام تک تقریباً ۴ ہزار عالمِ دین تیار ہو چکے تھے ۔ صحابہ میں سے ایک ہزار پچاس شخص جن میں ۲۴ (چوبیس) وہ شخص تھے جو غزوہ بدر میں رسول اللہ کے ہم رکاب تھے ۔ وہاں کوفہ گئے اور بہتوں نے وہاں سکونت اختیار کر لی ۔ اور اس طرح سے کوفہ کا ہر گھر حدیث و روایت کی درس گاہ بن گیا اگرچہ حضرت علی رضؓ کے زمانہ خلافت میں کوفہ کو ایک سیاسی مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ مگر اس شہر کے ایک متعدد طبقہ نے یکے بعد دیگرے حضرت علی رضؓ ۔ حضرت امام حسن رضؓ ۔ اور پھر امام حسین رضؓ کے ساتھ اولاً وفاداری کے دعوی اور پھر عین وقت پر شرمناک حد تک غداری کی ۔ اور اُس طبقہ سے وہ مذموم کردار ادا کیا کہ بالخصوص سید الشہدا امام حسینؓ اور اُن کے جانثار رفقا و اہل بیت کو کربلا کے جھلستے ہوئے ریگ زاروں میں جس سنگ دلی اور شقاوت قلبی کے ساتھ خاک و خون میں تڑپایا ۔ اس کی تلخ یادیں مسلمانانِ عالم کے دلوں کو گذشتہ تیرہ صدیوں سے خون کے آنسو رلانے پر مجبور کر رہی ہیں اور اس گھناؤنے فعل کی وجہ سے کوفہ کی روشن جبیں پر کلنک کا ٹیکہ لگ گیا ۔ اور لوگ کوفہ کو شہرِ بے وفا کے نام سے پکارنے لگے جو بعد میں ایک نیک و بزرگ شخصیت نعمان بن ثابت

www.maktabah.org

کی وجہ سے ایک بار پھر شریعت محمدیہ کا مینارہ نور بن کر ابھرا اور کوفہ پھر علم و عرفان دین حنیف کا فانوس و قندیل ثابت ہوا

امام الاعظم ابوحنیفہؒ

نعمان نام۔ ابوحنیفہ کنیت، شجرہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ عجمی النسل تھے۔

حضرت امام کے حسب نسب اور آبائی سکونت کے متعلق مورخین میں شدید اختلاف رائے ہے بعض کے نزدیک آپ کے دادا کابل کے تھے۔ بعض نے انہیں عربی نسل سے شمار کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ فارسی النسل تھے اور آپ کے دادا حضرت علی المرتضیٰ کے زمانہ خلافت میں فارس سے ہجرت کر کے کوفہ میں آباد ہوئے۔

زمانہ خلفائے راشدین کا عرصہ کم و بیش صرف تیس سال کا رہا ہے۔ اور اس عرصہ میں اسلام کے شجر کی آبیاری اس شللی سے ہوئی کہ اس کی جڑیں مکمل حد تک مضبوطی سے پھیل چکی تھیں۔ اور دین اسلام کے اندر کوئی ایسا مسئلہ باقی نہ رہ چکا تھا جو سمجھ سے بالاتر ہو۔ مگر افسوس کہ اس عرصہ کے فوراً بعد دین اسلام

۲۰۷
www.maktabah.org

کے اندر کئی بدعتیں شروع ہو گئیں۔

جس کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے سن ۸۰ ہجری (۶۹۹ء) بمقام کوفہ (عراق) کے اندر ایک فرزندِ اسلام جن کا اسمِ گرامی نعمان تھا۔ اور جو جناب ثابت کے فرزند تھے کو پیدا فرمایا۔ آپ کے دادا مبارک کا نام بھی نعمان (زوطی) تھا۔ امام صاحب کا خاندان عجمی الاصل ہے۔ آپ کے دادا جناب نعمان خراسان سے کوفہ میں اُس وقت وارد ہوئے جب حضرت علیؓ المرتضیٰ امیر المومنین تھے۔ حضرت علیؓ نے آپ کی خدمت سے خوش ہو کر آپ کے خاندان کے لیے دعا فرمائی تھی۔ ۸۰ھ میں بنی اُمیّہ کا مشہور تاجدار عبدالملک بن مروان سریر آرائے مسند حکومت تھا۔ اور کوفہ حجاج بن یوسف کے پنجہ ظلم واستبداد میں گرفتار تھا جس کی نسبت حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بجا طور پر فرمایا تھا۔

شام میں ولید۔ حجاز میں عثمان بن حیان۔ مصر میں قرہ بن شریک۔ عراق میں حجاج۔ مکہ میں خالد بن عبداللہ۔ خداوندا دنیائے اسلام ظلم واستبداد سے بھر گئی ہے اب لوگوں کو راحت عطا فرما

چنانچہ جیسا کہ اوپر عرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیائے اسلام کے اندر ظلم واستبداد کے ازالہ کے لیے جناب نعمان بن ثابت کو پیدا کیا۔ اگرچہ ماں باپ نے یہ نام تجویز کیا۔ مگر آگے چل کر آپ امام الاعظم کے لقب سے پکارے گئے۔ آپ کے والد جناب ثابت کے حالاتِ زندگی تو زیادہ معلوم نہیں مگر قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ اور آپ ۸۰ھ میں بمقام کوفہ پیدا ہوئے اور

www.maktabah.org

جب آپ کے والد محترم کی عمر ۴۰ برس ہوئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ خالق کون ومکاں نے آپ کو یہ فرزند عطا کیا۔

زوطی حضرت علیؓ کے زمانۂ خلافت میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ اکثر دربار خلافت میں حاضر ہو کر ہدیہ سلام ونیاز پیش کرتے رہتے تھے۔

زوطی ایک عجم النسل قوم کا نام ہے۔ جو زط کی نسبت سے معروف تھی۔ زط اصل میں عجمی قوم (جاٹ) کا عربی تلفظ ہے۔ جس وقت حضرت نعمان بن ثابت تولد ہوئے تو اس دور میں ابھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جمال جہاں تاب سے منور آنکھیں اس جہان آب وگل میں موجود تھیں۔ یعنی

حضرت عبداللہ بن ابی عافہ متوفی ۸۷ھ

حضرت واثلہ بن اسقع متوفی ۸۵ھ

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ متوفی ۱۰۲ھ

حضرت سہیل بن سعد السعدی متوفی ۹۱ھ

حضرت انس بن مالک " ۹۳ھ

امام ابوحنیفہ رح کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے ان نفوس قدسیہ میں سے دو عالی بزرگوں، عبداللہ بن ابی عافہ اور حضور سرکار کائنات کے خادم خاص انس بن مالک کے دیدار سے آنکھیں روشن کر کے تابعی کا اعزاز بلند حاصل کیا۔ اور آپ نے جناب رسالت مآب کی زندگی مطہرکے بارے میں ان اصحاب

www.maktabah.org

سے بہت کچھ سیکھا اور سمجھا۔

سیرت امام الاعظمؒ

امام الاعظمؒ کو خدا نے حسن سیرت کے ساتھ جمال صورت بھی بدرجہ کمال عطا کی تھی۔ میانہ قد۔ خوش رو۔ موزوں اندام۔ گفتگو نہایت شیریں آواز بارعب بلند وصاف تھی۔ فصاحت و بلاغت خاص حصہ تھا۔ دانشمندی دقیقہ سنجی۔ نکتہ شناسی بصیرت کا خزانہ تھے۔ مزاج پر تکلف تھا۔ آپ خوش لباس و خوش طعام بھی تھے۔ اپنی ذاتی آمدنی علمائے دین پر بھی صرف کیا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں غربا و یتیمی اور بیوگان کے وظائف بھی مقرر فرمائے ہوئے تھے۔

امانت کا یہ عالم تھا۔ کہ وفات کے وقت آپ کے پاس (پاکستان کرنسی کے مطابق) ۲ کروڑ ملکیت کی امانتیں تھیں۔ جن پر آپ کی طرف سے وصایا کا اندراج تھا آپ خاموش طبع ہونے کے ساتھ ساتھ۔ اوصاف ظاہری اور روحانی مدارج میں بھی امام تھے دربار و اقتدار سے آپ کو نفرت تھی ہر نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر عادت ثانیہ تھی۔ آپ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔ ساری رات قیام میں گذرتی۔ قرآن شریف پڑھتے تو آپ پر رقت طاری ہو جاتی۔ گھنٹوں روتے رہتے فرمایا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک

www.maktabah.org

قیام میں متورم ہو جاتے تھے تو ہم رات کو آرام سے کیسے سوئیں آخری ایام میں امام الاعظم جیل میں ڈال دیئے گئے اور اللہ کی مہربانی سے جیل کا تمام عملہ بھی آپ کا طالب علم ہو گیا کیونکہ امام صاحب نے وہاں جیل میں بھی دینی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور فقہہ حنیف کے تیسرے ستون جناب امام محمدؒ نے اپنی دینی تعلیم جیل ہی میں مکمل کی تھی۔ جب جیل بھیجنے سے بھی حکومت کے مقاصد پورے نہ ہوئے تو اُن کو کھانے میں زہر دلوایا گیا۔ انتقال کے وقت آپ روزہ دار تھے اور جان آفریں اُس وقت جہاں دار کے پاس پہنچی جب آپ عالم سجدہ میں تھے۔ حسن بن عمارہ قاضی شہر نے اُن کو غسل دیا۔ اور فرمایا کہ واللہ تم سب سے بڑے فقیہہ عالم اور امام تھے۔ وصیت کے مطابق بغداد میں مقبرہ خیرزاں میں دفن کئے گئے سلطان الپ ارسلان سلجوقی نے جو نہایت علم دوست تھا۔ اور اسکے علاوہ فیاض اور عادل بھی تھا نے سن ۴۵۹ھ ہجری میں امام الاعظمؒ کا مقبرہ تعمیر کروایا۔

امام الاعظمؒ کی کنیّت

امام کی کنیت "ابو حنیفہ" جو نام سے زیادہ مشہور ہے حقیقی کنیت نہیں ہے کیونکہ امام کا کوئی فرزند حنیفہ نام کا نہیں تھا۔ اس کے متعلق صاحب سیرت النعمان کا ارشاد ہے کہ

"یہ کنیت وصفی معنی کے اعتبار سے ہے۔

www.maktabah.org

یعنی ابو الملت۔ الحنیفہ"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خطاب کر کے کہا ہے

"فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا"

پس ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو۔ جو ایک خدا کے ہو کے رہے تھے۔ جناب نعمان نے اسی نسبت سے اپنی کنیت ابو حنیفہ اختیار کی اور وہ مسلمان جو آپ کے مسلک کے پیروکار ہیں۔ حنفی العقیدہ مسلمان کہلائے۔

امام کا لقب

امام کا لقب امام الاعظم ہے وہ اس لیے کہ آپ کے شاگردوں کے تلامذہ میں سے بھی موجودہ دور کے اندر اور اس وقت سے لیکر جب آپ زندہ تابندہ تھے۔ پوری ملت اسلامیہ آپ سے فیض یاب ہے۔ اسی طرح طبقہ کے اعتبار سے بھی امام تابعین میں سے ہیں آپ نے اوائل عمری میں ہی علم الفقہ جناب حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کیا۔ علاوہ ازیں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے تابعون کے بہت سے علماء کی صحبت بھی آپ کو حاصل تھی۔ اس طرح آپ کو لاتعداد احادیث زبانی یاد تھیں۔ سبحان اللہ۔

www.maktabah.org

پرورش و علم

آپ کی پرورش اللہ کی طرف سے کچھ اِس انداز سے ہوئی کہ آپ حنفی عقیدہ کے پہلے امام کہلائے آپ کو مذہبی امور پر اس حد تک دسترس تھی کہ آپ کو "قاضی القضاۃ" تک کے عہدہ کے تمام فیصلوں کے متعلق پورا پورا علم تھا۔

مد آپ کی قوت یادداشت بلاکی تھی۔ آپ نے علم فقہ نہایت ہی قلیل عرصہ میں حاصل کیا۔ اور آپ کی شہرت ممالک اسلامیہ کے اندر دُور دراز تک پھیل گئی اور اسی بنا پر ایک دفعہ بنو اُمیّہ کے آخری حکمران مروان ابن محمد کے گورنر یزید بن امر جو کہ اُن دنوں اُس کی سلطنت میں عراق کا گورنر تھا نے تجویز پیش کی کہ کیوں نہ آپ کو کوفہ کی عدالت کا قاضیٔ اعلیٰ بنایا جائے لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ کیونکہ آپ اقتدار یا ملازمت کے حق میں نہ تھے۔ آپ کا مشن صرف ریاضت اور زہد و تقویٰ تک ہی تھا۔ اور اللہ کے بندگان کی دینی خدمت اور غربا کی امداد تھا۔ چنانچہ ان کے انکار پر آپ کے سر مبارک پر ١١٠ کوڑے لگائے گئے آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سر مبارک سُوج گیا اس کے بعد آپ کو پھر قید کر دیا گیا۔ اگلے دن یزید نے پھر اُن کو قید خانہ سے نکالا اور اپنی خواہش کا دوبارہ اظہار کیا۔ مگر امام ابو حنیفہ رح نے کہا۔ مجھے اِس بارہ میں مشورہ کی ضرورت ہے مشورہ کے لیے آپ کو اجازت دے دی گئی اور آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ امام ابو حنیفہ رح اس تمام عرصۂ ناسا عد میں

www.maktabah.org

وہیں مقیم رہے اور جب ۱۳۶ھ میں ابوالعباس سفاح (آل عباس کے بانی) کا انتقال ہوگیا اور تخت پر اس کا برادر خورد منصور عباسی متمکن ہوا تو امام صاحب واپس کوفہ تشریف لے آئے۔ آپ سے ایک دفعہ عباسی خلیفہ منصور نے پوچھا کہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا

اصحاب عمرؓ سے عمرؓ کا

اصحاب عبداللہ بن عباسؓ سے عبداللہ بن عباسؓ کا

یاد رکھیئے ان کے دور میں عبداللہ بن عباسؓ سے بڑا کوئی عالم دین نہ تھا۔ منصور نے کہا۔ تم نے واقعی نفس کی تکمیل بڑی مضبوطی سے کی ہے۔

(تاریخ بغداد ۱۳ - ۳۳۴)

درس گاہ

امام صاحب کو سب سے زیادہ جناب حمادؒ سے شرف تلمذ حاصل ہے علاوہ ازیں آپ نے ۴ ہزار شیوخ و محدثین سے اکتساب فیض کیا ہے آپ کے استاد شیخ حمادؒ نے ۱۲۰ ہجری میں وفات پائی تو اس وقت کی مجلس شوریٰ اور عوام نے باصرار ان کے لائق شاگرد کو استاد کی مسند پر بٹھایا۔ اور چند ہی روز میں آپکے درس کی وہ شہرت ہوئی۔ کہ کوفہ کی تمام درس گاہیں ٹوٹ کر امام صاحب کے درس کے ساتھ شامل ہوگئیں اور اُن درسگاہوں کے اساتذہ مثلاً مسعد بن کرامؒ و امام اعمشؒ تک خود انکی درس گاہ میں

www.maktabah.org

استفادہ کے لیے حاضر ہوئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دیتے لگے اور اس طرح سے پوری دین کے تشنگان علم دین آپ کے پاس کھنچے چلے آتے لگے۔ حتیٰ کہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، دمشق، مصر، یمن، بحرین۔ اصفہان، نیشاپور، سمرقند بخارا۔ خوارزم۔ سیستان۔ حمص۔ غرضیکہ اُن کی استادی کی حدود کی بڑی سلطنت سے کم نہ تھیں۔

جس زمانہ میں خلیفہ منصور نے آپ کو خلافت اسلامیہ کا قاضی القضاۃ۔ (چیف جسٹس) بنانا چاہا اور آپ نے انکار کیا تو روایت ہے کہ منصور نے اُن کے انکار پر بڑا جبر کیا۔ آپ دار القضاۃ میں جا کر بیٹھے۔ ایک دفعہ مقدمہ پیش ہوا۔ جس میں قرضہ کا دعویٰ تھا۔ لیکن ثبوت کے گواہ نہ تھے۔ مدعا علیہ کو سرے سے انکار تھا۔ امام صاحب نے حسب قاعدہ مدعا علیہ سے کہا کہ تم قسم کھاؤ کہ تم نے مدعی کو کچھ نہیں دینا۔ وہ تیار ہو گیا۔ ابھی "واللہ" کا لفظ ہی کہا تھا کہ امام صاحب نے گھبرا کر اُسے روک دیا اور اپنی جیب سے مدعی کو اُس کی رقم ادا کر دی اور رقم دے کر اپنا استعفیٰ منصور کو پیش کر دیا۔

استعفیٰ کے ساتھ منصور نے آپ کو قید خانہ میں بھیجنے کا حکم دیا۔ یہ واقعہ ۱۴۶ ہجری کا ہے۔ قید ہی کی حالت میں ۱۲ رجب ۱۵۰ ہجری میں امام الاعظمؒ نے وصال فرمایا۔

www.maktabah.org

امام الاعظم ابوحنیفہ کا لازوال کارنامہ

امام صاحب کا سب سے عظیم کارنامہ جس نے انہیں لازوال عظمت عطا کی یہ تھا کہ خلافت راشدہ کے بعد اسلام کے قانونی نظام میں جو خلا پیدا ہو چکا تھا۔ وہ حیران کن تھا۔

ایک طرف اسلامی حدود سندھ تک پھیلی ہوئی تھیں تو دوسری طرف اسپین تک تھیں اور بیسیوں قوموں کے رسوم و رواج ان میں آچکے تھے۔ اندرونِ ملک مالیات کے مسائل۔ تجارت۔ زراعت۔ صنعت و حرفت، شادی و بیاہ کے مسائل دستوری، دیوانی۔ فوجداری قواعد و ضوابط روز بروز سامنے آرہے تھے۔ بیرون از ملک اقوام عالم سے بھی اس عظیم اسلامی سلطنت کے تعلقات تھے۔ ان میں جنگ۔ صلح سفارتی ضوابط۔ تجارتی لین دین، بحری۔ بری، اسفار، کسٹم وغیرہ کے مسائل درپیش تھے مسلمان چونکہ اپنا ایک مستقل نظریہ حیات اور بنیادی قانون رکھتے ہیں اس لیے یہ ناممکن تھا۔ کہ وہ اپنے نظام قانون کے تحت ان بے شمار مسائل کو حل کر سکیں اور حالت یہ تھی کہ کوئی مُسلّمہ آئینی ادارہ ایسا نہ تھا جس میں مسلمانوں کے معتمد اہل علم اور فقیہہ بیٹھ کر ان کا مستند حل پیش کرتے۔

اس صورتِ حال میں امام الاعظم ابوحنیفہؒ نے حکومت سے بے نیاز ہو کر خود ایک غیر سرکاری مجلس واضح قانون (Private Legislature)

www.maktabah.org

قائم کی۔ یہ ہمت وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اپنی قابلیت کردار اور اخلاقی وقار پر پورا اعتماد حاصل ہو۔ حکومت وقت نے اُن کی اس غیر سرکاری مجلسِ قانون سے پورا پورا استفادہ حاصل کیا۔

امام صاحب کے مدوّنہ قوانین

امام صاحب کی کمال درجہ کی دانائی۔ دور اندیشی۔ مسلمانوں کے اجتماعی مزاج سے واقفیت، وقت اور حالات پر گہری نظر کے نتائج نصف صدی کے اندر ہی برآمد ہو گئے۔ اور ایک نجی اور مخلصانہ کوشش سے وہ خلا پر ہو گیا۔ جو خلافت راشدہ کے بعد پیدا ہو چکا تھا۔

آنے والی ہر بڑی اسلامی سلطنت خواہ عباسیہ ہو۔ یا عثمانیہ یا ہندوستان کے اندر مغل حکومت سب نے امام ابو حنیفہ کے مدوّنہ قوانین کو اپنی سلطنت میں رائج کیا۔ اس مجلس وضع قانون کے شرکاء امام صاحب کے اپنے شاگرد ہی تھے۔ جن کو امام صاحب نے باقاعدہ قانون مسائل پر سوچنے علمی طرز پر تحقیقات کرنے اور دلائل سے نتائج اخذ کرنے کی خصوصی تربیت دی تھی۔ یہ اراکین مجلس مختلف علوم کے خصوصی ماہر تھے مثلاً اگر ایک حدیث و تفسیر کا خاص ماہر ہے تو دوسرا صحابہ کے فتاویٰ اور قضاۃ کے نظائر کا وسیع عالم تھا۔ اسی طرح دیگر لغت۔ ادب۔ تاریخ و سیر۔ قیاس و رائے قانون و لغاری کے علوم میں درجہ اختصاص کے حامل تھے۔

217
www.maktabah.org

اس مجلس کے اندر ۳۶ اراکین تھے۔ ان میں ۲۸ قاضی ہونے کے لائق تھے۔ ۶ مفتی۔ ۲ ایسے جو مفتی اور قاضی تیار کر سکتے تھے۔ (المکی ج ۲ ۲۴۲)

اس مجلس کا طریقۂ کار یہ تھا کہ ایک مسئلہ پیش ہوتا۔ خدا اور خدا کے رسول کی تعلیمات ایمان و اخلاص کو مد نظر رکھ کر اپنی مکمل صلاحیت کا اظہار کمال احتیاط سے کرتے۔ سنتے حتےٰ کہ بعض اوقات ایک مسئلہ پر بہت زیادہ وقت لگ جاتا۔ آخر میں جب ایک دو کے متفقہ طور پر رائے قرار پائی جاتی تو قاضیٔ اول۔ ابو یوسفؒ کتب اصول میں مثبت کر دیتے۔

(المکی۔ ج ۲ - ۱۲۲)

صاحب فتاویٰ بزازیہ کا بیان ہے۔ کہ تمام شاگرد دل کھول کر بحث کرتے امام صاحب توجہ سے ہر ایک کی تقریر سنتے۔ آخر میں زیر بحث مسئلے پر جب امام صاحب تقریر فرماتے تو مجلس میں ایسا سکوت ہوتا جیسے کہ ان کے سوا کوئی موجود ہی نہ ہو آزادیٔ رائے کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات فیصلہ امام صاحب کی رائے کے خلاف ہوتا، اور درج ہوتا اور اکثر مسائل پر فتاویٰ امام صاحب کے شاگردوں کے قول پر دیا جاتا۔ اور آج بھی دیا جاتا ہے۔ یہی فقیہ حنیفہ ہے۔ ظاہر ہے کہ فقیہ حنیفہ امام صاحب کی ذاتی معلومات و فتاویٰ کا نام نہیں بلکہ دین حنیف کے قواعد و ضوابط کا نام ہے۔ عبد اللہ ابن مبارک کا بیان ہے کہ

www.maktabah.org

ایک مرتبہ تین دن تک مسلسل ایک مسئلہ پر بحث ہوتی اس کی تیسرے دن شام کو جب اللہ اکبر کی آواز اذان کے وقت بلند ہوئی تو پتہ چلا کہ بحث ختم اور فیصلہ ہوگیا ہے۔

(المکی۔ جلد ۲۔ ۵۴)

اس مجلس کے جملہ اخراجات امام ابوحنیفہ خود برداشت کیا کرتے تھے۔ صاحب قلائد عقود العقیان نے لکھا ہے کہ اس مجلس میں جو مجموعہ مرتب کیا گیا تھا۔ وہ انتہائی ضخیم اور عظیم تھا۔ اور اس میں ۱۲ لاکھ ۹۰ ہزار مسائل مدون تھے۔ شاید دنیا کی تمام کتب قوانین اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

ملت اسلامیہ آپ کے احسان کو فراموش نہیں کرسکتی۔ جس وقت آپنے یزید ابن امر سے مشورہ کے لیے اجازت لی اور آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو آپ وہاں پانچ یا چھ برس رہے وہاں سے آپ کو یہ ہدایت ملی کہ ابھی اُن کی حکومت تک یہاں رہیے پھر آپ واپس وطن لوٹے اُس وقت بنوعباس کی حکومت تھی واپسی پر بھی آپ کو عراق کی عدالت عظمیٰ کے "قاضی القضاۃ" کے عہدہ کی پیش کش قبول کرنے کو کہا گیا۔ مگر آپ نے انکار کردیا لیکن خلیفہ منصور نے اس حد تک اُن پر جبر کیا کہ آپ مجبوراً دارالقضاۃ میں جاکر بیٹھے۔ اور ایک مقدمہ پیش ہوا۔

www.maktabah.org

جس کا اُوپر ذکر کیا گیا ہے اور اسی بنا پر آپ نے چند گھنٹوں کے بعد استعفیٰ دے دیا آپ کو قید خانہ میں ڈالا گیا اور آخری وقت ۱۵۰ ہجری (۷۶۸ء) میں آپ کو کھانے میں زہر دیا گیا۔ آپ روزہ سے تھے۔ آپ کو سو کوڑے لگائے گئے۔ آپ بے ہوش ہو گئے آپ نے ذرا سی ہوش سنبھالی تو آپ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ اور عالم سجدہ میں آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کے جنازے میں ۵۰ ہزار آدمی شریک ہوئے۔ مگر چونکہ اس جمِ غفیر کے لیے بیک وقت نماز جنازہ کا انتظام نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ جگہ کی کمی تھی۔ لہٰذا کئی مرتبہ بعد دوپہر تک جنازہ ہوتا رہا۔ اور اس کے بعد بیس ۲۰ روز تک ہر روز آپکے جنازہ میں لوگ شرکت کرتے اور جنازہ اُن کی قبر کے نزدیک ہی پڑھا جاتا۔ وصال کے وقت آپ کے شاگردوں کی تعداد سات ۷ سو تیس تھی۔ آپ کے صاحبزادے کا نام بھی حماد تھا۔ اور آپ کے اُستاد مکرم کا نام بھی حماد تھا۔ آپ اپنے استاد کی اس حد تک عزت کرتے تھے کہ آپ نے کبھی اُن کے مکان کی طرف پاؤں تک نہ کئے حالانکہ اُن کے استاد کا دولت خانہ آپ کے گھر سے سات گلی دُور کے فاصلہ تک تھا۔

امام محمد ابن ادریس الشافعیؒ نے امام الاعظم کی بے حد تعریف کی آپ نے

www.maktabah.org

فرمایا کہ جب کبھی مجھے کوئی مسئلہ در پیش ہوا۔ میں نے فوراً آپکی قبر پر جاکر ۲ رکعت نماز نفل ادا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری حاجت پوری فرمائی آپ کی قبر کافی عرصہ تک ، بغیر کسی تزئین کے رہی بالآخر ۴۵۹ ھجری میں سلطنت عثمانیہ کے عہد میں آپ کے روضہ کی تزئین ہوئی۔

آپ نے دوران حیات فرائض اور شروع پر کافی کتب لکھی ہیں اور ان کی تصدیق پر بھی کئی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے کئی مجتہد تھے۔

عثمانیہ عہد کے اندر حنفی عقیدہ دور دراز تک پھیلا۔ اور یہ عقیدہ اس وقت کا سرکاری مذہب تھا۔ اور آج بھی عالم اسلام کے اندر نصف سے زیادہ مسلمان حضرات اسی مذہب حنفی کے پیروکار ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَلَوا اَتَنَا۔ سورۃ الانعام ٦۔

مابین ۱۹ ، ۱۱۶

قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰینِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۵ۚ
دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۵

تحقیق ہدایت کی مجھ کو رب میرے نے طرف راہ سیدھی کے دین استوار دین ابراہیم حنیف کا اور نہ تھا شریک لانے والوں سے۔

آپ اس آیت مبارکہ کو غور سے سمجھئے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ مضبوط دین دین ابراہیم کا ہی دین ہے اور اس بارے میں وہ کسی کو شریک لانے والا

221

www.maktabah.org

ہی نہ سمجھتے تھے۔

آپ کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ میری اُمت کے اندر ایک ایسا انسان پیدا ہوگا جن کا چہرہ روزِ حشر کو منوّر ہوگا اُن کا نام ابوحنیفہ ہوگا اور جن کا نام نعمان بن ثابت ہوگا۔ اور آپ کو ابوحنیفہ کہا جائے گا۔ وہ اللہ کے دین اور میری سُنت کو آگے چلائے گا۔ میری امت میں سے ہر صدی میں اولیا پیدا ہوا کریں گے اور اُن میں سے ہر صدی کے اندر ایک مجدد بھی ہوا کرے گا۔ اُن میں سے ابوحنیفہ زیادہ درجوں کا مالک ہوگا۔ دیکھئے کتاب۔

"ہدایت موضوعات العلوم"

اُس کتاب کے اندر یہ بھی درج ہے کہ میری اُمت میں سے ایک ایسا انسان پیدا ہوگا۔ جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا۔ اُس کے دونو کوہلوں کے درمیان ایک خوبصورت سا نشان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو چُن لے گا اور تجدیدِ اسلام اُن کے ہاتھوں سے کروائے گا۔

آپ کے بارے میں جناب علی المرتضےٰ نے بھی فرمایا تھا۔ آؤ میں تم کو ایک انسان کے متعلق بتاؤں جن کا نام ابوحنیفہ ہے اور وہ کوفہ میں پیدا ہوں گے اُن کا دل اللہ کے نور سے روشن ہوگا۔

www.maktabah.org

اور وہ علم الحکمت دین کے بے پناہ عالم ہوگئے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا آپ تو آپ، آپ کے بچے، بھی علم فقیہہ کے ماہر ہیں اور وہ بھی آپ کے پیروکار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کے روضہ کی ہر روز زیارت کرتا ہوں اور ۲ رکعت نماز ادا کرکے کسی بھی مشکل کے لیے وہاں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں۔

شخصیت وکردار

امام صاحب اپنے حلقہ کے شاگردوں کا بطور خاص خیال رکھتے۔ اور ان کی بھرپور مالی امداد کرتے تھے۔ خود قاضیؒ ابویوسف کی مثال سامنے ہے کہ امام صاحب نے ان کی اور ان کے اہل وعیال کی ۲۰ بیس سال تک مالی کفالت کی۔ اور اس طرح ان کے ایک نامور شاگرد حسن کا بیان ہے کہ امام انہیں باقاعدہ وظیفہ دیتے رہے جب تک وہ خود برسرروزگار نہ ہوگئے۔

دین ود سیاحت ص۲۰۱، ۲۰۲

آپ رزق حلال پر ہی اکتفا فرمایا کرتے تھے، آپ کا پیشہ کپڑے کی تجارت تھا۔ لاکھوں کا کاروبار تھا۔ بڑے بڑے سوداگروں سے آپ کا لین دین تھا۔ مگر دیانت وامانت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ کہ ان کے خزانہ میں حبہ تک بھی ناجائز ذرائع سے داخل نہ ہوسکے۔

ایک دفعہ آپ نے اپنے گماشتے کے ذریعہ تھان بازار میں فروخت کرنے کے لیے بھیجے اور کہلا بھیجا کہ فلاں فلاں تھان میں دھاگہ کا خلافِ عیب

www.maktabah.org

سے خریدار کو آگاہ کر دینا۔ مگر گماشتہ کو فروخت کرتے وقت اس بات کا خیال نہ رہا کئی روز کے بعد جب امام نے گماشتہ سے ان تھانوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ گماشتہ نے خریدار کو تھانوں کے

عیب سے آگاہ نہیں کیا تو انہوں نے بہت افسوس کیا اور اس بددیانتی کی تلافی کے لیے تمام کپڑے کی قیمت جو تیس ہزار درہم کے لگ بھگ تھی۔ سب کی سب غربا و مساکین میں خیرات کر دی۔ علاوہ ازیں آپ ہر جمعہ کو ۲۰ سونے کی اشرفیاں غربا میں تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ برنجان (Brigands) قبیلہ کے لوگوں نے کوفہ پر حملہ کیا اور وہاں سے بھیڑیں چرالیں۔ آپ کو جب اس بات کی خبر ملی تو آپ نے سات سال تک بھیڑ کا گوشت نہ کھایا۔ مبادا چوری کی بھیڑ فروخت ہونے کے بعد ذبح نہ کر دی گئی ہو اور میں اس میں سے گوشت خرید لوں۔ کیونکہ بھیڑ کی عمر تقریباً سات سال ہوا کرتی ہے۔

آپ صبح کی نماز مسجد میں ادا کرتے اور دوپہر تک اپنے پیروکاروں کو ہر سوال کا جواب دیتے اور پھر بعد از ظہر علوم مذہب حنیفہ شام تک پڑھاتے۔ پھر گھر جاتے۔ تھوڑا سا آرام فرماتے۔ پھر مسجد میں عشاء کی نماز ادا کرتے۔ حتیٰ کہ نماز کے بعد نوافل پڑھتے پڑھتے صبح کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ آپ نے ۴۰ برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے۔ وہ شب بیدار تھے۔ اور یادِ خدا میں مصروف رہتے۔ آپ نے ۵۵ مرتبہ فریضہ حج ادا کیا آپ کی عمر صرف ۷۰ برس ہے۔
آپ کی پیدائش سن ۸۰ ہجری اور وفات ۱۵۰ ہجری ہے

www.maktabah.org

بسم الله العزیز

مرشد والای مولانا حلیم / نام نامی اش بود عبدالحکیم
از دیار ما بکرد رحلت چنان / افگنید ماتم بقلب دوستان
تا زمانی زنده گانی داشتند / با خلایق ربط خاصی داشتند
صد چو مولانا دل پرنور کرد / از خیال شان ظلمت دور کرد
تربت او را گرفتند با علوم / شد منور از فیوضش با علوم
آن دمی او رو بذات پاک کرد / قلب احباب پاره پاره چاک کرد
عالم اسرار آیات خدا ج / عارف معروف به شرع مصطفی
از فراقت قلب من صد پاره شد / عاجز و مسکین بشی بی چاره شد
تربت پاکت الهی گشته ام / فیض گا گردد ز بهر خاص و عام
بنده حامد حق عبدالحکیم / عالم روحانی و مرد فخیم
تربت پاکت ز اعداء دور باد / بوی مشک و عنبر و کافور باد
باز بردم از خداوند ج کریم / مغفرت خواهم به شیخ عبدالحکیم
جنت فردوس خدا جایت کند / قصرهای خوب اعطایت کند
و امر ید حضرت عبدالحکیم ـ عالم نامور مولانا حلیم
از جنابت خواستاری می کنم / عجز بسیار عذر و زاری می کنم
گرچه کم خوانم کم خواندم سبق / لیک تا جائی رسید کم سبق
از لحاظ حضرت رب الفلق / شعر ناچیزم بکن ربیح ورق
«کوثری» دور نیست از دربار تان / ورنه در هر راه می بود یار تان

آمین

رجب الفرد ۱٤۱۷ محمد کبیر کوثری محصل جامعه امام محمد شیبانی پشاور پاکستان

اسماء الكتب الفارسية التي نشرتها مكتبة الحقيقة

اسماء الكتب	عدد صفحاتها
١ – مكتوبات امام رباني (دفتر اول)	٦٧٢
٢ – مكتوبات امام رباني (دفتر دوم و سوم)	٦٠٨
٣ – منتخبات از مكتوبات امام رباني	٤١٦
٤ – منتخبات ازمكتوبات معصومية ويليه مسلك مجدد الف ثاني (با ترجمه اردو)	٤٣٢
٥ – مبدأ و معاد و يليه تأييد اهل سنت (امام رباني)	١٥٦
٦ – كيمياي سعادت (امام غزالي)	٦٨٨
٧ – رياض الناصحين	٣٨٤
٨ – مكاتيب شريفه (حضرت عبد الله دهلوي) و يليه المجد التالد و يليهما نامهاي خالد بغدادي	٢٨٨
٩ – در المعارف (ملفوظات حضرت عبد الله دهلوي)	١٦٠
١٠ – رد وهابي و يليه سيف الابرار المسلول على الفجار	١٤٤
١١ – الاصول الاربعة في ترديد الوهابية	١٢٨
١٢ – زبدة المقامات (بركات احمدية)	٤٢٤
١٣ – مفتاح النجاة لاحمد نامقي جامي و يليه نصايح عبد الله انصاري	١٢٨
١٤ – ميزان الموازين في امر الدين (در رد نصارى)	٣٠٤
١٥ – مقامات مظهرية و يليه هو الغني	٢٠٨
١٦ – مناهج العباد الى المعاد و يليه عمدة الاسلام	٣٢٠
١٧ – تحفه اثنى عشريه (عبد العزيز دهلوي)	٨١٦
١٨ – المعتمد في المعتقد (رسالهء توريشتي)	٢٨٨
١٩ – حقوق الاسلام و يليه مالابدّ منه و يليهما تذكرة الموتى و القبور	٢٧٢
٢٠ – مسموعات قاضي محمد زاهد از حضرت عبيد الله احرار	١٩٢
٢١ – ترغيب الصلاة	٢٢٤
٢٢ – أنيس الطالبين و عدّة السالكين	٢٠٨

الكتب العربية مع الاردوية و الفارسية مع الاردوية و الاردية

١ – المدارج السنية في الرد على الوهابية ويليه العقائد الصحيحة فى ترديد الوهابية النجدية	١٩٢
٢ – عقائد نظاميه (فارسي مع اردو) مع شرح قصيدة بدء الامالي و يليه احكام سماع از كيمياي سعادت و يليهما ذكر ائمه از تذكرة الاولياء و يليهما مناقب ائمهء اربعه	١٦٠
٣ – الخيرات الحسان (اردو) (احمد ابن حجر مكي)	٢٢٤

www.maktabah.org

اسماء الكتب العربية التي نشرتها مكتبة الحقيقة

اسماء الكتب	عدد صفحاتها
١ – جزء عم من القرآن الكريم	٣٢
٢ – حاشية شيخ زاده على تفسير القاضى البيضاوى (الجزء الاول)	٦٠٤
٣ – حاشية شيخ زاده على تفسير القاضى البيضاوى (الجزء الثانى)	٤٦٢
٤ – حاشية شيخ زاده على تفسير القاضى البيضاوى (الجزء الثالث)	٦٢٤
٥ – حاشية شيخ زاده على تفسير القاضى البيضاوى (الجزء الرابع)	٦٢٤
٦ – الايمان و الاسلام و يليه السلفيون	٩٦
٧ – نخبة اللآلي لشرح بدء الامالي	١٤٤
٨ – الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية (الجزء الاول)	٤٣٦
٩ – علماء المسلمين وجهلة الوهابيين ويليه شواهد الحق ويليهما عقائد النسفية ويليها تحقيق الرابطة	١٥٦
١٠ – فتاوى الحرمين برجف ندوة المين و يليه الدرة المضيئة	١٢٨
١١ – هدية المهديين و يليه المتنبئ القادياني و يليهما الجماعة التبليغية	١٩٢
١٢ – المنقذ من الضلال و يليه الجام العوام عن علم الكلام و يليهما تحفة الاريب و يليها نبذة من تفسير روح البيان	٢٥٦
١٣ – المنتخبات من المكتوبات للامام الرباني	٣٣٦
١٤ – مختصر (التحفة الاثني عشرية)	٣٥٢
١٥ – الناهية عن طعن امير المؤمنين معاوية و يليه الذب عن الصحابة و يليهما الاساليب البديعة و يليها الحجج القطعية و رسالة رد روافض	١٨٤
١٦ – خلاصة التحقيق في بيان حكم التقليد و التلفيق و يليه الحديقة الندية	٣٦٨
١٧ – المنحة الوهبية في رد الوهابية و يليه اشد الجهاد و يليهما الرد على محمود الآلوسي و يليها كشف النور	١٧٦
١٨ – البصائر لمنكري التوسل باهل المقابر و يليه غوث العباد	٣٨٤
١٩ – فتنة الوهابية و الصواعق الالهية و سيف الجبار و الرد على سيد قطب	٢٧٢
٢٠ – تطهير الفؤاد و يليه شفاء السقام	٢٥٦
٢١ – الفجر الصادق في الرد على منكري التوسل و الكرامات و الخوارق و يليه ضياء الصدور و يليهما الرد على الوهابية	١٩٢
٢٢ – الحبل المتين في اتباع السلف الصالحين و يليه العقود الدرية و يليهما هداية الموفقين	١٣٦
٢٣ – خلاصة الكلام في بيان امراء البلد الحرام (من الجزء الثاني) ويليه ارشاد الحيارى في تحذير المسلمين من مدارس النصارى ويليهما نبذة من الفتاوى الحديثية	٢٢٤
٢٤ – التوسل بالنبي و بالصالحين و يليه التوسل	٣٣٦
٢٥ – الدرر السنية في الرد على الوهابية و يليه نور اليقين في مبحث التلقين	٢٢٤
٢٦ – سبيل النجاة عن بدعة اهل الزيغ و الضلال و يليه كف الرعاع عن المحرمات و يليهما الاعلام بقواطع الاسلام	٢٠٨
٢٧ – الانصاف في بيان سبب الاختلاف و يليه عقد الجيد و يليهما مقياس القياس و المسائل المنتخبة	٢٢٤

www.maktabah.org

اسماء الكتب	عدد صفحاتها
٢٨ – المستند المعتمد بناء نجاة الابد	٢٧٢
٢٩ – الاستاذ المودودي و يليه كشف الشبهة عن الجماعة التبليغية و يليهما نبذة من البحر الرائق و مجمع الانهر و شواهد الحق و تأريخ المذاهب الاسلامية	١٢٨
٣٠ – كتاب الايمان (من رد المحتار)	٣٠٤
٣١ – الفقه على المذاهب الاربعة (الجزء الاول)	٣٣٦
٣٢ – الفقه على المذاهب الاربعة (الجزء الثاني)	٣٢٠
٣٣ – الفقه على المذاهب الاربعة (الجزء الثالث)	٣٦٨
٣٤ – الادلة القواطع على الزام العربية في التوابع و يليه فتاوى علماء الهند على منع الخطبة بغير العربية و يليهما الحذر و الاباحة من الدر المختار	١٢٠
٣٥ – البريقة شرح الطريقة و يليه منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض (الجزء الاول)	٢٨٨
٣٦ – البريقة شرح الطريقة (الجزء الثاني)	٤٨٠
٣٧ – البهجة السنية في آداب الطريقة و يليه ارغام المريد	٢٢٤
٣٨ – السعادة الابدية في ما جاء به النقشبندية و يليه الحديقة الندية في الطريقة النقشبندية و يليهما الرد على النصارى و الرد على الوهابية	٣٠٤
٣٩ – مفتاح الفلاح و يليه خطبة عيد الفطر و يليهما لزوم اتباع مذاهب الائمة	١٩٢
٤٠ – مفاتيح الجنان شرح شرعة الاسلام	٥٩٢
٤١ – الانوار المحمدية من المواهب اللدنية (الجزء الاول)	٤٤٨
٤٢ – حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين ويليه مسئلة التوسل	٢٠٨
٤٣ – اثبات النبوة و يليه الدولة المكية بالمادة الغيبية	٢٢٤
٤٤ – النعمة الكبرى على العالم في مولد سيد ولد آدم و يليه نبذة من الفتاوى الحديثية و يليهما كتاب جواهر البحار	٢٣٢
٤٥ – تسهيل المنافع و بهامشه الطب النبوي و يليه شرح الزرقاني على المواهب اللدنية و يليهما فوائد عثمانية و يليها خزينة المعارف	٣٠٤
٤٦ – الدولة العثمانية من كتاب الفتوحات الاسلامية و يليه المسلمون المعاصرون	٢٥٦
٤٧ – كتاب الصلاة و يليه مواقيت الصلاة و يليهما كتاب اهمية الحجاب الشرعي	١٤٤
٤٨ – الصرف و النحو العربي و عوامل و الكافية لابن الحاجب	١٧٦
٤٩ – الصواعق المحرقة في الرد على اهل البدع والزندقة ويليه تطهير الجنان واللسان	٣٣٦
٥٠ – الحقائق الاسلامية في الرد على المزاعم الوهابية	١١٢
٥١ – نور الاسلام تأليف الشيخ عبد الكريم محمد المدرس البغدادي	٣٠٤
٥٢ – الصراط المستقيم في رد النصارى و يليه السيف الصقيل و يليهما القول الثبت و يليها خلاصة الكلام للنبهاني	١٢٨
٥٣ – الرد الجميل في رد النصارى و يليه ايها الولد للغزالي	٢٥٦
٥٤ – طريق النجاة و يليه المكتوبات المنتخبة لمحمد معصوم الفاروقي	٩٦
٥٥ – القول الفصل شرح الفقه الاكبر للامام الاعظم ابي حنيفة	٤١٦
٥٦ – جالية الاكدار و السيف البتار (لمولانا خالد البغدادي)	٩٦
٥٧ – اعترافات الجاسوس الانكليزي	١٩٢
٥٨ – غاية التحقيق و نهاية التدقيق للشيخ السندى	١٢٨
٥٩ – المعلومات النافعة لأحمد جودت باشا	٢٠٨

www.maktabah.org

هذه ترجمة الكتاب المشهور بـ (الخيرات الحسان) الذى كتب باللغة الأردية، هذه اللغة تستعمل فى باكستان والهند. ألف الكتاب العالم الإسلامى الجليل أحمد بن حجر الهيتمى باللغة العربية. وذكر فيه حياة امام الائمة أبى حنيفة النعمان بن ثابت ومدى تبحره فى العلم والإخلاص والتقوى والزهد و خدماته للدين الإسلامى الحنيف

مؤلف الكتاب أحمد بن حجر هو قرة اعين أهل السنة والجماعة وهو عالم جليل و أقواله كلها حجة و برهان. توفى رحمه الله بمكة المكرمة سنة ٩٧٣ ها. ١٥٦٧ م.

This book is the translation of the famous book **(Khayrât-ul-hisân)** into Urdu language spoken in India and Pakistan. The original book which is in Arabic was written by Ahmad Ibni Hajar al-Haytamî. The book is on the life, deep knowledge, ikhlâs, taqwa and services to Islâm, of Abû Hanîfa, the first of the four madhâhib Imâms. The writer, is the eye-apple of the Ahl as-Sunnat, a profound âlim, and every word of his is a truth and a document. He died in Mecca in 973 [1567 A. D.]

HAKÎKAT KİTABEVİ

www.maktabah.org

İşbu kitâb, Hindistan'da ve Pakistan'da kullanılan Urdu dili ile yazılmışdır. Meşhur **(Hayrâtül-hisân)** kitâbının tercemesidir. Hayrât kitâbı arabça olup, büyük islâm âlimi Ahmed ibni Hacer Heytemî yazmışdır. Dört mezheb imâmlarının birincisi olan İmâm-ı A'zam Ebû Hanîfe'nin hayâtını ve derin ilmini, ihlâs ve takvâsını ve İslâm dînine yapdığı hizmetleri bildirmekdedir. Kitâbın yazarı İbni Hacer, Ehl-i sünnetin gözbebeği derin bir âlim olup, her sözü huccet ve seneddir. 973 [m.1567]'de Mekke'de vefat etmişdir. Kitâbda Osmanlıca yazı hiç yokdur.

HAKÎKAT KİTÂBEVİ

www.maktabah.org

Price: 15 000 TL

Maktabah.org

This book has been digitized by www.maktabah.org.

Maktabah.org does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah.org, 2012

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.

www.maktabah.org